مولانا رومی کا

نظریۂ عشق

The Way of Passion

A Celebration of Rumi

By: Andrew Harvey

موسیٰ خان جلال زئی — اشفاق انور

Marfat.com

مولانا رومی کا نظریۂ عشق

(The Way of Passion)
A Celebration of Rumi

مترجم

موسیٰ خان جلال زئی

اشفاق انور

علم و عرفان پبلشرز

34 اردو بازار، لاہور۔ فون 7232336-7352332

E-Mail:ilmoirfanpublishers@hotmail.com

Marfat.com

۲۹۷۶۶۲
۸۱۷ر
۷۵۱۹۵

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	....	مولانا رومی کا نظریہ عشق
مترجم	....	موسیٰ خان جلال زئی' اشفاق انور
ناشر	....	علم و عرفان پبلشرز
اہتمام	....	راجہ نعمان
کمپوزنگ	....	فراز کمپوزنگ سنٹر' اردو بازار' لاہور
پرنٹرز	....	گنج شکر پرنٹرز' لاہور
سنِ اشاعت	....	2005ء
قیمت	....	-/200روپے

علم و عرفان پبلشرز

34 اردو بازار' لاہور۔ فون 7232336-7352332

E-Mail:ilmoirfanpublishers@hotmail.com

فہرست

	حرف اول	5
باب اول	عشق و محبت کا سفر	13
باب دوم	احترام اور محبت کی قیمت	49
باب سوم	مرجھاتا ہوا پھول	85
باب چہارم	خاموشی کی آواز	118
باب پنجم	بقا اور ہمیشگی کی بہار	140
باب ششم	انسان کامل	164
باب ہفتم	آسمانی کتاب اور اس کی عظمت	186
باب ہشتم	مقدس فن اور مقدس وجد	205
باب نہم	دینی اور روحانی طفل	226
باب دہم	موت کی فتح	240
باب یازدہم	محبت میں محبت، محبت کے لیے	259

Marfat.com

صفحہ نمبر ← 48 -5

Marfat.com

حرف اول

مولانا جلال الدین رومی فلسفہ و حکمت کے ماہر' تصوف و طریقت کے شناور' دعوت و ارشاد میں یکتا اور انسانی نفسیات کے فہم و ادراک میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے انسان کے ذہن اور روح کے ارتقا کے لامحدود امکانات کی وضاحت فرمائی ہے اور اس طرح انسان کے لئے خود اپنی تلاش کو بہت آسان کر دیا ہے۔

حکمت رومی ماہیت نفس انسانی' عشق و عقل' وحی و الہام' وحدت وجود' احترام آدم' صورت و معنی' عالم اسباب اور جبر و قدر جیسے اہم مسائل پر مشتمل ہے۔ مزید برآں رومی کے افکار نظریات ایسے دائمی حقائق ہیں جن کی اہمیت اور قدر و قیمت میں گردش زمانہ کوئی کمی نہ کر سکی بلکہ عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں اور ذہن و فکر کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے میں مد ثابت ہوتے ہیں۔

عشق مثنوی کا مرکزی موضوع ہے۔ عشق افراد' اشیاء' مظاہر فطرت' معقولات و مجردات کا ہو سکتا ہے۔ انسان کو خدا سے بھی عشق ہو سکتا ہے مگر انسانی زبان کا افلاس عشق کی اس شدت کو ادا کرنے سے قاصر ہے۔

روح کی ازلیت اور ماورائے زمان و مکان کا مضمون مثنوی میں بے شمار مقامات پر آیا ہے۔ کائنات روح انسانی سے ماقبل نہیں۔ مولانا کے نزدیک کائنات میں ارواح کے سوا کچھ نہیں اور خدا روح الارواح' لا متناہی ارواح کا سرچشمہ و مصدر وجود ہے۔ روحوں کو خدا سے اتصال بھی ہے اور انفصال بھی اور اس اتصال وانفصال کی حقیقت نہ زمانی ہے' نہ مکانی' نہ عقلی نہ ادراکی۔

روح انسانی کی اصل چونکہ خدا ہے' اس لئے اس میں الہی صفات بحد توفیق اور بقدر فیض پائے جاتے ہیں۔ روح اپنی اصل سے جدا ہونے کی وجہ سے فراق زدہ عاشق کی مانند ہے۔ کائنات میں جو کچھ ہے وہ عشق کا مظہر ہے۔ معشوق حقیقی نے اپنے طالبوں میں فراق پیدا کر کے ان کو بیتاب کر رکھا ہے۔ عشق حقیقی کا

Marfat.com

اوصاف حمیدہ

رجحان ہمیشہ کمال کی طرف ہو گا۔ سچے عاشق میں ذوق معرفت، محبت کی فراوانی، خود غرضی سے نجات، کبر و غرور کا فقدان جیسے اوصاف حمیدہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اخلاق اور تزکیہ نفس کی تہہ میں اگر عشق نہ ہو تو انسان زاہد خشک بن جائے گا۔

کائنات میں جو اجسام اور اجرام ہیں وہ باہمی کشش سے قائم ہیں۔ اس نظریہ کائنات کو نیوٹن نے ارضیات سے ثابت کیا لیکن رومی کا عرفان اور وجدان اس سے صدیوں قبل اس کی طرف اشارہ کر گیا۔ لائبنز (Leibnitz) کا موناد (Monads) کا نظریہ مولانا کے نظریہ ارواح کی تقلید ہے۔

عشق اور عقل کا باہمی تعلق اہم ترین مسئلہ ہے۔ قرآن کریم حکمت کو نعمت عظمیٰ قرار دیتا ہے۔ کائنات کے مظاہر کی حکمت پر غور کرنا ایک افضل عبادت ہے اسی لئے عالم کو عابد پر ترجیح ہے۔ مولانا کے ہاں عقل و حکمت کا مفہوم فلاسفہ کے مفہوم سے بہت زیادہ عمیق اور وسیع ہے۔ سائنس اور فلسفہ میں جو دانش ہے، مولانا اسے عقل جزوی کہتے ہیں۔ عقل کی بے مائگی مثنوی کا خاص مضمون ہے۔ مولانا عقل کلی اور حکمت عرفانی کی مدح میں رطب اللسان ہیں۔

مولانا کے نزدیک عالم محسوسات میں ترکیب و تعدد ہے۔ محسوسات اور معقولات دونوں بالاتر عالم میں تعدد و ترکیب کی کیفیت ہیں۔ اس عالم کو عالم توحید کہتے ہیں جہاں اشیاء کی حقیقت میں کثرت نہیں بلکہ وحدت ہے۔ اس قیام توحید یا مقام عشق میں ہمارے دلائل اور افکار کا کام نہیں اور الفاظ کی گنجائش نہیں۔ ہمارے غم و مسرت کے تاثرات بھی وہاں پہنچ کر باطل ثابت ہوتے ہیں۔ عشق حقیقی کی حالت ان حالتوں سے ماورا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس مقام پر پہنچ کر انسان خوش رہتا ہے یا غم میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ دونوں باتیں باطل ہوں گی۔ تاہم ایک قسم کا شعور وہاں بھی ہے۔ بدھ مت فلسفہ میں حالت نروان کا تصور قریب قریب یہی ہے۔

فلسفیوں نے جب کثرت میں وحدت کو تلاش کیا تو خارجی عالم کے متعلق اس نتیجے پر پہنچے کہ اشیاء کا اختلاف ظاہری ہے اور ان کی ماہیت ایک ہی ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ عقلی اور روحانی حقائق میں حرکت نہیں اس لئے محسوسات کے

Marfat.com

اضافات اور تغیر وہاں موجود نہیں۔ مولانا کے عقیدہ کے مطابق تمام ادیان' تمام علوم و فنون وحی کا نتیجہ ہیں۔ محض محسوسات اور استدلال والی عقل ان کے متعلق اساسی بصیرت پیدا نہیں کر سکتی۔ حقیقت کا انکشاف ابتدا میں الہام سے ہوتا ہے اور بعد ازاں عقل اس پر عظیم الشان عمارت تعمیر کر لیتی ہے۔

ہندوستانی فلسفہ کی روایت تقابلی مطالعہ اور اہمیت کی حامل ہو گی۔ ہندو مت میں کائنات کا قادر مطلق برہما ذات یعنی آتما (روح) کی اساس بھی ہے۔ برہما کے آتما ہونے کا دعویٰ خدا اور روح کی بنیادی یکسانیت یا عینیت (identity) کے دعویٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ مشہور مقولہ "میں برہما ہوں" اس بات کو توثیق کرتا ہے کہ فرد اور کائنات دونوں خدائے مطلق کی تجلی ہیں۔ ہندو مت اس بات کی توثیق کرتا ہے کہ ہر شخص کے لئے انسانی حیات میں کامل انسانیت اور الوہیت حاصل کرنا ممکن ہے۔ اپنشدوں میں وحدانیت کا تصور یہ ہے کہ تمام موجودات واحد کائناتی قاعدے کا مظہر ہیں۔ خود آگہی دوسروں اور تمام کائنات کی تفہیم اور مسرت میں برہما کی دید پکارتی ہے۔ "ایک" اور "کثرت" کے درمیان باہمی تعلق کو سمجھنے کے لئے اپنشدوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ خدائے مطلق تمام انتہاؤں اور ہستوں سے ماورا ہے۔ اپنشد تصوف پر قدیم ترین تصانیف ہیں۔ اپنشدوں میں بنیادی طور پر عقیدۂ وحدت (وحدۃ الوجود) کی تشریح کی گئی ہے یعنی حقیقی معنی میں ایشور (خدا) کے سوا کوئی شے موجود نہیں ہے۔ یہ کائنات اس کا خیال ہے اور اس قادر مطلق خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اپنے خیال کو خارج میں متشکل کر دیا ہے۔ اپنشدوں کی تعلیمات کی روح عرفان حقیقت ہے۔ اپنشدوں میں حقیقت الوحدت ہے اور یہ کائنات اس ذات یکتا و یگانہ کا مظہر ہے جس کے سوا کوئی شے حقیقی معنی میں موجود نہیں ہے۔ وہ ذات پاک زمان و مکان و سلسلہ علت و معلول سے بالاتر ہے۔ عرفان ذات حق اس کے فضل و کرم پر موقوف ہے۔ عارف وہ ہے جو ہر شے میں اسی کا جلوہ دیکھتا ہے۔ جو خدا کے سوا غیر سے دل لگاتا ہے وہ ابدی محرومی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ جو خدا سے واصل ہو جائے اس میں بھی یہی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ خدا سے ملنے کے جو آرزو مند ہیں انہیں چاہیے کہ خدا کے

Marfat.com

عاشقوں کی محبت اختیار کریں۔ *خدا کا گیان صرف وجدان سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حواس اور عقل ہر دو حقیقت شناسی سے قاصر ہیں۔ اپنشدوں کے کئی ایک بیانات میں روح کا تصور سلبی طور پر پیش کیا گیا ہے اور روح کو تمام اوصاف سے خالی بتایا گیا ہے۔ بدھ نے سرے ہی سے روح کا انکار کر دیا۔ بدھ نے صرف عارضی احساسات اور افکار کو تسلیم کیا۔ وہ شعور کے حالات کو تو تسلیم کرتا ہے لیکن " ذہن" سے انکار کرتا ہے۔ افکار' احساسات اور مادی ڈھانچہ جس کے ساتھ وہ مربوط ہیں اسی کو وہ ذات سمجھتا تھا اور ذات انہی کا ایک مجموعہ ہے اور بدھ نے اس مجموعہ سے الگ یا اس سے ماخوذ کسی اور چیز کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ بدھ مت میں دو فرقے بہت نمایاں ہیں تھیرواد (Theravada) اور مہایان۔ اول الذکر فرقے کا اعتقاد یہ ہے کہ ہر شے مشروط اور عارضی ہے کچھ بھی مادرا نہیں جبکہ موخر الذکر فرقہ غیر مشروط اور ماورائی وجود پر یقین رکھتا ہے۔ نروان کے ناقابل بیان ہونے کے بارے میں بدھ کے دعوے کو وہ غیر مشروط قطعی طور پر موجود ہونے کی طرف اشارہ خیال کرتے ہیں۔ مہایان کا یہ دعویٰ ہے کہ خود بدھ بھی ماورائی قلمرو کا ایک حصہ ہے۔

ایک طرف اپنشدی طرز خیال تھا کہ ہستی ہی صحیح ہے اور دوسری طرف اپنشدوں میں اس خیال کا بھی ذکر ہے کہ غیر ہستی ہی آخری صداقت ہے۔ جین مت کے مطابق یہ دونوں نقطہ نظر صرف جزوی طور پر صحیح ہیں اور جونہی یہ سمجھا جائے کہ یہ صداقت کل کی نمائندگی کرتے ہیں تو وہ ایک مذہبی عقیدہ بن جاتا ہے۔ جینیوں کے نقطہ نظر سے اور بھی دو طرز خیال ہیں جو مادی طور پر ادعائی ہیں۔

حکیم فلاطینوس (Plotinus) نے مرنے کے وقت فرمایا "میں اپنی الوہیت مفیدہ کو الوہیت مطلقہ کے حوالے کر رہا ہوں' فلاطینوس جب تک زندہ رہا' اس مادی عالم سے بالاتر ہونے کی کوشش کرتا رہا۔ اس کی زندگی کا واحد مقصد اپنی ہستی کو خدا کی ہستی میں گم کر دینا تھا۔ اس کی اپنی زندگی میں چار مرتبہ ذات باری کے ساتھ کامل اتحاد کی نعمت حاصل ہوئی۔ فلاطینوس کے فلسفے کی بنیاد وحدت وجود پر ہے۔ اس کی رائے میں وجود' جزئی حقیقی ہے اور الواحد میں مسخر ہے۔ یہ الواحد

Marfat.com

وحدت مطلقہ ہے اور لا امتناعی ہے' جسمانیت اور صورت سے پاک ہے اور تمام صفحات اور تعریفات سے بالاتر ہے۔ تصوف میں جو اصطلاحات مثلاً صدور' حلول الواحد' مبداء اول اور عقل (nous) الواحد کا عکس (image) ثنویت (dualism) وغیرہ ہیں اسی نے استعمال کی ہیں۔

بقول فلوطین عقل کلی سے نفس کلی کا صدور ہوا اور نفس کلی سے کائنات مادی کا صدور ہوا۔ عقل اور نفس دونوں الواحد کے مراتب داخلی ہیں' دراصل ایک ہی ذات مطلق ہے جس کی تین شانیں ہیں یعنی الواحد' عقل اور نفس۔ بقول فلوطین خدا واحد ہے واجب الوجود ہے' کامل ہے' تجزیہ اور تعدد سے مبرا ہے۔ لامحدود ہے۔ اس کے ساتھ ہر نسبت اور اضافت خلاف توحید ہے۔ اگرچہ فلوطین خدا کے لئے مختلف اوصاف کا اثبات کرتا ہے لیکن ہر تعبیراور وصف کو غلط قرار دیتا ہے اور اسے خدا کی ذات لامحدود کے حق میں تحدید سمجھتا ہے۔ خدا مبداء خیرو فیض ہے۔ تمام کائنات اس کے فیض سے پیدا ہوئی ہے۔ ہر شے جس قدر اس کے فیض سے قریب ہے اسی قدر کامل ہے اور جس قدر دور ہے اسی قدر ناقص ہے۔ قرب معیار کمال ہے۔ جو شے خدا سے سب سے پہلے صادر ہوئی وہ عقل کلی ہے اور خدا کے بعد تمام اشیاء میں کامل ترین ہے۔ الواحد' عقل کلی اور نفس کلی کو الوہیت کی اقانیم ثلاثہ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جس طرح عقل کلی خدا سے کسب فیض کرتی ہے اس طرح نفس کلی عقل کلی سے مستفید ہے۔ فلوطین کے رائے میں انسان کا مقصد حیات فنائے ذات نہیں ہے بلکہ خدا سے اتصال کامل پیدا کرنا یعنی اس کا قرب حاصل کرنا ہے وہ زہد کی تعلیم دیتا ہے مگر نفس کشی کی تعلیم نہیں دیتا۔ وہ تزکیہ نفس کو وصل کے لئے شرط اولین قرار دیتا ہے۔

تمام فلسفی اور تصوف پر لکھنے والے فلوطین کو سمجھے بغیر تصوف کو نہیں جان سکتے کیونکہ بنیادی اور اساسی اصطلاحات جو تصوف کی زبان میں مروج ہیں وہ بھی اس کی تخلیق ہیں۔

عصر حاضر کے سب سے بڑے فلسفی برٹرنڈ رسل نے فلوطین کے فلسفے اور حکمت کو بے حد سراہا ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ فلوطین سے خوبصورت زبان

Marfat.com

آج تک کوئی فلسفی یا صوفی استعمال نہیں کر سکا ہے۔ جس طرح فلوطین نے زبان کی سیرابی کی ہے اس طرح مولانا رومی نے بھی لفظ و معنی کے مباحث چھیڑے ہیں جو کہ لسانی فلسفہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

جدید طبیعیات میں جتنے اہم مضامین ہیں ان کے پیش رو بھی صوفیائے کرام خصوصاً" فلوطین اور مولانا روم ہیں۔ نظریہ Monads (موناد) جو کہ لائبنز (Leibnitz) سے منسوب ہے اس کے پیش رو بھی مولانا روم ہیں۔ نظریہ اضافیت اور نظریہ مقادیر عنصری کی جڑیں تصوف اور خصوصی طور پر مولانا رومی کی حکمت میں موجود ہیں کیونکہ جدید طبیعیات کا مرکزی نقطہ غیر جانبدارانہ احدیت کی طرف ہے یعنی دنیا صرف ایک ہی قسم کے اساسی عنصر سے بنی ہے۔ مقادیر عنصری اور اضافیت کے نظریات نے معاصر فلسفی پر گہرے اثرات مرتب کئے ہوئے ہیں اور ان دونوں نظریات پر مولانا رومی کی چھاپ ہے۔

تصوف کے فہم و ادراک کے بغیر ہم جدید ریاضی' جدید لسانی فلسفہ اور جدید طبیعیات کے تصورات کا ادراک نہیں کر سکتے۔ زیر مطالعہ کتاب جس کا ترجمہ انتہائی احسن طریق سے جناب موسیٰ خان جلال زئی نے کیا ہے وہ جدید تقاضوں کو پورا کرے گی' خاص طور پر اردو دان طبقے بھی جدید علوم سے مستفید ہوں گے۔ یہ ترجمہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ کتاب نہ صرف تصوف میں دلچسپی رکھنے والے قارئین کے کام آئے گی بلکہ تصوف اور فلسفہ کے طلبہ اور تحقیقی کام کرنے والے افراد کے لئے بھی مفید ثابت ہو گی۔

اپریل 1999ء

ڈاکٹر یونس خان ایڈووکیٹ
ایم اے انگریزی' فلسفہ'
اسلامیات' پولٹیکل سائنس
لاہور ہائی کورٹ' لاہور

Marfat.com

پیش لفظ

☆مولانا جلال الدین رومی کے مطابق عشق، عظمت اور شہرت معمولی چیز نہیں ہے۔ اپریل، مئی اور جون 1993ء کے دوران میں نے سان فرانسسکو میں کیلیفورنیا کے ادارہ برائے مجموعی مطالعات میں جو لیکچرز دیئے تھے، اسے ایک صوفی کی یاد سے تعبیر کیا گیا۔ ان لیکچرز کو بعد میں عظیم صوفی شاعر مولانا جلال الدین کی پیش کردہ محبت و عشق کی تعریف کا نام دیا گیا۔ ان میں سے ہر لیکچر کو عشق اور محبت کے سمندر میں غوطہ زنی سے تعبیر کیا گیا۔ ہر خطاب اور تقریر دراصل آئینے میں ایک خوبصورت تصویر تھی جس میں ضروری روحانی مطالب مختلف مجمع النجوم میں مکمل توافق کے ساتھ منعکس ہوئے۔ میرا ہر خطاب رومی کی زندگی اور محبت کی تصویر کشی کے گرد ایک ماہرانہ اور دانشورانہ وجد تھا۔ سان فرانسسکو میں یہ خطبات پیش کرنے سے قبل میں نے گھر میں ایک رات خواب میں اپنے آپ کو ایک بوڑھے آدمی سے سوال کرتے ہوئے پایا، جو دھوپ میں خالی مسجد کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ رومی کے بارے میں کس طرح بات کرنی چاہیے؟ اس بزرگ نے مسکرا کر جواب دیا کہ حوصلہ مندی اور متانت سے۔

عشق، عظمت اور الہام:

عاشق کے سانس کا ایک لمحہ دنیا کو خاکستر کرنے کیلئے کافی ہے۔ ریت کے ذروں کی طرح اس حقیر کائنات کو پراگندہ کرنے کیلئے تمام کائنات سمندر میں تبدیل ہو جائے گی اور یہ قابل تعظیم خدائی خوف اس سمندر کو نیست و نابود کر دے گا۔ کوئی انسان باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی کوئی مخلوق۔ آسمان سے دھواں نکلے گا جس کے بعد کوئی انسان اور فرشتہ نہیں رہے گا۔ اس دھوئیں سے آگ کے شعلے نکل کر آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، اس کے بعد آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

زیست اور فضا ختم ہو جائے گی۔ کائنات کے سینے سے خوفناک آہ و رنج کی آوازیں سنائی دیں گی جن میں سسکیاں اور گریہ و زاری بھی شامل ہو گی اور آگ پانی کو جبکہ پانی آگ کو کھا جائے گا۔

سمندر کی تہہ سے طوفانی لہریں ان کو غرق کریں گی۔ انسان کی روح سے نکلنے والے شعلے سے قبل سورج مرجھا جائے گا۔ خفیہ رازوں سے ناواقف لوگوں سے اس بارے میں مت پوچھئے۔ جبکہ رازوں سے قربت رکھنے والے آپ کو جواب نہیں دے سکیں گے۔

جنگ کا دیوتا تکبر اور شیخی مارنا چھوڑ دے گا۔ اور مشتری دنیا کی کتاب کو جلا دے گا' چاند اپنے آپ کو برقرار نہیں رکھ سکے گا جبکہ اس کی روشنی اندھیرے میں تبدیل ہو جائے گی۔ عطارد خاک بن کر تباہ ہو جائے گا اور زحل خود اپنے آپ کو جلا دے گا اور زہرہ مزید آسمان کے گانے نہیں گا سکے گی۔

قوس و قزح چلی جائے گی۔ اور جام و شراب بھی' اس کے بعد جوش و خروش نہیں ہو گا' نہ زخم نہ علاج۔ پانی روشنی کے ساتھ رقص نہیں کر سکے گا اور ہوا زمین کی دھول کو صاف نہ کرے گی۔ باغات عقب میں اپنے لیے کوئی خوشی نہیں چھوڑیں گے اور اپریل کے بادل ان کی شبنم کو منتشر نہیں کریں گے۔

اس کے بعد کوئی غم اور پریشانی نہیں ہو گی' صلح و صفائی' دشمنی اور نہ ہی گواہی' نہ بین' نہ ہی آواز' تنبورہ اور طریقہ کوئی زیادہ یا کم مایوسی اور دیگر وجوہات کمزور ہو جائیں گی' جبکہ ساقی اپنے آپ کو پلائیں گے۔ روح چیخ اٹھے گی۔ اے میرے خدائے عظیم' دل فریاد کرے گا' میرا خدا بہتر جانتا ہے۔

اٹھو! ازل کے نقاش نے مزید کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ معجزانہ خصائل کے مالک افراد کو دنیا کے اس آہن پوش پردے پر تلاش کیا جائے۔ خداوند کا سورج مشرق کے دلوں کیلئے ہے' اور مشرق کی شان ہے۔ اور ہر لمحے میں آدم' اور مریم کے بیٹے کو روشن اور درخشاں بنا دیتا ہے۔

Marfat.com

باب اوّل

عشق و محبت کی طرف سفر

عظیم صوفی، تصوف کے ماہر اور شاعر جلال الدین رومی 17 دسمبر 1273ء کو 66 سال کی عمر میں جنوبی ترکی میں قونیہ کے مقام پر فوت ہوئے۔ وہ تقریباً تیس سال تک تعلیم و تربیت کی روشنی میں زندہ رہے۔ جلال الدین رومی نے 3500 غزلیں 2000 رباعیاں اور رزمیہ نظمیں لکھیں۔ ان رزمیہ نظموں کو مثنوی کا نام دیا گیا۔ انہوں نے طریقہ مولویہ قائم کیا۔ جبکہ بعد میں ان کے بیٹے سلطان ولد اور جانشینوں نے پورے عالم اسلام میں خصوصی طور پر قاہرہ، لاہور، سراجیوو اور پھر افغانستان، ہندوستان، ترکی اور ایران کے دور افتادہ دیہات تک پھیلا دیا۔ ان کی وفات سے لے کر آج تک اسلامی تاریخ کے غم انگیز حادثات اور بد قسمتیوں کے باوجود ان کی غزلیں مذہبی تقریبات میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ مستشرقین نے رومی کو تمام صوفی شعراء سے بڑا اور عظیم گردانا ہے، جبکہ مشرق کے لوگ قرآن مجید کے بعد اس کے علم کی گہرائی، عجائبات اور تقدس کے احترام کو فرض سمجھتے ہیں۔ دوسری عالمی جنگ سے قبل بلقان، افریقہ اور ایشیا میں مولوی طریقت کے پیروکاروں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ انسانی تاریخ میں شیکسپیئر اور دانتے سمیت کسی شخص کو اتنی عزت حاصل نہ تھی، جبکہ رومی کے علاوہ کسی بھی شاعر نے انسانی تہذیب پر اتنے گہرے اثرات نہیں چھوڑے ہیں۔ انسانی دلوں میں رومی کے علاوہ کسی شاعر کو اتنی قربت حاصل نہ تھی۔ دلوں اور ذہنوں پر یہ اثر رومی کی طرف سے انسانیت کیلئے ایک تحفہ ہے۔ مرنے سے قبل رومی نے اپنے استاد شمس تبریز کی عظمت کے متعلق اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا:

Marfat.com

وہ چھوٹے اور مختصر الفاظ جو ہم ایک دوسرے سے کہتے ہیں
وہ روحانیت کے دل میں محفوظ ہیں۔
ایک دن وہ بارش کی طرح قطروں کی شکل میں پھیل جائیں گے
اور ان کے راز پنہاں دنیا کو سرسبز بنائیں گے۔

وہ دن آگیا کہ رومی کے عشق پنہاں نے شمس کی محبت اور الہام کیلئے اس دنیا کو سرسبز بنا دیا۔ مولانا روم کی عظمت کی باتیں آخری تیس سالوں میں سنی گئیں۔ وہ نہ صرف عالم اسلام میں بہت مشہور ہوئے بلکہ پوری دنیا کے تحقیقی کاموں اور ترجموں میں اس کی عظمت کی جھلک نظر آنے لگی۔ ان کی شہرت نہ صرف تحقیق اور ترجمے تک محدود رہی بلکہ تخلیقی کاموں میں بھی ان کی تصویر نظر آنے لگی۔ جہاں تک میرا خیال ہے رومی ایک عظیم شاعر ہے جو تصوف پر عقیدہ رکھنے والوں کیلئے مشعل راہ ہے اور ان لوگوں کیلئے بھی جو ہماری مسخ شدہ تہذیب سے نالاں ہیں۔

مولانا روم سخت' نرم اور عالم و فاضل طبیب ہے ان روحوں اور خیالات کا کہ اگر ان تک اس کی روشنی نہ پہنچی تو وہ نہ صرف خود بلکہ اس دنیا کو بھی تباہ و برباد کر دیں گے۔ "میری موت ابدیت اور بقا کے ساتھ میری شادی ہو گی" مولانا روم نے کہا۔ اس روشنی نے اسے وقت اور گھڑی کی گردش سے مبرا زندگی عطا کر دی تھی۔ وہ تاریکی کیلئے چراغ کی حیثیت رکھتا ہے اور اپنی امیدوں اور محبت کے ذریعے ہمیں آگے بڑھنے کی تلقین کرتا ہے' چاہے ازلی زندگی اور معجزات کے بارے میں ہمارا عقیدہ کچھ بھی ہو۔

روئے زمین پر رہنے کیلئے زندگی کے بارے میں ہمارا عقیدہ کچھ بھی ہو' وہ ہمیں راہ راست کی طرف دعوت دیتا ہے۔ علم کا چراغ دکھاتا ہے اور ہمیں اندھیرے سے نکال کر اصلی زندگی اور مقصد کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

ہم بہتر طور پر جانتے ہیں کہ روحانی علم کے شاگرد مکمل طور پر مذہبی اور راز پنہاں کی روایات کے ساتھ کام کرتا ہے۔ وہ غیر مشروط محبت کے ساتھ انسانیت کیلئے کام کرتا ہے تاکہ روحانی حقیقت کو آشکارا کرے اور ہمیں خوفزدہ کرنے والی تمام شرائط کو بدل دے۔

Marfat.com

میں رومی کی تعلیمات پڑھاتا ہوں۔ کیونکہ میں مادر میرا اور خدائی ہدایت کے ساتھ کام کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے۔ کہ رومی میرا راہنمااور اس کام کی طرف ترغیب دینے والا رہا ہے۔ رومی نے وہ کچھ لکھا ہے جو آج ہمیں اس الہامی دنیا میں بتایا جاتا ہے۔

"اگر عشق میں آپ کا دل گم ہو گیا ہے تو فوراً مجھ سے رابطہ کرو کیونکہ میں ایک ناقابل تسخیر قلعہ ہوں۔"

مولانا جلال الدین رومی نے کہا:

"عشق کا عقیدہ دیگر تمام مذاہب سے مختلف ہے۔ عشق کرنے والوں کا عقیدہ اور اسم ذات خداوندی ہے۔"

وہ مزید لکھتے ہیں:

"میں عشق کے ذریعے زندگی گزارنے پر عقیدہ رکھتا ہوں۔"

رومی نے لکھا:

"اگر آپ نے عشق نہیں کیا ہے تو اپنے آپ کو زندہ مت سمجھئے۔ اور روز آخرت اس زندگی کو شمار نہیں کیا جائے گا۔"

رومی آگے چل کر لکھتے ہیں:

"محبت سے ناطہ مت توڑیئے ورنہ آپ کو مردہ تصور کیا جائے گا۔ محبت میں ہی موت کو خوش آمدید کہو اور محبت کی زندگی گزارو۔"

مولانا رومی مزید لکھتے ہیں:

"کسی بھی حالت میں اگر آپ چاہتے ہیں کہ محبت کرنے والوں میں سے ہو جائیں تو کوشش کریں' اور محبت کرنے والوں کی صف میں شامل ہو جائیں۔ جب عشق ہو جائے تو آپ محبت کرنے والوں میں سے ہوں گے۔ اور روز آخرت جنت میں اور روز قیامت آپ کو محبت کرنے والا تسلیم کیا جائے گا۔"

رومی کے علاوہ راما کرشنا بھی ہے اور آربندو اور کبیر بھی ہے۔ دنیا میں ان کے علاوہ چند اور بھی مذہبی شخصیات ہیں جو کہ محبت کی عظمت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ رومی واحد روحانی فلسفی تھے جن کے احساسات مکمل' جامع'

لامحدود اور گہرے تھے۔ ان کے احساسات کسی مذہب اور فلسفے کی وضاحت کے اختیار میں نہیں۔ وہ انسان کو یہ سکھاتے ہیں کہ خدا کی مدد سے محبت کے مقام تک کس طرح رسائی حاصل کی جاسکتی ہے؟

آندرے مالرو کے مطابق اکیسویں صدی مذہبی ہو گی۔ ٹائل ہارڈ ڈی شارڈن نے مرنے سے قبل کہا کہ انسانیت کو اس لمحے تک پہنچا دیا گیا کہ اب اسے فیصلہ کرنا ہو گا کہ آیا اسے خود کشی کرنی ہے یا عبادت۔

رومی ایک عظیم صوفی شاعر ہے۔ اور وہ پرستش اور عبادت میں دیگر تمام مذہبی شعراء سے عظیم تر ہے۔ اس وقت اگر ہمیں اس تباہ ہونے والی دنیا میں محبت کی ضرورت ہے یا جب ہم اپنی مذہبی شناخت کھو دیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو جائیں تو ہمیں رومی کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔ جلال الدین رومی عظیم الہیاتی راہنما' عظیم روح اور محبت کے مذہب کی ضرورت ہے جو کہ اپنے علم کے ذریعے تمام بدصورت چیزوں کو خوبصورت چیزوں میں بدل دیتا ہے۔ رومی ایک صوفی تھا' ایسا صوفی جس کی شاعری کی بہت سے تبصرہ نگاروں نے وضاحت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں ناکام رہے۔

اب میں آپ کے سامنے تین صوفیانہ کہانیاں پیش کروں گا اور پھر مولانا روم کے اشعار اور نثر سے انتخاب کرکے بتادوں گا کہ تجربہ' احساس' جواب' اور وجد جس کے بارے میں صوفیا نے کہا ہے سختی' کمالیت' جذبہ' اشد ضرورت' خود روی' وضاحت اور بے پناہ حلاوت۔ آپ ٹوٹے ہوئے دل کے الفاظ اور کلمات سنیں گے۔ تبدیلی کیلئے آہ و فریاد سنیں گے۔ اور خدا کی روشنی سے بنائی گئی دنیا کی محبت کیلئے پیاس محسوس کریں گے۔

پہلی کہانی ایک شیر کے بارے میں ہے۔ جنگل میں ایک شیر کا بچہ تھا۔ جب اسے اچانک پتہ لگا کہ تمام شیر چلے گئے ہیں' وہ بچہ تھا اور اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ بھیڑ بکریاں کیا ہوتی ہیں۔ جب بھیڑ بکریوں کا گلہ آیا تو وہ اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ چل نہیں سکتا تھا' تاہم بکری نے اسے چلنا سکھایا۔ اسے آوازیں نکالنا سکھائیں اور اسے بہت سی باتیں سکھائیں۔ ایک دن ایک اور شیر اس راستے سے گزر رہا تھا۔ اس نے

اس منظر کو دیکھا کہ شیر کا بچہ بکریوں کے گلے میں جا رہا ہے اور بکری کی طرح آوازیں نکال رہا ہے۔ شیر دہاڑتے ہوئے پہاڑ کی طرف دوڑا اور بھیڑ بکریوں کو بھگا کر شیر کے بچے کو پکڑ لیا۔ اسے ایک حوض کی طرف لے گیا اور اس سے کہا کہ اس حوض کے پانی میں اپنا عکس دیکھو۔ تم شیر کا بچہ ہو۔ بکری کا بچہ نہیں ہو۔ تم مجھ جیسے لگ رہے ہو اور شیر ہو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ تم شیر ہو۔ اور تم میں شیر کی صداقت' جذبہ اور عزت کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد شیر غرور کے ساتھ دہاڑا جس سے شیر کا بچہ خوفزدہ ہو گیا۔ شیر نے بچے کے قریب آکر کہا کہ اب تم اسی طرح غراؤ۔ شیر کے بچے کی پہلی کوشش قابل رحم تھی۔ کبھی وہ بکری اور کبھی شیر کی طرح آوازیں نکالتا رہا۔ تاہم شیر کی سرپرستی میں وہ دوبارہ شیر کے فضائل سمجھنے لگا اور کئی سال شیر کی آواز سیکھنے میں لگ گئے۔ رومی ایک شیر ہے۔ جذبات کا شیر ہے۔ اور وہ انسانیت کو دہاڑنا سکھا رہا ہے۔ آزادی کے ساتھ دہاڑنا' عزت کے ساتھ دہاڑنا اور روحانی غراہٹ' خدا کی محبت کے ساتھ مکمل طور پر دہاڑنا۔ اب دوسری کہانی کی طرف آتے ہیں۔

ایک بادشاہ نے ایک غلام کو پالا تھا جس کے ساتھ وہ بے پناہ محبت کرتا تھا۔ وہ یہ سمجھنا چاہتا تھا کہ کیا غلام بھی اس کے ساتھ محبت کرتا ہے یا نہیں۔ ایک دفعہ بادشاہ نے اپنے تمام غلاموں کو جواہرات سے بھرے ایک خزانے میں اکٹھا کر کے کہا کہ آپ لوگ آزاد ہیں۔ جو لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔ وہ سب جلدی سے دوڑ کر اس کمرے پر ٹوٹ پڑے۔ بعد میں کمرے سے نکلے تو ان کے ہاتھ اور جیبیں بھری ہوئی تھیں۔ لیکن جس غلام کے ساتھ بادشاہ محبت کرتا تھا وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ جب کمرہ خالی ہو گیا تو اس غلام نے خاموشی کے ساتھ بادشاہ کے قریب آکر اپنی محبت اور وفاداری کا اظہار کیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ غلام نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی ضرورت ہے۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ میں ہوں۔ اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب تمہارا ہے۔

رومی ایک غلام اور محبت کا ہیرو ہے جو ہماری مدد کر سکتا ہے۔ 1993ء میں ہماری تہذیب کے خاتمے کے وقت ہمیں محبت بھرے دل' جذبات اور وہ راستہ جو

Marfat.com

ہر قسم کے شک و شبہات سے پاک ہو تلاش کرنا ہو گا جبکہ اس سلسلے میں رومی نے وہ کچھ حاصل کیا جو آج ہمیں سکھا رہے ہیں۔ اگر ہم نے اس راستے کو تلاش کیا تو بادشا کی تمام چیزیں ہماری ہوں گی۔

مولانا جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی معنوی میں لکھا ہے کہ جو کچھ میں چاہتا ہوں' وہ دل جلانے والی چیز ہے۔ وہ ہر چیز سے اور دنیا کی حکومت سے بھی قیمتی ہے اور وہ قیمتی چیز رات کی تاریکی میں خفیہ طور پر خدا کی تلاش اور حالت وجد ہے۔

آخری کہانی وہ ہے جس کے بارے میں دنیا کے مختلف لوگ جانتے ہیں اور مختلف روایات میں رائج ہے۔ یہ کہانی درحقیقت ہماری زندگی کے بارے میں ہے۔
استنبول میں ایک غریب آدمی تھا۔ اس نے خواب میں ایک بوڑھے اور باریش آدمی کے پہلو میں جواہرات کا ایک ڈھیر دیکھا۔ خواب میں اسے بتایا گیا کہ جواہرات قاہرہ کے فلاں محلے میں موجود ہیں۔ وہ اپنے خواب کے منظر پر بھروسہ کرکے طویل سفر طے کرتے ہوئے قاہرہ پہنچا۔ کئی سال بعد ایک دن وہ اس مکان تک جا پہنچا اور برآمدے کے راستے سے ایک صحن میں داخل ہوا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ بوڑھا آدمی خواب سے بیدار ہو کر کرسی پر بیٹھا ہے۔ وہ اس بوڑھے آدمی کی طرف بڑھا اور کہا کہ کئی سال قبل میں نے ایک خواب دیکھا تھا جس میں میں نے آپ کو اسی کرسی پر بیٹھے دیکھا تھا اور آپ کے پہلو میں خزانہ بھی موجود تھا۔ اس بوڑھے نے ہنس کر کہا: کتنی عجیب بات ہے کہ میں نے بھی گزشتہ رات ایک خواب میں دیکھا کہ استنبول کے ایک غریب آدمی کے گھر میں ایک پلنگ کے نیچے بہت بڑا خزانہ موجود ہے جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ بعد میں اس غریب آدمی نے دیکھا کہ اس عرصے میں وہ کیا دیکھتا رہا کہ اس کے پلنگ کے نیچے کیا ہو گا۔ اس کے اپنے دل میں اور اس زندگی میں وہ کونسا خزانہ تھا۔

رومی کے حالات زندگی لکھنے والے مصنف افلاکی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ رومی کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے رومی سے کہا کہ میں اگلی دنیا میں جانا چاہتا ہوں کیونکہ وہاں خدا بھی ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ وہ وہاں کس جگہ ہوں گے۔ رومی

Marfat.com

نے جواب دیا۔ یہ دنیا اور اس دنیا میں تمام چیزیں آپ کے اندر ہیں۔ جس چیز کی تم خواہش کرتے ہو' اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

تصوف کی یہ تینوں کہانیاں آپ کو رومی اور صوفی ازم کے بارے میں ایک جھلک دکھاتی ہیں۔ تصوف براہ راست محبت کا مذہب ہے۔ براہ راست اندرونی تجربہ ہے اور اسلام کا ایک روحانی پہلو ہے جو کہ تمام خامیوں اور دانشورانہ تصورات سے بلند و بالا ہے۔ یہ دل کی طرف جانے والا سیدھا راستہ ہے۔ رومی کی شاعری میں ہمیں ایک صوفی کے علم محبت اور جذبات کی جھلک نظر آتی ہے کیونکہ خدا نے دنیا کو ایک غیر مشروط محبت کی روشنی سے روشن کیا تھا۔ میں نے آپ کو کچھ سکھانے کیلئے رومی کی طرف رجوع کیا ہے۔ محبت کی اساس کیا ہے؟ وہ ہے بلاخوف و خطر محبت کے جذبات اور ان بلاخوف و خطر جذبات کی ہم سب کو ضرورت ہے تاکہ ہمارے اندر طاقت اور اعتماد پیدا ہو جائے۔ اور ہم ہر محاذ پر اعتماد کے ساتھ بڑھیں۔ اور ایک دوسرے کی محبت سے زمین کو تباہی سے بچائیں۔

رومی نے اپنے مکالمات میں کہا ہے کہ دنیا میں ایک چیز وہ بھی ہے جسے بھلایا نہیں جاسکتا۔ آپ سب کچھ بھول جاتے ہیں لیکن اس چیز کو نہیں تو پھر کسی خوف و خطر کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ نے کسی چیز کو بھی نہیں بھلایا اور جو کام آپ کے سامنے آیا کر دیا لیکن وہ ایک چیز بھول گئے تو یہ سمجھیں کہ آپ نے کچھ نہیں کیا۔ وہ اسی طرح ہے جس طرح ایک بادشاہ آپ کو کوئی خاص کام کرنے کیلئے کسی ملک میں بھیجے۔ آپ نے جاکر بہت سے کام کر لیے اور وہ کام نہیں کیا جس کی ذمہ داری بادشاہ نے آپ کو سونپی تھی اور جسے کرنے کیلئے آپ کسی دوسرے ملک گئے تھے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے کچھ نہیں کیا۔ غرض یہ کہ انسان کسی خاص کام کیلئے دنیا میں آیا ہے۔ اور وہ خاص کام کرنا اس کا بنیادی مقصد ہے۔ اگر وہ یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتا تو یوں سمجھیں کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہم یہ کام نہیں کر سکتے ہیں تو یوں سمجھیں کہ کسی دوسرے کام کیلئے آپ کو پیدا نہیں کیا گیا ہے۔

رومی آگے چل کر لکھتے ہیں: یہ ایسا ہے جیسا کہ آپ نے ہندوستانی فولاد کی

Marfat.com

بنی ہوئی ایک مہنگی تلوار حاصل کرنی ہے' جو کسی بادشاہ کے خزانے میں سے مل سکتی ہے۔ اور آپ اسے قصائی کی چھری میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس سے گوشت کاٹنا شروع کر دیں۔ اور یہ خیال کریں کہ اسے خراب نہیں ہونے دوں گا یا یوں سمجھیں کہ آپ نے سونے کا پیالہ لے کر اس میں بینگن پکانا شروع کیا۔ یا یوں سمجھ لیں کہ آپ نے خنجر اٹھا لیا اور اسے ناخن گیر بناتے ہوئے یہ کہا کہ میں اسے صحیح طریقے سے استعمال کر رہا ہوں۔ یا میں اس سے کدو کاٹ رہا ہوں کیونکہ میں اس خنجر کو بیکار دیکھنا نہیں چاہتا۔ آپ غور کریں کہ یہ کتنا غلط عمل ہے۔ حالانکہ کدو کو لکڑی یا لوہے کی چیز سے کاٹا جا سکتا ہے۔ جبکہ مہنگے ترین خنجر سے کاٹنے کا مقصد کیا ہے۔ اسی طرح خدا نے آپ کی لامحدود قیمت لگائی ہے۔ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ انہوں نے جنت کے بدلے انسان کی غلامی اور عبادت کو قبول کیا ہے۔

مولانا روم نے خوب کہا ہے:

تم زمین اور آسمان دونوں سے زیادہ قیمتی ہو
تمہیں اپنی قیمت کا اندازہ نہیں ہے۔
اپنے آپ کو کم قیمت میں فروخت مت کرو
اور خدا کی نظروں میں قیمتی بننے کی کوشش کرو۔

رومی ہمیں بتاتا ہے کہ کوئی چیز ہمارے برابر نہیں ہے' بلکہ صرف اور صرف عبادت ہے۔ باقی تمام چیزیں صرف بہانہ' خود فریبی اور تباہی ہے۔ اگر ہم اپنی عبادت سے محبت کریں تو یہ ہمارے مفاد میں ہے۔

مندرجہ ذیل دس نظمیں دوبارہ تخلیق کے باب سے ماخوذ ہیں جس کا عنوان ہے محبت کی آگ:

تم کس چیز کی تلاش میں ہو
روح کے گلی کوچوں میں
دل کے خونیں گلی کوچوں میں
ان میں کچھ نہیں ہے بلکہ آپ کے بارے میں بھی۔

Marfat.com

جاہل شخص روح کا دشمن ہے
میلے الفاظ کی بوتل توڑ دو
ان لوگوں کا دامن پکڑو جو جانتے ہیں
آئینے کو پانی میں ڈال دو تو وہ دھندلا جائے گا۔
ہم کب تک اپنی جیبوں کو بھرتے رہیں گے
ان بچوں کی طرح جو پتھر اور گری پڑی چیزوں سے بھرتے ہیں
جانے دو اس دنیا کو
ہمیں اپنی اصلیت کا پتہ نہیں ہے' ہم ہوا میں پیدا نہیں ہوئے ہیں

میں اپنی دنیا کھو بیٹھا' میری شہرت' میرا ذہن
جب سورج طلوع ہوتا ہے تو تاریکی ختم ہو جاتی ہے
میں اس کے پیچھے دوڑا لیکن وہ غروب ہو گیا
روشنی میرے پیچھے دوڑی اور مجھے شکار کر لیا۔
خاکی جسم زمین کی بات نہیں کرتا
اصلی آئینے کی کہانی بیان کرو
خالق نے آپ کو یہ عظمت دی ہے
تو کسی اور چیز کی باتیں کیوں کرتے ہو؟

میں اس سے محبت کرتا ہوں' وہ میری روح ہے
وہ جذبات کی زندگی کے ساتھ رہتی ہے
وہ خانہ بدوش کی طرح رہتی ہے
روزانہ مختلف گھروں میں
ہر رات ستاروں کے نیچے۔

میں ایک دفعہ آپ جیسا تھا روشن خیال اور حقیقی

Marfat.com

میں نے محبت کرنے والوں کی ہنسی اڑائی
اب میں وجد میں ہوں' دیوانہ ہوں' عجوبہ ہوں
کوئی محفوظ نہیں ہے' مجھے دیکھو!

عقل کا کام تمام ہو گیا' تمہیں یہاں عقل نظر نہیں آئے گی
اگر تم بال کی طرح باریک بھی ہوتے تمہیں پھر بھی کوئی جگہ نہ ملتی
سورج طلوع ہو جاتا ہے چمک دمک کے ساتھ
کہ ہر چراغ اس کے سامنے ماند ہے۔

مایوسی اور ناامیدی' ذرا مجھے جاننے دو کہ
میں آپ کا استقبال کس طرح کروں اور
تمہارے ہاتھ میں مشعل تھمادوں تاکہ
گھر کو جلا دیا جائے۔

تمہیں صرف شراب کی بو کی ضرورت ہے
بصارت اور نظر کیلئے جذبہ عشق اور تیز روشنی
ایسے شعلے' شراب کی خوشبو سے
غور کرو اگر تم شراب ہوتے۔

ان سب لوگوں کے لئے جو اس بیداری کی عظمت کو مشکل سے حاصل کرتے ہیں۔ یہ شراب عظمت اور رہنمائی کی نشانی ہے۔ مولانا جلال الدین رومی نے ایک مکتوب میں لکھا ہے:

اگر تمہیں ان الفاظ پر یقین نہیں ہے تو ایک لمحے کے لئے سوچو کہ نطفہ کیسے یقین کر سکے گا کہ خدا نے اس کی تاریک دنیا کے باہر ایک روشن دنیا کو بھی پیدا کیا ہے۔ وہ دنیا جہاں آسمان' سورج' چاند' ستارے' گاؤں' باغات اور جہاں مخلوق'

٢٥١٦٥

بادشاہ' سرمایہ دار' صحت مند لوگ' بیمار لوگ' اندھے لوگ وغیرہ موجود ہیں۔ اس کہانی کے تخیل تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا کہ تاریکی سے انہوں نے روشنیاں اور عجیب و غریب غذائیں پیدا کیں۔

رومی آگے چل کر لکھتے ہیں:

ایک دن تم اپنے آپ کو اس دنیا سے باہر پاؤ گے جو کہ ماں کے رحم سے مشابہت رکھتی ہے۔ پھر تم اس زمین کو الوداع کہو گے۔ خدا کی زمین بہت وسیع ہے اور اس علاقے کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں سے اولیاء آتے ہیں۔

تصوف کی راہ پر چلنے سے قبل ہم سب تاریکی میں ایک قطرے کی طرح ہیں ہم آسمان اور سورج کی دنیا سے انکار کرتے ہیں کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ یہ ستارے سب تاریک ہیں۔ لیکن رومی' کبیر' راما کرشنا اور سینٹ فرانس کی دنیا اور وہ علاقے جہاں سے اولیاء آئے ہیں وہ حقیقی اور بامقصد دنیا ہے' وہ حقیقت اور صداقت کی دنیا ہے۔ اور یہ وہ دنیا ہے جسے محبت کی نظر سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اسے دل کی آنکھوں سے' جذبات اور روشن ضمیر سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

رومی کے بیٹے سلطان ولد نے لکھا ہے:

☆"انسان کو دو دفعہ پیدا ہونا چاہئے' ایک دفعہ ماں کے پیٹ سے اور دوسری دفعہ اپنے جسم اور وجود سے۔ جسم انڈے کی طرح ہے اور اس کے لئے روح کی ضرورت پرندے کی سی ہے جو اسے محبت کی گرمی پہنچاتی ہے۔ پھر وہ جسم سے بھاگ کر ازلی دنیا میں پہنچ جاتی ہے جو کہ زمان و مکان کی پہنچ سے دور ہے۔ ازلی دنیا میں جانے کا علم سیکھنا جو کہ زمان و مکان کے اختیار سے باہر ہے اور خوشی' جذبات اور محبت کے ساتھ اس دنیا میں کام کرنا اصلی زندگی کی نشانی ہے۔ محبت سے خالی انسان بے بال و پر پرندہ ہے جسے کائنات کے بارے میں کیا معلوم ہوتا ہے وہ درحقیقت جاننے والوں کے بارے میں نہیں جانتا ہے۔ جب تک مریم نے زچگی کا درد محسوس نہیں کیا تھا وہ شجر برکت کی طرف نہیں گئی لیکن پھر درد کی شدت اسے درخت خرما کی طرف لے گئی۔ اور بے ثمر درخت ثمردار درخت میں تبدیل ہوگیا۔

یہ جسم مریم جیسا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا عیسیٰ اس کے اندر سے نظر

آتا ہے۔ اگر درد ہو تو ہمیں عیسیٰ ملے گا اور اگر درد نہیں ہے تو عیسیٰ خفیہ راستے سے واپس ہو جائے گا۔ پھر ہم ان سے محروم اور مایوس ہو جائیں گے۔

نسلیں گزر گئیں اور اب یہ نئی نسل ہے۔ چاند وہی ہے' پانی مختلف ہے انصاف وہی ہے' علم بھی وہی ہے لیکن لوگ اور قومیں بدل گئی ہیں۔ نسل در نسل ختم ہو گئی۔ میرے دوست' لیکن یہ مطالب بدل نہیں سکے۔ ندی میں بہتے پانی شاید کئی وقتوں میں اپنا رنگ بدل دیں لیکن چاند اور ستاروں کی روشنی میں تبدیلی نہیں آئے گی۔

تلاش کے بہت سے راستے ہیں لیکن تلاش کا مقصد وہی ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ مکہ کی طرف جانے والی سڑکیں مختلف ہیں۔ کوئی باز نطین اور کوئی شام سے آتی ہے جبکہ بعض لوگ سمندری راستوں سے مکہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ راستے مختلف اور مقصد ایک ہے۔ جب لوگ وہاں پہنچتے ہیں تو راستے میں پیش آنے والے تمام جھگڑے اور اختلافات ختم ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے سڑک پر ایک دوسرے کو برا بھلا کہا یا کسی کو کافر کہا تو جب وہ مکہ پہنچ جاتے ہیں وہ اپنے تمام اختلافات فراموش کر دیتے ہیں کیونکہ مکہ میں سارے دل متحد ہو جاتے ہیں' سارے دل ایک ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

مجھے معلوم ہوا کہ ہر صوفیانہ زندگی یا ہر مکمل زندگی کے چار بنیادی ادوار ہیں۔ ہر حکمت کی طرح اس کی بھی حدود ہیں لیکن یہ زیادہ پر امید ہے۔ رومی چاروں ادوار میں رہا ہے لیکن اس سے قبل کہ ہم رومی کی زندگی سے بحث کریں یا اس کی محبت کے درس کی پیروی کریں' میں ان ادوار پر تفصیل سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا دور بچپن کا ہے جہاں ہم میں سے ہر ایک اصلی خوشی' پرورش' مایوس کن تجربات اور بعض اوقات اتحاد اور حقیقت کے درمیان مایوس کن زندگی کا تجربہ کرتا ہے۔ یقین کریں اگر ہم نے بچپن کو محسوس کر لیا تو ہمیں خدا کی رضا کے لمحات کا پتہ چل جائے گا۔ ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم بھی کائنات کا ذیلی حصہ ہیں اور اس معجزاتی کائنات کا جو ہماری خوشی اور طاقت کا ذریعہ ہے۔ لیکن بچپن زخموں

Marfat.com

کا وسیلہ ہے۔ بے عزتی' دست برداری اور پھر خوف کا ذریعہ ہے۔ ان زخموں کے گرد خوف' کنارہ کشی اور دست برداری' اور ہماری دنیا' والدین اور پھر ثقافت کے رسم ورواج کے گرد دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔

دوسرے دور کو ہم جھوٹا پن کہہ سکتے ہیں یعنی غیر حقیقی شخصیت کی تخلیق' وہ شخصیت جو خود بخود اپنے حالات زندگی کے ساتھ تشخص پیدا کر لیتی ہے۔ ضروریات اور ذمہ داریوں کے ساتھ' کامیابی کی خواہش کے ساتھ' تجربے اور دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کی خواہش کے ساتھ مشخص ہوتی ہے۔ اس جھوٹی شخصیت کو بچپن کے زخموں کے گرد مستقر کر دیا اور وہ بھی تماشا گاہ کی طرح تاکہ اس کی حفاظت کی جائے اور دنیا کے رسم و رواج اور ہر ایک کی خواہشات کو جواب دیا جائے۔ پس یہ مخلوط النسل اور ایک غیر تسلی بخش تعمیر ہے جو ہمیں اس کے تعصب پر مجبور کرتی ہے۔

بہت سے لوگ بدقسمتی سے دوسرے دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں جو اس تخلیق کا شکار ہیں۔ وہ اپنے معاشرتی مصائب میں مبتلا ہیں اور اسی کو ہم معاشرہ کہتے ہیں۔ اگر آپ خوش قسمت یا مایوس ہیں تو آپ کو دوسرے دور میں لایا جائے گا تاکہ درد' پریشانی اور مایوسی سے ہٹ کر کوئی اور راستہ تلاش کیا جائے۔ غم اور مایوسی کے علاوہ جھوٹی شخصیت کی توقعات کو پورا کرتے ہوئے اسے خوشی سے روشناس کیا جائے۔ مایوسی اس بات کی ہے جب آپ یہ تصور کریں کہ دوسرا دور اچھا ہے۔ ہماری ثقافت کا المیہ یہ ہے کہ یہ دوسرے دور سے تعلق رکھتی ہے تاکہ لوگوں کو پریشان' مایوس اور بے حوصلہ رکھیں۔ اس ثقافت میں لوگوں کی خواہشات بھی جھوٹی ہیں اور وہ موت کے وجد میں گم اور جہالت کی پیداوار ہیں۔ جب آپ حقیقت کی نظر سے مشاہدہ کریں گے کہ آپ کی ثقافت کیا ہے اور اپنے جبر و ظلم کے ساتھ کس طرح ناقابل فہم ہے۔ کتنا ناقابل فہم ہے جس نے ظلم کے ہاتھ میں اسلحہ دیا تاکہ بلندی کے تمام امکانات کو ختم کر دے۔ پھر آپ محسوس کریں گے کہ رکاوٹیں کتنی گہری ہیں جو ہمیں دوسرے دور تک پہنچنے سے روکتی ہیں۔

اعصابی توڑ پھوڑ' منشیات کی عادت اور محبت کے مایوس کن لمحات تمام

دوسرے دور سے فرار کے طریقے ہیں۔ یہ تمام مایوسیاں اور بھوک چھپی ہوئی خواہش کے آثار ہیں جو اس جدید دنیا کی قید سے بھاگنے اور روایتی ٹیکنالوجی کے شر سے بچنے کے لئے پیدا ہوتی ہیں۔

اس کے بعد کیا ہوتا ہے اگر کسی کو دوسرے دور سے تیسرے دور کی طرف لے جایا جائے؟ اکثر توڑ پھوڑ واقع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ خوش قسمت ہیں تو یہ توڑ پھوڑ ابتدائی دور میں واقع ہوتی ہے کیونکہ آپ کی اندرونی اور بیرونی شخصیت کے درمیان تضاد اور بچپن کا درد بڑھتا چلا جائے گا اور آخر کار آپ کو خود کشی یا زندگی کی تمام حقیقتوں کی طرف لے جائے گا۔ المیہ یہ ہے کہ جب یہ صورت وقوع پذیر نہیں ہو جاتی اور جب لوگ درمیانی عمر کو پہنچ کر بحران میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے زندگی میں کچھ نہیں کیا۔

وہ شکایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زندگی میں کوئی پر معانی چیز نہیں لکھی ہے اور نہ ہی مستندبات کی ہے جس سے یہ اندازہ ہو کہ ان کے ذہن میں کیا تھا۔ یہ ایک خوفناک مرض ہے جس میں وہ اس کلچر کی وجہ سے مبتلا ہوئے ہیں۔

میری خواہش ہے کہ بیس سال کی عمر میں ان عادات کو خیرباد کہہ کر ایک حقیقت کو تلاش کیا جائے تاکہ آپ تیسرے دور میں داخل ہو جائیں۔ بعض اوقات تیسرا دور غیر حقیقی صورت کا سلسلہ بن جاتا ہے یا پھر خوابوں کی زنجیر جس سے آپ انکار نہیں کر سکتے کیونکہ وہ بہت سخت اور عجیب ہوتی ہے۔ یہ غیر معمولی بات چیت کے ذریعے بھی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ خوش قسمت ہیں تو یہ بعض اوقات شمس تبریز یا رمنا مہارشی جیسی ہستیوں کے مطالعے سے بھی ملتی ہے۔ یہ خوف کا دور ہوتا ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ دوسرے انسان کو آپ کے سامنے بڑا بنایا جاتا ہے۔ پس جو کچھ آپ نے دنیا اور شناخت کے بارے میں جانا حقیقت کے بارے میں دریافت کیا وہ آپ کے چھوٹے پن کی ناپسندیدہ کہانی ہے۔ دنیا یقینی طور پر ختم ہو رہی ہے جبکہ آپ غصے کی حالت میں یہ تصور کرتے ہو کہ آپ نے کوئی نامناسب لفظ منہ سے نہیں نکالا ہے اور یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ عظیم صوفی شاعر بھی اس امکان کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ حقیقت آپ کے سامنے ہے جس

Marfat.com

پر انسان نے عمل کیا ہے اور وہ آپ کو بتا رہا ہے کہ وہ حق کی راہ پر چل رہے ہیں جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جھوٹی شخصیت کے لمحے چھوٹے ہیں اور روحانیت کے لمحوں سے مشابہ ہیں۔ جھوٹے المیے میلوڈی ڈرامے ہیں جبکہ روحانیت کے ڈرامے خدائی تھیٹر میں دیکھے جا سکتے ہیں جو اچھائی اور برائی کے درمیان فرق کی کوشش کرتے ہیں اور اس مقصد کے لئے فتح کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ جب تک آپ ان کی آگ میں جھانک کر نہیں دیکھیں گے اس وقت تک آپ ان کے خوف اور عظمت کے بارے میں کچھ نہیں جان سکیں گے۔

تیسرے دور میں جو کچھ واقع ہوتا ہے وہ دراصل جھوٹی شخصیت کا زندہ جلنا ہوتا ہے۔ جھوٹا بن کر نظر کی خوبصورتی' خوابوں' نگاہوں کے ناقابل خطا لمحات' خوشی' غم' مایوسی' دنیا کے دل کے درد میں اچانک سرایت کرنے اور دنیا کی تمام خوشیوں میں گام زنی' یا جیسا کہ آپ باغ میں پھولوں کے ساتھ گام زن ہوں یا تیزی سے گزرنے والی گاڑی کی آواز' کسی مشورے کے بغیر محض تدابیر کے ذریعے اس منظر کو ختم کیا جاسکتا ہے یا پھر اسے وسیع کیا جاسکتا ہے۔ تیسرا دور اس وقت شروع ہوتا ہے جب دوسرے مرحلے کی حمایت کرنے والے تمام امکانات ختم ہو جائیں۔

اگر آپ مصنف ہیں تو آپ خاموشی اختیار کریں گے۔ اگر آپ ایکٹر ہیں تو آپ جو کچھ کر رہے ہیں اس میں تصنع کا عنصر نظر آئے گا۔ اگر آپ پروفیسر ہیں تو جو لفظ آپ کے منہ سے نکلے گا اسے مردہ تتلی تصور کیا جا سکتا ہے۔ انکشاف مکمل ہے۔ اس سٹیج میں تمام چیزیں بناوٹ سے دور رکھی جاتی ہیں تاکہ وہ خودبخود معدوم ہو جائیں۔ اس کے تمام خفیہ مقامات کو کھول کر ختم کر دیا جاتا ہے۔ جب تک یہ خطرناک تباہی مسلسل طور پر جاری رہتی ہے اس کے ساتھ ہی خدائی روشنی ذہنوں کو روشن کرکے علم کے امکانات پیدا کر دیتی ہے اور اس کے بعد ایک ناقابل تقسیم اور ناقابل خطا تشخص' علم' امن اور باخبری کی نوبت آجاتی ہے۔ لیکن یہ صورت حال جلدی پیش نہیں آسکتی بلکہ یہ کوشش' داؤ و پیچ' شکست و ریخت کے ذریعے تاکہ تلاش کرنے والے اپنے آپ کو تلاش کر سکیں اور اپنی شخصیت کو دریافت

Marfat.com

کریں۔ بہت کم لوگ تیسرے مرحلے کے آخر تک پہنچتے ہیں کیونکہ یہاں تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر بالاتر طریق کے حوالے کیا جائے' بلکہ خود کو محبت کرنے والے کے سپرد کر دیا جائے' اپنے آپ کو راہ حق پر رواں دواں کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ تیسرے مرحلے کی آزمائش کے ذریعے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب آپ ایک مکمل اور جدید دور میں داخل ہو رہے ہے جس کے بارے میں آپ کو سرے سے کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔ یہ دور بہت وسیع' معجزاتی اور خوفناک ہے جبکہ خوددار ذہن اسے سمجھ سکتا ہے۔ اس مکمل کہانی کے میدان میں جو مکمل طور پر اجنبی ہے آپ کے لئے واحد راستہ یہ ہے کہ کسی راہبر کا دامن پکڑ کر بہترین اور پر امن زندگی شروع کریں۔ جب تک آپ نے اس راہنما کا ہاتھ تھاما ہوا ہے اس وقت تک تمام مشکلات پر قابو پانے کے قابل ہوں گے۔ یا پھر آپ کسی چٹان کے اوپر سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پاگل پن کا شکار بھی ہو سکتے ہیں' ذہنی انتشار کا شکار بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ تیسرے دور کے تجربے آپ کو مکمل آزمائش اور امتحان کی دشواریوں سے بھی دو چار کر سکتے ہیں اس کے بعد آپ اپنی شخصیت کو پہچان سکتے ہیں۔

مغربی دنیا میں بہت سے لوگ تیسرے دور میں راہ کی کمالیت کے تجربے کی نشاندہی کرنے میں مصروف ہیں۔ مگر بہت کم لوگ اس دور کی منزل تک پہنچ پاتے ہیں کیونکہ اس کے لئے وہ ذہنی طور پر آمادہ نہیں ہوتے۔ یہ دراصل وہ حقیقت ہے جسے ماننے کے لئے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہونا ضروری ہے۔

وہ کون ہے جو اپنے محبوب کے لئے سب کچھ چھوڑ دے؟ کون ہے جو اپنی زندگی کو خیرباد کہہ دے اور وہ بھی صرف اور صرف خدا کی خاطر؟ کون ہے جو کہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ' ہر سانس' ہر سوچ کو روحانی روشنی کے لئے وقف کر دے؟ تبدیلی اگرچہ مشکل ہے لیکن خوبصورت عمل ہے۔ تیسرا دور ختم ہو جاتا ہے تو صوفیانہ روایات براہ راست خداوند کی فطرت کی حقیقت اور خودی پر بالآخر متفق ہو جاتی ہیں۔ مذہبی روشنی کی یہ ایک نمایاں جھلک ہے جو عام طور پر خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔

Marfat.com

اب آپ جانتے ہیں کہ آپ میں اور روشنی میں فرق نہیں ہے اور کسی بھی لمحے جب آپ کسی چیز پر یا اپنے آپ پر توجہ دیتے ہیں تو اس وقت روشنی فوراً ظاہر ہوتی ہے۔ یہ روشنی دراصل اگر آپ نے غور کیا ہو گا علم کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایک سفید بے رنگ روشنی ہوتی ہے جو سب کچھ بتا دیتی ہے۔ یہ روشنی درحقیقت خدائی نور ہے۔ یہ خودی کی روشنی ہے۔ جبکہ تیسرے دور کے آخر میں یہ روشنی ہمیشہ کے لئے آجاتی ہے اور کوئی چیز اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یہ عجیب و غریب لمحہ ڈرامائی نہیں ہوتا بلکہ یہ روشنی اس وقت اچانک ظاہر ہوتی ہے جب آپ محسوس کرتے ہیں کہ بیرونی طور پر آپ کچھ نہیں جانتے اور صرف اندرونی کیفیات کے بارے میں جانتے ہیں یا پھر صرف اپنے آپ اور دوسرے کے درمیان تعلق کو محسوس کرتے یا یہ تصور کرتے ہیں کہ روشنی ختم ہو گئی ہے۔ یہ دراصل روشنی کا تجربہ بتایا جاتا ہے۔

لیکن ابھی سفر ختم نہیں ہوا۔ میرے خیال میں یہ بڑی اہم بات ہے۔ ہمارے کلچر میں اس وقت اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ روشنی دراصل روشنی نہیں ہے حالانکہ تیسرا دور اسی خدائی روشنی کے آنے کے ساتھ ہی مذہبی دنیا کی تاریکی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے اور یہ میرے خیال میں اہم مرحلے کے آغاز کی نشانی ہے۔

چوتھا دور اپنے اندر ایک اور قسم کی مایوسی کا حامل ہوتا ہے لیکن خوش قسمتی سے اس دور میں تصویر کے اندر بعض چیزیں شامل ہو جاتی ہیں تاہم اسے ہم صرف مبالغہ ہی کہہ سکتے ہیں۔ چوتھے دور میں بلاشک و شبہ آپ جان سکتے ہیں کہ جو شخص اس میں مبتلا ہے وہ نظر کا دھوکا ہے اور جھوٹی شخصیت مستقل طور پر ایک جدید شکل میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو پکڑ لیا جائے گا اور خواہشات کے سائے بار بار آپ کی بے عزتی کرتے رہیں گے لیکن صورتحال بالکل مختلف ہے۔ منظر بدل گیا اور جیسے ہی آپ گر جائیں آپ ہنس پڑیں۔ یہاں حس مزاح کی ایک عجیب صورت ہے جو کہ چوتھے دور کی آزمائشوں کے ذریعے آپ کی مدد کرتی ہے۔ چوتھا دور مذہبی خودی اور شخصی خودی کی تکمیل کا مرحلہ ہے جس کا

Marfat.com

مقصد ہے کہ انسانی جسم کے ہر حصے پر کام کیا جائے تاکہ تمام انسانی جسم اور اس کے ہر حصے کو مذہبی اور خدائی سطح پر لایا جائے اور نور کو جسم کے ہر حصے میں جگہ دی جائے۔ دل سے لے کر ذہن تک روشنی کو راستہ فراہم کیا جائے تاکہ یہ ختم نہ ہونے والی روشنی اس کے جسم کے ہر حصے تک پہنچ جائے۔ پس چوتھے دور کا کام تکمیل کے لئے وسیع پیمانے پر کام کرنا ہوتا ہے یہ کام زندگی کے کئی اوقات پر محیط ہے۔

جب ہم مہاتما بدھ کی روشنی پر بات کرتے ہیں تو لوگ ضرور محسوس کرتے ہیں کہ گوتم بدھ نے پچاس سال تک اپنی تعلیمات کی تبلیغ کی۔ تاہم میرا خیال ہے کہ جس روشنی کو گوتم بدھ نے دریافت کیا وہ مکمل روشنی تھی اور پھر جب وہ نروان میں داخل ہوا تو زندگی کے آخری حصے میں جو روشنی اسے ملی تھی وہ پہلی کی تین سالہ زندگی میں بھی مکمل روشنی تھی۔ میرا خیال ہے کہ "بودھ گیا" میں اس نے جس روشنی کا تجربہ کیا وہ زندگی کی ہر شکل میں مکمل تھی جبکہ اس کے اندر کئی قسم کی روشنیاں ابھر آئیں اور پھر ان روشنیوں کو مزید تقویت ملی۔ در حقیقت آخری لمحے تک گوتم بدھ روشنی کے میدانوں میں سفر کر رہا تھا۔ تبت سے تعلق رکھنے والے ایک مذہبی شخص نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ روحانی شخص ایک منٹ میں اتنا سفر کر سکتا ہے جو کہ دیگر افراد کی ایک لاکھ چوالیس ہزار زندگیوں کے برابر ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ روشنی لامحدود ہوتی ہے اور ذہن کو روشنی میں وسعت ملتی ہے۔

جھوٹے پن کی قید سے آزاد شدہ پرندہ آزادی کے ساتھ روشنی میں اڑتا ہے۔ ان چاروں ادوار کی تفصیل میں جانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ رومی ان چاروں ادوار کے آخر تک رہ رہا تھا۔ وہ اس قابل تھا' اور زبان کی ضروری حدود کے اندر رہا' اور حدود جن کے بارے میں اس نے دریافت کیا وہ اس کے علم میں تھی جسے اس نے اختصار اور عظمت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

تمام ادوار کے تجربات بار بار ناقابل شناخت عظمت میں کیے گئے۔ زندگی کے آخری تین سالوں میں مولانا رومی نے روشنی کی طرح زندگی بسر کی تھی وہ ایک

Marfat.com

خود رو روحانی شخصیت کی حیثیت سے رہا۔ علاوہ ازیں وہ علم اور اس کی طاقت جس شخص کی طرف سے آئی وہ نہ صرف خدا کی محبت میں جھلس گیا بلکہ خود بھی آگ بن گیا۔

مولانا جلال الدین رومی نے لکھا ہے:

بہار کے موسم میں زمین کے تمام خفیہ راز کھل جاتے ہیں اور جب میری بہار آتی ہے تو میرے روحانی عجائب چمکتے ہیں۔

یہ دراصل رومی کا موسم بہار ہے جس میں ہم رہ رہے ہیں۔ الہام کا زمانہ ہے اور یہ دوبارہ پیدا ہونے کا زمانہ بھی ہے۔ کوئی بھی شخص رومی کے سوا ہم سے زیادہ باتیں نہیں کر سکتا جو کہ اپنے آپ میں خود ایک بار پھر پیدا ہوا۔ انسانی نسل کو آج جس چیز کی ضرورت ہے وہ مذہبی نہیں ہے بلکہ الہامی حقیقت کی گواہی ہے ہم اس شخص کی تلاش میں ہیں جو ہمیں اپنی آگ میں جلنے کی راہ دکھا دے اور رومی خود اس آگ کی عظیم شہادت ہے جو شخص کھلے دل کے ساتھ ان کے الفاظ پر عمل کرے وہ حقیقت کے سمندر میں غرق ہو جائے گا۔

مولانا رومی نے لکھا ہے:

اگر تم کسی کی تلاش میں ہو تو ہمیں خوشی کے ساتھ تلاش کرو کیونکہ ہم خوشیوں کی سلطنت میں رہ رہے ہیں۔

کسی چیز پر اپنا دل قربان مت کرو
بلکہ ان لوگوں کی محبت پر قربان کرو جو واضح خوشی ہیں
مایوسی کے پڑوس میں مت پریشان ہو
وہاں امیدیں ہیں، وہ اصلی ہیں اور موجود ہیں
تاریکی کی طرف مت جاؤ
میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سورج بھی ہے

مولانا جلال الدین رومی 30 ستمبر 1207ء کو افغانستان کے صوبہ بلخ میں قانون دانوں اور مذہبی دانشوروں کے خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ بلخ آج کل افغانستان کا صوبہ ہے ان کے والد کا نام بہاء الدین ولد تھا جنہیں ان کے ہم عصر

دانشوروں کا بادشاہ کہا کرتے تھے۔ وہ ایک معروف مذہبی دانشور' اور صوفی شخصیت تھے' ایک باحوصلہ دل کے مالک تھے' نیک احساسات کے حامل اور خدا تک رسائی کے لئے انہوں نے فلسفے کے بجائے تصوف کا راستہ اختیار کرلیا تھا۔ یہی ایک بنیادی وجہ تھی جس نے ان کے بیٹے کو تصوف کی طرف راغب کیا۔ مولانا جلال الدین رومی نے والد کے نقش قدم پر چل کر تصوف کے میدان میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔

جس زمانے میں رومی پیدا ہوئے وہ سازشوں اور خوف و خطر کا زمانہ تھا۔ عثمانی خلافت بیرونی اور داخلی سازشوں کا شکار تھی۔ اندرونی طور پر مذہبی تحریکوں اور سیاسی بدعنوانیوں جبکہ بیرونی طور پر عیسائی جملہ آوروں اور چنگیز خان کے حملوں سے حالات مخدوش ہو چکے تھے۔ ان سازشوں اور اختلافات نے رومی کی زندگی کو خطرات سے دوچار کردیا تھا۔

1219ء میں رومی بارہ سال کی عمر میں والد کے ساتھ بلخ سے چلا گیا کیونکہ منگول فوجوں کے ہاتھوں شہر کی تباہی کی خبر مل چکی تھی۔ اس تباہی کی خبر بھی بہاالدین نے دی تھی اور ٹھیک ایک سال بعد بلخ کا شہر تباہ ہو گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عرب اور ایشیائے کوچک میں ایک سال تک پریشانی کی حالت میں پھرتا رہا۔ پھر وہ اور اس کے والد دونوں حج کے لئے مکہ چلے گئے جبکہ راستے میں نیشاپور رک گئے جہاں جلال الدین رومی کی ملاقات معروف ایرانی شاعر عطار سے ہوئی۔ اس نے پیش گوئی کی کہ یہ لڑکا محبت کے دلوں کے دروازے کھول دے گا۔ رومی کو مجمع الطیر نامی کتاب کے مصنف سے اپنی یہ ملاقات کبھی نہ بھولی۔ رومی نے کہا کہ عطار نے محبت کے تمام شہروں میں سفر کیا ہے جبکہ میں ابھی تک کناروں کی سیر کر رہا ہوں۔ بعدازاں رومی اپنے والد کے ساتھ دمشق چلا گیا جہاں اس نے عظیم صوفی اور ماہر مابعد طبیعات ابن عربی سے ملاقات کی۔ کہا جاتا ہے کہ جب رومی اپنے والد کے پیچھے جا رہا تھا تو ابن عربی نے کہا کہ سبحان اللہ سمندر ایک کمزور شخص کے پیچھے جا رہا ہے۔ مولانا جلال الدین رومی نے اٹھارہ سال کی عمر میں گوہر خاتون سے شادی کرلی۔

Marfat.com

گوہر خاتون سمرقند کی ایک بااثر شخصیت کی بیٹی تھی۔ رومی کے دو بچے ہوئے (سلطان علاء الدین چلپی اور سلطان ولد) ارزن جان (آرمینیا) اور لارندی میں قیام کے بعد قونیہ کے سلطان علاؤ الدین کیقباد نے ان کو وہاں رہائش پذیر ہونے کی باقاعدہ دعوت دی تھی اور ان کے لئے خاص طور پر قونیہ میں ایک مدرسے کا بندوبست بھی کر لیا تھا۔ بہاؤ الدین نے مرتے دم تک اس مدرسے میں تعلیم دی۔

1231ء میں مولانا جلال الدین رومی کے والد فوت ہوئے تو رومی چوبیس سال کی عمر میں ان کا جانشین بن گیا۔ رومی نے روحانی اور دانشورانہ کام کو جاری رکھا اور ہم عصروں میں بہت مشہور ہوا۔ بہاء الدین کے شاگرد امام ترمذی نے نو سال تک مولانا رومی کو تصوف اور فلسفہ پڑھایا اور پھر اسے مسقط روانہ کیا جہاں وہ طبعی علوم اور علم الافلاک' قانون' عربی' فارسی اور قرآنی قانون میں پہلے سے مشہور ہو چکا تھا۔ مولانا رومی 31 سال کی عمر میں قونیہ واپس آ گیا۔ وہ ایک مکمل دانشور' صوفی' عالم دین اور پرہیزگار شخص کی حیثیت سے قونیہ میں داخل ہوا جہاں لوگوں نے ان کا والہانہ استقبال کیا۔ یہاں بہت قلیل مدت میں ان کے شاگردوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔

سلطان ولد نے لکھا ہے کہ 1244ء میں ان کے شاگردوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ اگر رومی ایسا نہ کرتا تو عین ممکن ہے کہ ان کی جھوٹی شخصیت اسے محدود کر دیتی تاہم والد کی تعلیم اور روحانی برکت و تربیت نے اسے اپنی شخصیت دریافت کرنے کے قابل بنا دیا۔ رومی نے تصوف کے فلسفے کا مطالعہ جاری رکھا اور وقت کے اہم صوفی دانشوروں سے ملاقاتیں کیں نیز قرآن اور فلسفے پر خطابت کے علاوہ قرآنی مطالعات پر کئی ایک لیکچر دیئے۔ وہ دوسرے دور کے ایک خطرناک موڑ پر کھڑا تھا تاہم وہ علم و فضیلت' تصوف اور روحانیت کی برکت سے تمام پیش آنے والے خطرات کو شکست دے کر ایک انسان کامل کی حیثیت سے سفر زندگی پر گامزن ہوا اور اپنے عالمانہ و ماہرانہ خیالات سے سننے والوں کو مستفید کرتا رہا۔ رومی کو ان خطرات کا سامنا 36 سال کی عمر میں ہوا لیکن ایک باتدبیر شخصیت کی

Marfat.com

حیثیت سے رومی نے ان خطرات کا مقابلہ کیا۔

اس کا روحانی قد جس میں ان کے والد کے علاوہ عطار اور ابن عربی نے اضافہ کیا تھا ان کی عالمانہ صلاحیتوں اور علمی تشخص نے بڑھا دیا۔ ذہنی فخر اور شہرت کے خلاف رومی کی لگاتار تنقید سے واضح ہو گیا تھا کہ وہ ان دونوں کے خطرات کو سمجھ چکا تھا۔ لیکن وہ محبت جس نے رومی کو بکھیر دیا اور جلا دیا اس نے رومی کو بچا بھی لیا اور وہی محبت ابھی تک رومی کے دل میں تھی۔

دسمبر 1244ء میں مولانا روم نے شمس تبریز سے ملاقات کی جنہوں نے ان کی زندگی یکسر بدل دی اور رومی کو عشق کی آگ میں دھکیل دیا جہاں اس نے محبت خداوندی کا درس سیکھا۔ رومی نے عشق خداوندی کے خفیہ رازوں کو افشاء کر دیا۔ رومی نے شمس تبریز سے ملاقات کے بارے میں لکھا کہ میں ابھی تک پختہ نہیں ہوا تھا لیکن جب میں نے شمس تبریز سے ملاقات کی تو مجھے جلا دیا گیا اور مجھے محبت اور روحانیت کی آگ نے پختہ بنا دیا۔ سلطان ولد نے ولد نامہ میں لکھا ہے کہ روحانیت میں ان کے والد کا استاد شمس تبریز تھا۔ خدا کی رضا تھی کہ شمس کو رومی کی تعلیم کے لئے مقرر کر دیا تھا اور اسے ہدایت کی تھی کہ وہ روحانیت کے اسرار و رموز کو رومی کے لئے کھول دیں۔

رومی کو پڑھانے کے لئے شمس تبریز کے علاوہ کوئی موزوں شخص نہ تھا۔ رومی شمس تبریز اور ان کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ رومی نے لکھا ہے:

میں نے ایک بادشاہ کو شہرت و عظمت کے ساتھ دیکھا ہے\
وہ سعادت عظمی کی آنکھیں اور سورج ہے\
وہ تمام مخلوق کا طبیب اور ساتھی ہے\
وہ روح اور کائنات ہے اور روح کو زندگی عطا کرنے والا ہے\
وہ عقل پر عقل اور صفائی پر صفائی کا اضافہ کرتا ہے\
وہ روح اور نیک لوگوں کی نماز کی جگہ ہے\
میرے جسم کا ہر عضو الگ الگ پکار رہا ہے:\
"سبحان اللہ"

Marfat.com

یہ وہی شمس تبریز تھا جس نے اپنی روحانی طاقت سے رومی کو خوفزدہ کر دیا تھا۔ رومی نے بعد ازاں ان کی محبت میں گرفتار ہو کر ان سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔ شمس کون تھا اور اس کے نام کا مطلب کیا تھا؟ اس نام کا مطلب سورج تھا جو کہ ایران کے شہر تبریز سے طلوع ہو چکا تھا۔ وہ تمام معروف صوفیوں سے نفرت کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ بدنام ہو چکا تھا تاہم روحانی طاقت میں وہ سب سے آگے تھا۔ وہ اتنا عظیم تھا کہ مشہور شاعر نے اس کی تعریف الفاظ کے سمندر میں جاگزین کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہو گیا۔

رومی نے شمس کو پرندہ کیوں کہا؟ وہ تبریز کا پرندہ ہے اور نہایت خاکسار و محبت کرنے والا آدمی ہے۔ پرندہ کا مطلب ہے اڑنے والا جس نے حقیقت کی تلاش میں پوری زندگی سفر کیا اور آخر کار 29 نومبر 1244ء کو قونیہ آگیا تھا۔ وہ کاروان سرائے میں مقیم ہوا۔ کاروان سرائے میں ایک خستہ حال کمرہ انہیں دے دیا گیا جس میں وہ بہت تنگ تھا۔

افلاکی کے مطابق، شمس نے خدا سے دعا کی تھی کہ اے خدا مجھے بتاؤ وہ کون شخص ہے جو سب سے زیادہ آپ کی رضا کا مستحق ہے تاکہ میں وہاں جاکر ان سے اس وقت پڑھوں جب تک مجھے خدا کی قربت حاصل نہیں ہوتی۔ خدا نے پرندۂ تبریز کیلئے بہاؤ الدین کا بیٹا پیدا کیا جو کہ خدا کے سب سے زیادہ قریب تھا۔ شمس تبریز قونیہ چلا گیا۔ دولت شاہ کے مطابق شمس تبریز اس کی تلاش میں سرگرداں تھا تاکہ ان کے ساتھ اپنی روحانی خوشی کو بانٹ سکے۔ وہ اس شخص کی تلاش میں تھا جو اپنی شخصیت کو اس کے ذریعے اجاگر کرنا چاہتا تھا۔ شمس تبریز اس شخص کی تلاش میں تھا جو اس کے جذبات اور تجربے کو سمجھ سکے۔ یہ وہ شخص تھا جس نے اسے بنایا' بگاڑا' روحانی طاقت بخشی اور اس کی شخصیت کو دوبارہ تعمیر کیا۔ اسے ایک ایسے شخص کی تلاش تھی جو پرندے کی طرح ساری زندگی سفر کرتا رہا۔ اس کے استاد رکن الدین سنجابی نے اسے قونیہ جانے کیلئے کہا۔ جہاں حقیقت کی ایک بہت بڑی کہانی شمس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کہانی کو سن کر افلاکی نے لکھا ہے کہ شمس پریشان ہو گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ یہاں پر اس کی موجودگی لوگوں کیلئے ناقابل

برداشت ہے۔ اسے یہ بھی پتہ چلا کہ اس کی نظر میں رابطے کی طاقت موجود ہے۔
شمس تبریز نے خدا سے دعا کی کہ مجھے ایک ایسا آدمی دے جس میں برداشت کی طاقت ہو۔ ایک ایسا شخص جو بہادر، طاقتور، اور روحانی شخصیت ہو جس کے ذریعے میں دنیا کو وہ چیز عطا کروں جس کا مجھے کئی برسوں سے انتظار تھا۔ لیکن اس کے بدلے میں تم مجھے کیا دو گے۔ خدا نے ان سے پوچھا۔ شمس نے جواب دیا اپنی زندگی۔
اس خوفناک اور حیران کن کہانی کے ذریعے افلاکی نے ہمیں شمس کی شخصیت کے ابتدائی دور سے روشناس کرایا ہے۔ میں نے شمس کی زندگی پر غور کیا اور اس کے ساتھ رومی کے بیس سالہ تعلقات کو بھی پڑھا۔ اب میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ کیا ہونا ہے۔ یہ بڑی دلچسپ کہانی ہے۔ اگر آپ اس کے بارے میں غور کریں۔ میرے خیال میں شمس تبریز خداداد خصائل کا مالک تھا اور اس کے احساسات بھی مکمل تھے۔ جب آپ ان احساسات تک پہنچیں گے تو آپ روابط کی عام اشکال سے بالاتر ہوں گے۔ تمام الفاظ اور تصورات اور تمام نظریات پیچھے رہ جائیں گے، اور جس چیز کی آپ کو ضرورت ہے، وہ ایک حلقے کے گرد بیٹھنا ہے۔ کوئی شخص جو ابھی تک ایک عام انسان ہے اور ابھی تک ترقی کے عمل سے گزر رہا ہے، جسے آپ تباہ کرسکتے ہیں اور جلا سکتے ہیں وہ دراصل آپ ہی ہیں۔ یعنی اس مقام تک پہنچنے کیلئے آپ اپنے آپ کو تباہ و برباد کرسکتے ہیں۔ کوئی بھی شخص جسے آپ الہام کی آگ کہہ سکتے ہیں، وہ دراصل آپ ہی ہیں۔ اور پھر آپ میں سے کوئی بھی اس دنیا کو بنا سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ، گوتم بدھ، سقراط، راما کرشنا اور دیگر مذہبی شخصیات نے کچھ نہیں لکھا۔ بلکہ ان سب کے شاگرد تھے۔ جن لوگوں کو اپنے دل کے قریب کرلیا، انہیں محبت کے جذبے سے سرشار کردیا یہ وہ لوگ تھے جو ان روحانی پیشواؤں کا پیغام دنیا تک پہنچاتے رہے اور آج ہم ان پیغامات اور ہدایات کے انعکاس دیکھ رہے ہیں۔
شمس کیلئے مولانا روم ان شاگردوں میں سے تھا شمس کو پتہ چلا کہ ان کے احساسات اور نظر کی اہمیت کیا تھی۔ اور یہ اہمیت نہ صرف اسلام کیلئے بلکہ پوری دنیا کیلئے بے مثال تھی۔ اسے تیار کیا گیا تھا اور تیار ہونا تھا تاکہ آخری قیمت ادا کرسکے۔ وہ قیمت جو حضرت عیسیٰ نے ادا کردی تھی۔

سوال کیا گیا کہ تم مجھے کیا دو گے؟ خدا کو شمس تبریز نے عاجزی سے جواب دیا کہ میری زندگی۔ شمس تبریز نے خدا کے ساتھ سودا کیا اور اس کی قربانی کی تمام طاقت اور واقعات کا بھی سودا کیا۔ اور وہ بھی صرف اس بات پر کہ اس کی ملاقات رومی سے ہو جائے۔ اسی سورج کی کرامت نے رومی کی تمام شاعری کو آنے والی نسلوں کیلئے مشعل راہ بنا دیا۔ شمس کو پتہ تھا کہ وہ قونیہ پہنچا ہے تو اس کا مقصد رومی سے ملاقات تھی اور ساتھ ساتھ جاننا چاہتا تھا کہ رومی کی کرامت اور علیت کتنی ہے۔ وہ علم جس سے پوری انسانیت مستفید ہو رہی ہے۔ اور انسانی تاریخ میں اس کا مقام بلند و بالا ہے۔ جب اس نے رومی سے ملاقات کی تو یہ بہت مختصر تھی۔ اور اس کی زندگی بہت کم رہ گئی تھی۔ لہٰذا اس نے رومی سے ملاقات کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی زندگی کا سودا کر لیا۔ اسے پتہ تھا کہ خدا اس سودے کو قبول کرے گا کیونکہ اس کے جذبات ہی وہ شرائط تھے جن کے بدلے میں خدا اسے تحفہ دینے پر متفق تھا۔ رومی نے شمس کیلئے سب کچھ چھوڑ دیا اور شمس نے رومی کیلئے تمام چیزوں کو ترک کر دیا۔ وہ آخری قربانی کیلئے یا روحانی محبت کی قربانی کیلئے تیار ہو گیا تاکہ اپنے دل سے رومی کے دل میں خوشی اور محبت منتقل کر سکے' تاکہ انسانیت کو محبت اور کرامت کی اس تبدیلی سے ایک مکمل روحانی اور خدائی محبت کی طاقت پہ مبنی دستاویز فراہم کی جائے۔ آج ہم یعنی اس سیارے کے رہنے والے لوگ تباہی کے قریب پہنچ چکے ہیں اور ہمارے پاس رومی کی محبت اور احساسات اس دنیا کو بچانے کا واحد ذریعہ ہیں۔ مولانا رومی نے لکھا ہے۔

"تبریز میں رہنے والے لوگوں کیلئے شمس تبریز کی ہدایت موجود ہے اور شمس تبریز وہ واحد چراغ ہے جس کے ذریعے ہم اس تاریک دنیا میں داخل ہو سکتے ہیں۔" فی الحال ہم شمس تبریز کی پیغمبرانہ گہرائی پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کے احساسات کی گہرائی دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی قربانی کی وجہ سے تبدیلی کا عمل کس طرح ممکن ہوا۔ ان کی ملاقات کے بارے میں ایک روایت یوں ہے کہ دسمبر 1244ء میں رومی قہوہ فروشوں کے بازار میں واقع اپنی درسگاہ سے نکل کر جب خچر پر سوار جا رہا تھا تو اس کے شاگرد پیچھے پیدل چل رہے تھے۔ اس دوران شمس

اچانک ان کے پیچھے دوڑا اور خچر کی لگام کو پکڑ لیا۔ شمس تبریز نے رومی سے سوال کیا کہ عظیم کون ہے بایزید یا محمدؐ؟ مولانا رومی نے روایتی جواب دیا۔ اس کے علاوہ وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ کہ ظاہر ہے محمدؐ عظیم ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ شمس نے پوچھا کہ پیغمبر نے خدا سے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا ہے جس طرح مجھے آپ کے بارے میں جاننا چاہئے۔ جبکہ بایزید نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ خدا نے مجھے کتنی عزت دی ہے۔ اس دوران رومی لاجواب ہو گیا اور شمس کو ہاتھ سے پکڑ کر پیدل دونوں اس درسگاہ میں چلے گئے جہاں وہ چالیس دن تک ایک کمرے میں رہے۔

رومی پر شمس کے اثرات کے بارے میں دو مختلف نقطہ نظر پائے جاتے ہیں۔ ایک دن مولانا اپنے شاگردوں اور کتابوں کے درمیان بیٹھا تھا کہ شمس تبریز آگیا۔ سلام کیا اور کتابوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ رومی نے جواب دیا کہ اس کے بارے میں آپ کو پتہ نہیں ہے۔ ابھی رومی نے یہ الفاظ ادا کیے تھے کہ کتابوں کو آگ لگ گئی اور تمام کتابیں جل گئیں۔ رومی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ شمس نے جواب دیا کہ اس کے بارے میں آپ کو پتہ نہیں ہے اور یہ کہتے ہوئے چلا گیا۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جب شمس قونیہ پہنچا تو اس وقت رومی ایک چشمے کے پاس اپنی کتابیں لیے بیٹھا تھا۔ شمس نے پوچھا کہ یہ کیا ہیں؟ مولانا نے جواب دیا کہ یہ کتابیں ہیں۔ تم کیوں ان کے متعلق پوچھتے ہو؟ شمس نے تمام کتابوں کو اٹھا کر پانی میں پھینک دیا۔ مولانا نے غصے میں آکر پوچھا کہ آپ کو جرات کیسے ہوئی؟ ان کتب میں نہ صرف میرے والد کی کتب تھیں بلکہ میرے ذاتی مسودہ جات بھی جو کہ نہایت ناپید چیزیں ہیں۔ شمس تبریز نے پانی میں ہاتھ ڈال کر تمام کتابوں کو صحیح سلامت نکال دیا اور ان میں سے ایک بھی گیلی نہیں ہوئی تھی۔ مولانا رومی نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا کرامت ہے؟ شمس نے جواب دیا ذوق اور روحانیت۔ تم کیوں اس بارے میں پوچھتے ہو؟ بعد میں وہ دونوں بغل گیر ہو کر خلوت میں چلے گئے۔

میرے خیال میں پہلا بیان معقول اور مضبوط ہے کیونکہ اس میں سب کچھ موجود ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت بھی ہے کہ رومی خچر پر سوار ہے اور وہ شاگردوں

Marfat.com

کی ٹولی کے ساتھ جا رہا تھا۔ وہ بادشاہ یا شہزادہ تھا۔ وہ سیکھ رہا تھا بلکہ عظمت اور طاقت سیکھ رہا تھا۔ قونیہ میں بازار کے درمیان ایک چادر پوش شخص نے آکر ان سے سوال کیا۔ وہ سوال جس پر ان کی تمام زندگی کا دار و مدار تھا۔ جب رومی نے روایتی طور پر جواب دیا تو شمس نے ایسا جواب دیا کہ رومی خچر سے اترنے پر مجبور ہو گیا۔ وہ اپنی شہرت کی سواری سے بلکہ اپنی عظمت' شہرت اور طاقت کی سواری سے اتر گیا۔ یہ بالکل ایسا ہی تھا جیسا کہ شمس نے تصوف کی تلوار اٹھا کر رومی کو دو ٹکڑے کر دیا۔ شمس کے اس سوال کے جواب میں کہ محمدؐ بڑا ہے یا بایزیدؒ' رومی نے روایتی جواب دیا۔ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اس پاگل شخص کو کیا جواب دینا چاہئے؟ وہ شخص جس نے رومی سے بازار کے درمیان میں ہی سوال کیا تھا جبکہ قونیہ کا نوجوان اسے روایتی جواب دیتا ہے۔ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے عظیم اور بڑا ہے۔ اس کے بعد شمس کہتا ہے کہ پیغمبر نے یہ کیوں کہا کہ میں نہیں جانتا اور بایزید نے یہ کیوں کہا کہ میں کتنا عظیم ہوں' اس سوال کا جواب رومی کے بس میں نہ تھا وہ بالکل ہکا بکا رہ گیا۔ شمس نے اشاراتی زبان میں بایزید کی روح کی عظمت کے بارے میں رومی کو بتا دیا۔ جو کچھ بھی اس نے دیکھا اور جو کچھ بھی وہ تھا وہ سب کچھ سمجھ چکا تھا اور محبت سے لرزاں تھا وہ محبت جسے شمس نے رومی کو دے دیا تھا۔

محبوب کے تصور نے اچانک دل سے سر اٹھایا افق سے نکلنے والے چاند کی طرح اور گلدستے سے باہر آنے والے پھول کی طرح دنیا کے تمام تصورات اس کے تصور کے سامنے کچھ نہیں ہیں' جس طرح لوہے کا ٹکڑا مقناطیس کی گرفت میں ہوتا ہے۔

مولانا رومی اٹھ کر شمس کی طرف چلا گیا اور اسے ان کی دنیا سے ناواقفیت کے باوجود ہاتھ سے پکڑ لیا اور اپنی خفت کے باوجود اس کے پاس جا کر تعظیم کی انہوں نے شمس کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگ کے ذریعے جھوٹے پن کی موت کی طرف اور آزمائش کی طرف رہنمائی کی' دیوانگی اور ماتم کی طرف رہنمائی کی۔ شمس اس وقت تک رہنمائی کرتا رہا جب تک محبت کی آگ اپنا کام کر گئی۔ شمس نے محبت کی آگ میں رومی کو پکایا اور آزمائشوں سے گزارا اور بعد میں دونوں ازلی روشنی کا حصہ بن

Marfat.com

گئے۔ ایک محبت' ایک آگ' ایک طاقت اور ایک سورج بن گئے۔

ہم ایک بار پھر شمس اور رومی کی ملاقات کے بارے میں سلطان ولد کی باتوں کی طرف آتے ہیں! "تلاش کرنے والا ایک ہے' وہ محبوب کی تلاش میں محبت کرنے والا بن گیا۔ میرے والد کی رہنمائی تصوف کے میدان میں شمس تبریز نے کی تھی اور خدا کی مرضی تھی کہ شمس سب کچھ ان پر ظاہر کرے اور ظہور و تبدیلی کا یہ عمل صرف ان ہی کے لئے تھا۔ ان کے علاوہ کوئی شخص اس قابل نہیں رہا ہو گا۔ ایک طویل انتظار کے بعد مولانا نے شمس کا چہرہ دیکھا اور تمام خفیہ راز ان پر واضح ہو گئے۔ انہوں نے وہ کچھ دیکھا جسے کوئی اور دیکھ نہیں سکتا تھا۔ انہوں نے وہ کچھ سنا جو اس سے قبل کسی نے نہیں سنا تھا اور وہ اُن کی محبت میں گرفتار ہو گیا"۔

جو کچھ ہوا وہ یہ تھا کہ رومی کے شاگر متعصب ہو گئے۔ وہ شمس کے جذبات کے بارے میں جو وہ ان کے استاد کے لئے رکھتے تھے' غصے میں آ گئے۔ انہوں نے شمس سے تعصب کا اظہار کیا اور شمس کو اتنا تنگ کیا کہ آخر کار وہ وہاں سے چلے جانے پر مجبور ہو گیا۔ بڑے افسوس کے ساتھ رومی ان کے ذہن سے نکل گیا۔ رومی کو پتہ چل گیا کہ شمس عظیم آدمی ہے اور کائنات کے بارے میں خفیہ رازوں سے واقف ہے۔ یہی وجہ تھی کہ رومی ان کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔

اس اچانک علیحدگی نے مولانا رومی کو وحشت زدہ کر دیا۔ وہ بہت پریشان تھا اس نے فیصلہ کیا کہ جا کر کاروانوں سے دریافت کرے کہ اگر انہوں نے قونیہ جانا ہے تو وہ بھی ساتھ جائے گا۔ انہوں نے کاروان والوں سے پوچھا کہ کیا آپ نے شمس کو دیکھا ہے؟ کیا آپ نے شمس تبریز کو دیکھا ہے؟ کئی ماہ کے بعد اسے پتہ چلا کہ شمس تبریز مسقط میں ہے تو رومی نے اپنے بیٹے کو انہیں لانے کے لئے بھیجا۔

سلطان ولد نے مسقط جا کر شمس کو واپس آنے پر رضا مند کر لیا اور تین ماہ تک اس کے گھوڑے کے آگے سفر کرتا رہا۔ آخر کار قونیہ پہنچ گئے۔ سلطان ولد کا کہنا ہے کہ جب کافی عرصہ کے بعد رومی نے شمس سے ملاقات کی تو ایک دوسرے کی طرف دوڑ کر لپٹ گئے۔ اس بار رومی اور شمس دونوں تصوف کی گہرائیوں میں چلے گئے اور ایک دوسرے پر خفیہ رازوں کو ظاہر کر دیا۔ تبدیلی کا یہ عمل پورے

Marfat.com

زور و شور سے جاری تھا کہ ایک بار پھر رومی کے شاگرد ناراض ہو گئے اور شمس سے عناد کا واضح اظہار کیا۔ یہ عناد بڑھتا گیا حتیٰ کہ اچانک دسمبر 1247ء میں کسی نے رومی کے گھر پر دستک دی۔ شمس نے اٹھ کر کہا کہ یہی وقت ہے میں جا رہا ہوں اور مجھے موت نے بلایا ہے۔ وہ رات کو نکل گیا اور کبھی واپس نہیں آیا۔ رومی کو اس قسم کے غم و اندوہ سے کیوں گزرنا پڑا؟ رومی نے خود لکھا ہے:

میرے جسم کا انگور اس وقت شراب بن سکتا ہے
جب شراب بنانے والا مجھے نچوڑ لے۔
میں انگور کی طرح اپنی روح ان کے اختیار میں دیتا ہوں
تاکہ میرا دل روشن ہو جائے۔
اگرچہ انگور خون کے آنسو رو رہے ہیں،
مجھ سے مزید غم برداشت نہیں ہو سکتا اور ظلم بھی۔
نچوڑنے والے نے کانوں پر کپڑا باندھا ہوا ہے۔
میں بے خبری کی حالت میں کام نہیں کر سکتا۔
اگر تم چاہتے ہو تو مجھ سے انکار کر سکتے ہو۔
ہمارے پاس معذرت کرنے کا اختیار ہے
لیکن یہ میں ہوں، اس کام کا ماہر۔
اور جب میرے جذبات کے ذریعے آپ تکمیل تک پہنچ جائیں
تو بھی میری تعریف نہیں کریں گے۔

رومی شمس سے اپنی محبت کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کر خود بھی محبت بن گیا۔ اب اس کی مرمت کی اشد ضرورت تھی۔ وہ اس آگ میں جھلس گیا تھا جو اس کے اندر ہونا چاہئے تھی۔ رومی کے ہر دور کے پیچھے ایک روحانی اور مذہبی مقصد چھپا ہوا تھا۔ شمس سے پہلی بار علیحدگی نے اسے ایک طویل اور ناقابل تصور انتظار میں چھوڑ دیا جس سے اس کے دل کا ہر حصہ زخم زخم ہو گیا اور اس کے دل اور ذہن پر تاریکی چھا گئی۔ لیکن جب شمس واپس آگیا تو ایک بار پھر رومی کا ذہن روشن اور دل باغ باغ ہو گیا۔ شمس نے ایک بار پھر اس کے جسم میں روشنی پھونک دی۔ وہ ایک

Marfat.com

بار پھر زندہ ہو گیا اور ایک بار پھر زندگی کا حصہ بن گیا۔ لیکن شراب بنانے والے کی گرفت کا یہ آخری مرحلہ نہ تھا بلکہ ایک آخری وار کی ضرورت ابھی رومی کے لئے باقی تھی تاکہ وہ شمس کے ساتھ مکمل توافق حاصل کر سکتا' اسے ایک بار پھر شمس کی صورت دیکھنے کی ضرورت تھی تاکہ وہ شمس کی آنکھوں کی روشنی دیکھ سکے۔ خطرے کے آثار ابھی باقی تھے جن پر قابو پانے کی ضرورت تھی اور وہ خطرہ رومی کے جسم میں شمس کا وجود تھا جو رومی کے لئے ایک حجاب تھا اور وہ رومی اور روشنی کے درمیان حائل تھا جسے دور کرنا ضروری تھا۔ شمس کی محبت اور احساسات نے رومی کو اس مرحلہ پر پہنچایا تھا۔ اسے اپنی نظر اور توجہ کے ذریعے روشنی کے آخری مرحلے پر پہنچایا تھا اور وہ تمام پردے اب رومی اور حذائی کے درمیان تھے۔ عظمت اور شہرت شمس خود ہی تھا یا ان کے لئے رومی کے جذبات تھے۔ رومی کے لئے وہ آخری پردہ بھی ہٹانا ضروری تھا اور شمس کو خود بخود اس کے جسم سے نابود ہونا تھا جبکہ شمس کی جسمانی وجودیت کو رومی کے دل سے نکالنا ضروری تھا تاکہ ایک بار پھر رومی کے دل اور محبت میں شمس کا ظہور ہو جائے اور وہ زمان و مکان پر اپنی فتح کا اعلان کرے۔ جب آخری بار شمس غائب ہو گیا یا شاید رومی کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا تو رومی ایک بار پھر پاگل ہو گیا اور طویل عرصہ تک اسی حالت میں رہا۔ وہ روتا رہا' گاتا رہا اور گلی کوچوں میں رقص کرتا رہا۔ وہ پریشان ہو گیا اور شمس کی جدائی نے اسے ایک نہ ختم ہونے والے درد میں مبتلا کر دیا۔ تاہم آہستہ آہستہ اسے پتہ چل گیا کہ وہ قدرتی موت سے مرا ہے اور وہ دوبارہ گہرائی کے ساتھ زندہ ہو جائے گا جبکہ پریشانی کی آگ نے اسے اور اس کے محبوب کو جلا دیا تھا۔

سلطان ولد نے والد کے ان لمحات و احساسات کو یوں نقل کیا ہے:

"اگرچہ ہم ایک دوسرے سے دور ہیں لیکن ہم دونوں ایک ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اسے یا مجھے دیکھ سکتے ہیں۔ وہ مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں۔ اے تلاش کرنے والو! تم یہ اور وہ کیوں کہتے ہو جبکہ وہ میں ہوں اور میں وہ ہوں۔ سب کچھ میں اور وہ ہیں' اور جب میں وہ ہوں تو پھر میں کس چیز کی تلاش میں ہوں؟ میں اس میں سے ہوں اور اب میں اپنے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

Marfat.com

آیئے ذرا مولانا رومی کے چند اشعار پر غور کریں۔ گذشتہ صفحات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا رومی کے اشعار کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں کسی بھی شاعری میں گفتگو کی اس قدر خوبصورتی نہیں پائی جاتی۔ رومی نے خطرے اور شہرت کی کہانی میں طویل سفر کیا اور وہ سفر بھی ایک مذہبی سفر تھا جس نے ہمیں جو بھی درس دیا ہے وہ ایک روشن حقیقت سے کم نہیں ہے۔ ہر لفظ آگ ہے' روحانی آگ ہے جو ہمیں اپنے بارے میں بتاتا ہے۔

میری زندگی کو ہاتھ میں لیتے ہوئے آپ نے مجھے صاف کر دیا
ابدی سوچ کی خطرناک چٹان پر
اس کے رنگ کے قطرے کس طرح گرتے ہیں اور سفید ہو جاتے ہیں؟
آپ کو ان کی خوشبو آرہی ہے اور پیچھے انتظار کر رہے ہو جبکہ میں آپ کے سورج کے نیچے خشک ہو جاتا ہوں
دریا آپ کے لئے جوش و خروش میں ہے
جبکہ بادل آپ کے قدموں میں موتی برسا رہے ہیں
آپ کی محبت کے چراغ نے زمین روشن کر دی
جبکہ آسمان کی طرف اٹھنے والا دھواں اس کا بچہ ہے
ہم سرسبز تھے ہمیں بھر دیا' کاشت کر دیا اور ہم سونا بن گئے
لیکن دریا ہمیں خوفزدہ کر رہا ہے اور ہم نے ڈوبنا سیکھ لیا ہے
ہم نے پر پھیلا دیئے ہیں
ہم نیک بن گئے' محبت کرنے والے بن گئے
میں کچھ نہیں' ظاہر ہوں' بدلتا ہوا خواب ہوں' جہاں آپ کی ابدیت مجھے نچوڑتی ہے
یہ محبت تمام ارواح کی قربانی دیتا ہے' عقل اور بیداری کی بھی
تلوار کے بغیر ان کے سر کاٹتا ہے اور اسی کے بغیر انہیں لٹکا دیا جاتا ہے
ہم اس کے مہمان ہیں جس میں مہمان نوازی کا حوصلہ ہے
اس کے دوست ہیں جو اپنے دوستوں کو ذبح کرتا ہے

Marfat.com

اگرچہ ایک جھلک میں چاہنے والوں کو مار دیتا ہے
ذرا اپنے آپ کو اس کے ہاتھوں قتل کراؤ' کیا وہ آب حیات نہیں ہے؟
کبھی غصے مت ہونا' وہ دوست ہے اور خوبصورتی سے مارتا ہے
دل کو پر امن رکھو ان کی پر امن محبت کے لئے
وہ صرف بادشاہوں اور جذبات سے خالی لوگوں کو مارتا ہے
ہم رات کی طرح ہیں اور زمین کے سائے کی طرح
وہ سورج ہے اور اپنی تلوار سے رات کو دن سے جدا کرتا ہے
وہ شخص' جس سے عشق کا راز چھپا نہیں ہے' موجود نہیں ہوتا لیکن عشق میں ختم ہو جاتا ہے
سورج کے آگے جلتی ہوئی شمع رکھو
اور پھر اس روشنی میں اس کا کھیل دیکھو کہ
شمع روشنی میں تبدیل ہو گئی
اس کے آثار بھی باقی نہیں ہیں' بلکہ وہ خود آثار بن جاتی ہے
جب تم میری روح' میری کائنات ہو' تو پھر مجھے روح اور کائنات کی کیا ضرورت ہے
جب تم میرے لئے ثمر خیز خزانہ ہو تو پھر مجھے نفع و نقصان کی کیا ضرورت ہے
ایک منٹ کے لئے میں شراب کا ساتھی ہوں اور باقی وقت اس دوست کے لئے جو مجھے جلا دیتا ہے
میں تباہی کے اس مقام پر پہنچ گیا ہوں تو پھر مجھے وقت کی جذبات پرستی کی کیا ضرورت ہے
مجھے پوری دنیا سے خوف ہے اور میں پوری دنیا سے کٹا ہوا ہوں
جب میں نہ ظاہر ہوں نہ غائب تو پھر مجھے وجود کی کیا ضرورت ہے
جب میں تمہارے اتصال سے نشہ میں ہوں تو پھر مجھے کسی کے خیال کرنے کی ضرورت نہیں ہے
جب سے میں تمہارا شکار رہا ہوں' میں قسمت کا کیا خیال رکھ سکتا ہوں؟
میں ندی کی تہہ میں رہتا ہوں' مجھے پانی کے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے

میں اس بہتی ندی کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں
جب میں اپنا وجود ہی کھو چکا ہوں تو مجھے اس پہاڑ کے بوجھ کے نیچے آنے کی کیا ضرورت ہے؟
جب سے بھیڑیا میرا نگہبان ہے تو مجھے نگہبان کے بارے میں سوچنے کی کیا ضرورت ہے؟
کیا دستبرداری' کیا نشہ جبکہ جام آپ کے ہاتھ میں ہے
جس مقام پر اس وقت تم کھڑے ہو وہ برکت کا مقام ہے
دل کی آنکھوں کو سلام
تمہاری مہربانی سے ہر چیز کائنات ہے' پانی کا ہر قطرہ روح ہے
جس کو آپ کی طرف سے اشارہ ملا ہے اسے نام اور اشارے کی ضرورت نہیں ہے
آئیں دریا کی تہہ میں شہرت اور حقیقت تلاش کریں
جب تم شبنم ہو تو میں اپنے پاؤں کو کیا دے سکتا ہوں؟
خدائے واحد کی تلوار ہو تم نے ہمارے لئے راستہ بنایا ہے:
جب میرے سارے کپڑے تم نے چوری کر لئے تو میں غلام کو کیا کہہ سکتا ہوں
سورج کی طرح تمہاری خوبصورت چمک اور خوبصورت بال
میرا دل خوش ہو گیا' آہ میری روح مجھے یہ جام پکڑاؤ
مایوسی اور درد کا ناپ تول مت کرو' دوستی پکی کرو' دوستی پکی کرو
ظلم اور نظر اندازی پر افسوس مت کرو' ان لوگوں کے بارے میں سوچو جن کی آنکھیں تمہاری طرف لگی ہیں
تمام غموں اور پریشانیوں کو خوشی میں بدل دو
اور خوشی سے خوشیوں کے بارے میں پوچھو' امن کے بارے میں پوچھو اور
اس امن کا مطالبہ کرو' اس حفاظت کا' اس کا مطالبہ کرو
ان لوگوں کی دوستی کا انتخاب کرو جو محبت چھوڑ چکے ہیں
ان لوگوں کو سنو جو تمہیں راستہ دکھاتے ہیں' سنو اور خاموش رہو
وہ عظیم لمحہ ہو گا جب ہم اکٹھے بیٹھ جائیں گے اور آمنے سامنے لیکن ایک روح میں

Marfat.com

وہ لمحہ جب ہم باغ میں داخل ہو جائیں اور پرندے گانے گائیں
آسمان کے تمام ستارے ہماری طرف رخ کریں گے
اور ہم چاند کی طرح جل جائیں' میں اور تم
آسمانی پرندے آگ برسائیں گے'
جہاں ہم ہنس کر بیٹھ جائیں گے' میں اور تم
کیا معجزہ ہے جو ہم دونوں ایک گھونسلے میں مقیم ہیں
جبکہ میں قونیہ میں ہوں اور تم خراسان میں
کیا معجزہ ہے' ایک محبت' ایک محبت کرنے والا اور ایک آگ
اس دنیا میں بھی اور اگلے جہاں میں بھی نہ ختم ہونے والی خوشی ہو گی
اب ہم رومی کے وہ اشعار نقل کریں گے جو انہوں نے شمس کے لئے لکھے تھے:
صبح سویرے اچانک آسمان پر چاند نظر آیا
آسمان سے اتر آیا
جلانے والا حصہ میری طرف کر دیا
جس طرح باز کسی پرندے کو پکڑتا ہے
مجھے اٹھا کر آسمان کی طرف لے گیا
جب میں نے اپنی طرف دیکھا' میں اپنے آپ کو نہ دیکھ سکا
اس چاند کے ذریعے میرے جسم میں روح آئی
اور جب میں نے اس روح میں سفر کیا تو مجھے چاند کے سوا کچھ نہ نظر آیا
جب تک میں نے ابدی علاج نہیں کرایا
تمام آسمان چاند میں غرق ہو گئے تھے
جبکہ میرا جہاز ران بھی دریا میں غرق ہو گیا
بعد میں دریا لہروں میں تقسیم ہو گیا' عقل واپس آئی
اس نے اپنا گن گایا
اور دریا پر کف ڈال دیا گیا
اور پھر کف سے باہر کچھ نظر آیا تو اسے کپڑا بنا دیا

Marfat.com

ہر روشنی میں سے بعض چیزیں نظر آئیں
اس کے بعد دریا سے آوازیں آنے لگیں
وہ تمام روشنیاں اور برف پگھل گئی اور لہروں میں چل پڑے
کچھ کہے بغیر خدا کی مدد پر غور کرنے کے ساتھ
تبریز کا شمس الحق
کوئی اس جیسا چاند اور کوئی اس جیسا دریا نہیں بن سکتا۔

چاند' روشنی اور خوشی نے صبح کے وقت باز کی طرح رومی کو پکڑ لیا اور وجد کی بلندیوں پر رومی کو لے جاکر سفر کرتا رہا جہاں رومی ایک ہو گیا اور مکمل پردے میں رہا۔ وہ روح کے پردے میں تمام تصورات سے بالا' زمان و مکان کے اختیار سے باہر' اس دوران اسے چاند کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔

شمس ان کے لئے سب کچھ تھا جبکہ تمام مخلوقات اور روح ان کو ایک ہی شکل میں نظر آرہی تھی۔ رومی کو تجربہ ہوا جس طرح وہ ہمیں بتاتا ہے' وہ عجوبہ جس کا ہونا ممکن ہے وہ دراصل ایک ابدی روشنی تھی۔

رومی نے دیکھا اور سمجھا کہ خدائی ہدایت اور روشنی کے سوا تمام موجود اور واقع ہونے والی چیزیں کچھ نہیں ہیں اور جب اس نے اس کا تجربہ کیا تو وہ خود بھی روشنی کے سمندر میں کود پڑا۔ بعد میں رومی نے دیکھا کہ دریا لہروں میں تبدیل ہو گیا اور خدائی روشنی سے سب کچھ ظاہر ہو گیا۔ اس کے بعد جو چیز رومی چاہتا تھا اسے وہی چیز مل گئی۔ اپنے مرشد کی باتوں اور ہدایت کے ذریعے رومی خود عشق کی آنکھیں بن گیا جو کہ محبت اور عشق سے باہر بھی دیکھ سکتا تھا۔ وجد میں رہا' پلتا رہا اور عشق کی روشنی میں ہر چیز کے اوپر بہتا رہا۔

عشق ایک لامحدود دریا ہے جس کے آسمان جھاگ کے بلبلے ہیں
غور کرو یہ محبت کی لہریں ہیں جو کہ آسماں کے پہیوں کو موڑتا ہے
عشق کے بغیر دنیا کچھ نہیں ہے
یہ کوئی غیر مجسم چیز ہے جو پودے میں سرایت کر گیا؟

Marfat.com

پودوں نے روح حاصل کرنے کے لئے کیا قربانی دی ہے؟
روح نے سانس ہونے کے لئے کیا قربانی دی ہے؟
خوشی کو مزید شاندار بنانے کے لئے کس چیز کی ایک سینٹ کافی؟
ہر ذرہ اس کمالیت میں نشہ ہے اور اس کی طرف جا رہا ہے
اور خاموشی کی اس دوڑ کا کیا کہنا۔ لیکن سبحان اللہ!

Marfat.com

باب دوم

احترام اور محبت کی قیمت

اس وقت مغربی ذہن کے عین مرکز میں ایک جدید اور عجیب و غریب انکشاف کی توقع ہے' وہ اس جدید استعجاب اور تجسس' خواہش اور چاہت کے پیش نظر اس عظیم عرفان کو اپنے فلسفے کے ذریعے واضح کرتے ہوئے اسے صحیح جاننا چاہیں گے' وہ اسے انسانیت کی فلاح اور نجات کے لئے واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔ انسانی نسل کی تاریخ اور رومی کے مشن میں یہ لمحہ ایک مقدس اور پاکیزہ حیثیت رکھتا ہے۔ وہ لمحہ' تخم ریزی کا لمحہ جس میں وہ روشنی انسانی ضمیر میں سرایت کرتے ہوئے اسے محبت اور روحانی عشق کے ذریعے شاندار بناتا ہے۔ یہ ایک اہم اور ناقابل تردید حقیقت ہے کہ انسانیت رومی کے اس لمحے کو اہمیت دیئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ رومی کی زبانی ہم اس لمحے کو کس وقت اور کس تاریخ سے سن رہے ہیں۔

ابھی حال ہی میں' میں نے ایک جگہ پڑھا کہ اقوام متحدہ نے بارانی جنگلات کی صورت حال پر ایک رپورٹ تیار کی جس میں بتایا گیا تھا کہ انسانی نسل کو جنگلات کے بارے میں موثر اطلاعات ملنے کے باوجود یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جنگلات تباہ ہو رہے ہیں۔

یہ خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس سال اوکلا ہوما سے زیادہ علاقے کو تباہ کیا جائے گا اور پھر چھتیس سال تک اس علاقے میں کوئی بارانی جنگلات نہیں ہوں گے۔ کسی کو اس بات کا علم نہیں کہ اس قسم کی عظیم تباہی کا مقصد کیا ہے تاہم اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ میرے خیال میں اگر آپ غور کریں کہ ہمیں کیا کچھ

دیا جا رہا ہے' میرے ذریعے سکھایا جا رہا ہے یا رومی کے ذریعے۔ تو آپ کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ جس دنیا کو ہم جانتے ہیں وہ ختم ہو رہی ہے' جس کے گرد ہماری تہذیب گھومتی ہے اور انسانیت کے پاس اس فیصلے کے لئے بہت کم وقت ہے کہ کیا وہ بچنا چاہتا ہے یا نہیں۔ اس کے سوا ہمیں کونسی شہادت کی ضرورت ہے کہ گذشتہ ستر سال میں جو تباہی ہوئی ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ ایٹم بم کی ایجاد نے انسانیت کو خطرے سے دو چار کر دیا ہے۔ ماحولیات کی خرابی اور حقیقتوں سے انکار ہمارے سامنے ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے انسانی ذہنوں کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ تباہی تین گنا بڑھ گئی ہے اور ابھی تک یہ تخریبی عمل جاری ہے۔ یہ عمل جذباتی اور روحانی دنیا دونوں میں جاری ہے۔ یہ دنیا جس سے ہماری شناخت ہوتی ہے' اس کو خطرے سے دو چار کیا جا رہا ہے۔ خوف' نفرت' تباہی اور خود بے اعتمادی کے تمام وسائل ہم نے خود فراہم کئے ہیں۔ یہ خوف اور نفرت ہمیں کس طرح حقیقت سے بے خبر رکھتی ہے اور ہمیں کس طرح امن و حفاظت کی جھوٹی تسلیاں دیتی ہے۔ اور کس طرح ہمیں آسانی سے یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم کچھ کرنا جانتے ہیں اور جو کچھ ہم جانتے ہیں اسے کرنے کے لئے ہم بحران کا شکار ہیں۔ اسے کرنے کے لئے ہمارے پاس نہ صرف وقت کم ہے بلکہ وہ کام بھی بہت مشکل ہے۔

پھر رومی کو پڑھانے اور رومی کو سننے کی کیا ضرورت ہے؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ہم مایوسی اور ذہنی کشمکش کا شکار ہیں۔ یہ مایوسی اور ذہنی کشمکش ہر جگہ موجود ہے۔ اور مشکلات کیلئے ہمارا ہر حل' ہر جذبہ اور ہر کوشش کی راہ میں ایک مضبوط رکاوٹ ہے۔ یہ عالمی سطح پر ایک بھاری ذہنی تناؤ ہے جس کی بنیادی وجہ ہماری شناخت ہے اور ہمارا مذہبی آغاز ہے۔ یہ مایوسی اور ذہنی کشمکش جو کہ ہمارے اردگرد تمام مسائل اور عقل و منطق کے خاتمے کی وجہ ہے' وہ ہماری فطرت اور دنیا میں ہمارے مقام کے بارے میں ایک واضح حقیقت سے روشناس کراتے ہیں۔ یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ اس تہذیب نے جو کچھ کیا ہے وہ ہم نے ہی زمین کے ساتھ کیا ہے تاکہ اصلی آواز کو دیگر تمام آوازوں سے ممتاز کر دیا جائے' دنیا کی آواز' ریڈ انڈین اور عظیم روحانی پیشواؤں کی وہ تمام آوازیں جنہوں نے ہمارے ذہن

Marfat.com

اور طریقوں کو خدائی حقیقت کے ساتھ زندہ رکھا ہے' نفسیات اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے؟ بلکہ وہ تو ان تمام لوگوں کو ختم کر رہے ہیں جو اسے اپنے اصلی آغاز کے بارے میں بتاتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم کئی صدیوں سے نہایت ظالمانہ طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ رومی کو سننے کی کیا ضرورت تھی۔ میں مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی اصلیت کے بارے میں کیوں نہ باتیں کی جائیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کا دل آپ کی اصلی شناخت کے بارے میں سننا چاہتا ہے۔ آپ کی تخلیق اور آپ کی شہرت' دنیا کی عظمت اور شہرت ان تمام چیزوں کیلئے ضروری ہے۔ میرے خیال میں اس بے تابی کے بارے میں جو پریشانی ہے' اسے ہم جس طریقے سے ختم کرنا چاہتے ہیں' ہمارا کلچر اس سے انکار کر رہا ہے۔ تاہم روحانی شناخت اور سمجھ ہماری اس دنیا کی بقاء کیلئے نہ صرف اہم ضرورت ہے' بلکہ اس کا کردار بھی فیصلہ کن ہے۔ دنیا کی بقاء کیلئے فیصلہ کن اس لیے ہے کہ اس پریشانی کو ختم کرنے کا واحد علاج روئے زمین پر ہر اس شخص کو تباہ کرنا ہے جو دوسروں کو جگاتا ہے۔ اور ہر مرد و زن کو یہ بتاتا ہے کہ وہ درحقیقت کیا ہے یا پھر وہ انسان کے دل میں خدائی آواز اور عظمت کی حقیقت بیدار کر دیتا ہے جو آغاز میں رہیں یا وہ جو آغاز بنیں وہ اصلی ہیں۔ یہ زندگی موت اور بقاء کا سوال ہے۔ اگر ہم خدائی آغاز کی اس دستاویز پر غور نہیں کرتے' یا ہم اس سفر پر نہیں جاتے جس میں ہم اپنے آپ کو علم کی روشنی میں تبدیل کرتے ہیں' یا اگر ہم اس تبدیلی میں کامیاب نہیں ہو جاتے تو پھر نہ اس دنیا کا نام و نشان باقی رہے گا نہ انسانیت کا۔ آپ کتنی دیر تک پیچھے جائیں گے؟

آگے آجاؤ اور راہ راست سے بھٹک نہ جانا۔ مذہب کی طرف وجد کی حالت میں آجاؤ۔ زہر میں علاج موجود ہے زہر کی طرف آ جاؤ' اور اپنی طرف آجاؤ اور اپنی اصلیت کی طرف آجاؤ۔

شاید آپ یہ خیال کریں کہ ہمارا وجود خاکی زمین سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہمیں یقین کے مادے سے پیدا کیا گیا ہے۔ تم خدا کے نور کے محافظ ہو'

Marfat.com

پس آجاؤ۔ واپس آجاؤ اپنی اصلیت کی طرف' ایک دفعہ آپ نے اپنے آپ کو خودی کے ساتھ باندھ لیا تو پھر تمہیں خودی اور ہزار داموں اور جالیوں کے جوڑ سے نکالا جائے گا پس آجاؤ' واپس آجاؤ' اور اپنے آپ کی اصلیت کی طرف!

آپ کو اس روئے زمین پر نائب اور امام ٹھہرایا گیا لیکن اس مایوس دنیا کے سامنے آپ نے اپنی آنکھیں نیچی کرلیں۔ افسوس اس کے ساتھ آپ کتنے خوش ہوں گے؟ پس آجاؤ' واپس آجاؤ' اپنی اصلیت کی طرف!

آپ کو خدا کی روشنی کی کرن سے پیدا کیا گیا اور آپ نے ستارے کی خوشی کی قسمت کو حاصل کر لیا۔ آپ کا ستارہ اچھا بنا دیا گیا۔ پس کتنے عرصے تک غیر موجود چیزوں کے ہاتھوں مجبور ہوں گے؟ آجاؤ' واپس آجاؤ اپنی اصلیت کی طرف آ جاؤ' تم پتھر کے دل میں ہیرا ہو۔ کتنی دیر تک ہمیں دھوکہ دیتے رہو گے؟ ہم آپ کی آنکھوں میں سچائی دیکھ سکتے ہیں' پس آجاؤ' واپس آجاؤ اور اپنی اصلیت کی طرف آجاؤ۔

بادشاہ یہاں ہے' شمس تبریز نے ابدیت کا جام آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ سبحان اللہ' کتنی صاف اور اصلی شراب ہے' پس آؤ میرے ساتھ ہم پیالہ ہو جاؤ' ابھی پیو' آجاؤ' واپس آجاؤ اپنی اصلیت کی طرف۔

تیرھویں صدی کے وسط میں رومی نے جو کچھ کہا تھا وہ کئی صدیوں تک ہماری ابدی شناخت کے لئے کافی ہے۔ یہ مت سوچئے کہ یہ عجیب و غریب شاعر اور یہ لوگ ہمارے دلوں میں واپس آرہے ہیں کیونکہ وہ محبت کے ذریعے تبدیلی کے رہنما ہیں اور اگر ہم اس جہان کو بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کی ہدایات پر عمل کرنا ہو گا۔

ہم اس جہان کو کس طرح بچا سکتے ہیں؟ صرف اپنے آپ کو پہچاننے سے!

Marfat.com

لیکن ہم اپنے آپ کو کس طرح پہچان سکتے ہیں؟ عشق خدا کے ذریعے اور مذہبی جذبات کے ذریعے خدائی طاقت اور ازلی حقیقت کے ذریعے جو ہمیں تمام مسائل کا حل بتاتا ہے اور یہ حل عام انسانی عقل کے بس کی بات نہیں ہے کیونکہ انسانی عقل خود پسندی اور خود غرضی کے ہاتھوں مجبور ہے۔ لہٰذا اس سفر نے رومی کو بولنے کا حق دیا ہے اور یہ حق حقیقت اور خوبصورتی کے ساتھ دیا ہے' یہ ایک انسانی سفر ہے کہ اب ہمیں خاص خوفزدہ کرنے والے تاریخی لمحے میں اس کی پیروی کرنی ہو گی۔ اس سفر پر جانا ہو گا اور زندگی کا حل تلاش کرنا ہو گا' یہ تیرھویں صدی کا سفر تھا جسے رومی نے شروع کیا تھا غرض یہ کہ اب ہمیں وہ تمام چیزیں ترک کرنی ہوں گی' ہمارے خیال میں ہم جن کے بارے میں جانتے ہیں۔ اس سفر پر ہمیں جانا ہو گا اور اس جہان کو خدائی طاقت سے بچانا ہو گا۔

آپ خدا کے نور کے محافظ ہیں.............

اور جادوگر ہیں

جن کو خدا کی شان و شوکت کی کرنوں سے پیدا کیا گیا

رومی ایک سکھانے والا شاعر ہے اور وہ ہر اس شخص کو سکھاتا ہے جو اسے سنتا ہے اور اس کی حقیقت پسندی پر عمل کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ کو خدائی طاقت سے روشناس کرایا جائے۔ وہ آپ کو مذہبی اور روحانی جذبات سے روشناس کرانا چاہتا ہے۔ اور ہمارے آگے موتیوں کا تحفہ رکھنا چاہتا ہے۔ وہ حقیقت کے اعلیٰ معیار کی بات کر سکتا ہے اور ہمیں خوبصورتی دکھاتا ہے لیکن یہ چیزیں اس وقت موثر ہوں گی جب ہم حاصل کرنے والے بنیں۔ جب تک ہم ان پر غور نہیں کریں گے' اسے نہیں پڑھیں گے اور نہیں سمجھیں گے اس وقت تک ان کی نصیحت ہم پر کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ جسم کے ہر عضو' ذہن اور دل کو یہ الفاظ اور نصیحت تسلیم کرنی ہو گی تاکہ تبدیلی کا عمل صحیح انداز میں شروع ہو جائے۔ اس نصیحت کو سمجھنے کے لئے ذہن اور دل کو تیار کرنا ہو گا جیسا کہ رومی نے کہا ہے!

میری شاعری مصری روٹی کی طرح ہے۔ رات گزر جاتی ہے لیکن ختم نہیں ہوتی' لہٰذا ہمیں ایک بچے کی طرح جو کہ خوشی میں اپنی ماں کی طرف دوڑتا ہے اس

Marfat.com

حقیقت کی طرف خوشی سے دوڑنا ہو گا اور اس حقیقت کو سمجھنا ہو گا ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

میری شاعری مصری روٹی کی طرح ہے
رات گزرنے کے باوجود ختم نہیں ہوتی ۔
کھاؤ' کھاؤ ابھی تازہ ہے اس سے قبل کہ گرد آلود ہو جائے

مولانا رومی کو پتہ ہے کہ یہ کتنی جلد گرد آلود ہو جائے گی۔ ہم یہ الفاظ سنتے ہیں لیکن ہمیں پتہ ہے کہ جیسے جیسے ہم تاریکی' مایوسی' خوف اور تشویش میں مبتلا ہوتے ہیں یا ہم اپنی دنیا کی تاریکی میں جاتے ہیں تو رومی کی نصیحت اور عمل گرد آلود ہو جاتا ہے۔ پس یہ سب سے اہم بات ہے کہ جب خدائی اور آسمانی حقیقت اور سچائی تسلیم کی جاتی ہے تو انسان اس سے مستفید ہو جاتا ہے اور وہ روحانی خوبصورتی سے زخمی ہو جاتا ہے پھر اس زخم کو محبوب کی محبت کے سوا کوئی بھی ٹھیک نہیں کر سکتا ہے۔

یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں رومی نے کہا ہے کہ سچائی کا انتظار کرو اور پھر میری محبت کے چاقو کا انتظار کرو تاکہ میں آپ کو گہرے زخم لگاؤں پھر آپ کبھی صحت یاب نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اگر آپ صحت مند ہو گئے تو خطرے میں پڑ جائیں گے۔ اگر آپ ٹھیک ہو گئے تو آپ دنیا کو تباہ کرنے والی وجوہات میں سے ہوں گے۔ اگر آپ ٹھیک ہو گئے تو آپ خود بارانی جنگل کی طرف دوڑ لگائیں گے۔

ہر شعر میں' ہر کہانی' ہر فقرہ اور ہر سطر' نثر اور کہانی میں رومی ہم سے مخاطب ہے چاہے مختصر طور پر یا تفصیل سے گویا ہے' خاموشی سے یا آواز بلند سے گویا ہے۔ وہ زور دیتا ہے کہ محبت اور عشق کے زخم کا علاج نہ کریں تاکہ تبدیلی کے تمام عمل میں آپ شریک ہو کر اس منزل مقصود تک پہنچ جائیں جس کے لئے انسانی نسل کوشاں ہے۔ رومی ایک دیوانہ شخص ہے اور وہ سوائے اس کے کہ انسانی نسل کو عشق خدا میں مبتلا کر دے اور کچھ نہیں چاہتا۔

میری شاعری مصری روٹی کی طرح ہے
رات گزرنے کے باوجود ختم نہیں ہوتی۔

کھاؤ ابھی تازہ ہے اس سے قبل کہ گرد آلود ہو جائے۔
اس کا تعلق گرم خطے سے ہے
اس دنیا میں یہ صرف سردی سے مرجاتی ہے۔

رومی خود غرضی اور خود پسندی کو ختم کرنا چاہتا ہے تاکہ ہم سب لوگ آسانی اور روحانی روشنی سے مستفید ہو سکیں۔ وہ اس طرح گویا ہے کہ اس کا مقام' میرے کام کا مقام' ایک خاص علاقے میں ہے اور وہ ہے گرم علاقہ' محبت کی گرمائش' خوشی کی گرمائش' جذبات کی گرمائش' کہیں زرخیز اور کہیں گہرا ہے۔ ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ اگر ہم نہ چاہیں تو یہ شخص ہمیں یہ چیز کس طرح دے سکتا ہے؟ لیکن اگر ہم کھلے دل سے خوشی اور محبت کو قبول کریں تو یہ ممکن ہے۔ سب سے رشتہ ناطہ توڑ دیں چاہے جنس کے جذبات ہوں یا دیگر قسم کے جذبات ہوں پھر رومی کی نصیحت دلوں پر ضرور اثر کرے گی۔ اس پر غور کریں' اور دل کی گہرائیوں میں اس کو جگہ دیں اور اس لمحے جب دل خوشی سے بھر جائے تو رومی کے اشعار کا مطالعہ کریں اور اس روشنی کے نتیجے میں اس کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد اس کی شاعری ہمیں مزید حوصلہ دے گی' خوشی دے گی اور ہمیں پرہیز گاری کی طرف دعوت دے گی۔

کھاؤ ابھی یہ تازہ ہے اس سے قبل کہ گرد آلود ہو جائے۔
اس دنیا میں یہ سردی سے مرجاتی ہے۔

یہ دنیا سرد ہے' ہمارے دل سرد ہیں' ہمارا ذہن سرد ہے مگر رومی کیا چاہتا ہے؟ جو وہ زبان سے کرنا چاہتا ہے وہ باریک بینی اور لطافت لانا چاہتا ہے۔ جسم اور روحانی آگ میں' باطن میں گرمائش اور خوبصورتی وہ دل کی تہہ میں ابلنے کی آواز پیدا کرنا چاہتا ہے لیکن ہماری خود غرضی کا سرد پن' ذہنی بے حسی' دل کا سرد پن ہمیں ان تمام لمحات تک پہنچنے سے روکتے ہیں۔

رومی لکھتا ہے!

سردی نہ دکھاؤ کیونکہ آپ مجھے گرم نہیں کر سکیں گے' میں تم کو سب کچھ دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں تم کو سب کچھ دے سکتا ہوں تاہم آپ اپنے آپ

Marfat.com

کو تیار رکھیں۔ جس طرح ہم ماریہ کلاس کو سنتے ہیں رومی بھی ہم سے اس قسم کا سلوک چاہتا ہے۔ رومی ایک باخبر انسان ہے جبکہ باخبری ایک خوفناک دھار ہے اور وہ بھی فرق اور تلوار کی دھار' خوبصورتی کی تلوار کی جس میں آگ ہے مگر جب آپ اسے پڑھتے ہیں تو اس تیز دھار تلوار کو برداشت کرنا پڑتا ہے جو آگ کے ساتھ آپ پر چلائی جاتی ہے۔

آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ تلوار کس طرف سے چلائی جاتی ہے' کون آپ سے بات کر رہا ہے' اور آپ کو اس محبت افزا لمحات کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ہو گا اور وہ سب کچھ سننا پڑے گا جو وہ کہتا ہے تاکہ تم اس تہذیب اور انسانیت کو بچانے کے قابل ہو جاؤ۔

کلاس کیا چاہتی ہے جب وہ اس پاگل پن کے خلاف بلند آواز سے گاتی ہے۔ یہ آواز اپنی جگہ ختم ہو جاتی ہے مگر اس دنیا کو بچانے کے لئے وہ محبت کی بھیک مانگتی ہے۔ وہ دنیا جس کو دل کی سختی اور پاگل پن نے تباہ کر دیا ہے۔

کلاس سٹیج پر روز آتی ہے اور وہ اس سوچ میں کھوئی رہتی ہے کہ رومی کے اشعار سے اس کے اندر کیا تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ بھسم ہو جائے۔ انہوں نے یہ کبھی محسوس نہیں کیا کہ وہ جل رہی ہے؟

(اسے پتہ چلا کہ اگر اسے شعلے پکڑ بھی لیں اور وہ بھی دل کے کسی حصے میں تو آپ کے دل میں ان کو سننے کی خواہش پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح رومی نے بھی کہا ہے کہ اگر اس کو سنا جائے یا اس کے اشعار کا مطالعہ کیا جائے تو پوری زندگی میں تبدیلی کی جھلک نظر آئے گی۔

جب رومی آپ سے کہتا ہے کہ اسے باخبری کی حالت میں مطالعہ کریں تو وہ آپ سے یہ بھی کہتا ہے کہ اسے کچھ دینے کا موقع بھی دیا جائے تاکہ وہ آپ کو کچھ دے سکے۔ جو کچھ رومی آپ کو دینا چاہتا ہے' وہ آپ ہی میں سے دینا چاہتا ہے۔ اور وہ ہے روشنی کا تجربہ۔ وہ جانتا ہے کہ وہ سب کچھ دے سکتا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آپ بخوشی قبول کریں گے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی شاعری حمل و نقل کی گاڑی ہے۔ لیکن اس تبدیلی اور حمل و نقل کے لئے تر و تازہ ہونا ضروری

Marfat.com

ہے۔ میرے خیال میں ہم رومی کے اشعار کا تجزیہ چاہتے ہیں مگر آدھی بے خبری کی حالت میں ہم جانتے ہیں کہ اگر ہم اس کے لئے اپنے آپ کو آشکار کریں یا رومی کے لئے تو ہم جذبات کی آگ میں جل جائیں گے اور باخبری کی آگ میں بھسم ہو جائیں گے نیز ہمیں سب کچھ تبدیل کرنے کی طاقت مل جائے گی۔ لٰہذا ہم مجبور ہیں کہ رومی کی شاعری کی تعریف کریں۔

رومی کو ہمارے اور ان کے اندر روشنی کی آگ کا پتہ تھا اسی لئے اس نے لکھا کہ

میری شاعری اس مچھلی کی طرح زمین پر تڑپتی ہے جو لمحہ بعد مرجاتی ہے۔

اگر آپ اسے نہیں کھا سکتے تو پھر اسے صرف کھال تصور کریں۔ آپ کو بہت سے رنگین تصورات ذہن میں لانا ہوں گے۔ رومی نے لکھا ہے:

اے انسان اپنے تصورات کو تلف کرو لیکن ان قدیم الفاظ کو تلف مت کرو۔

یہ نرم قہر آمیز اور شاندار الفاظ ہیں' رومی ہم سے مخاطب ہے کہ جب تک ہم مکمل طور پر اپنے آپ کو اس حقیقت کے لئے ظاہر نہ کریں جس سے وہ ہمیں روشناس کرانا چاہتا ہے تو ہم تصورات میں الجھ جائیں گے۔

رومی جو کچھ کرنے کی کوشش میں ہے کلاس بھی وہی کچھ کرنا چاہتی ہے تاکہ ہمیں محبت کے جذبے سے تباہ کریں اور ہمیں خاکستر کریں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جیسا کہ رومی نے کہا ہے کہ اگر ہم اس قسم کا مرنا پسند کریں گے۔

یا پھر یہ کہیں گے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ محض دغا بازی ہے۔

اس بات چیت اور مکالمات میں رومی نے ایک شیخ اور شاگرد کا ذکر بھی کیا ہے۔

ان کا تعلق دوسرے جہاں سے ہرگز نہ تھا بلکہ انہوں نے صرف اور صرف اس دنیا پر توجہ دی تھی۔ بعض لوگ صرف روٹیاں توڑنے کے لئے آئے تھے اور بعض لوگ روٹی دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ رومی کا یہ بیان ہمیں اپنے آپ سے پوچھنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

ہم بزرگوں کے پاس کیوں جاتے ہیں؟ ہم ان چیزوں کی طرف کیوں جاتے ہیں جن میں کشش ہو؟ بعض اوقات ہم اپنی خوشی کے لئے تناسب کی تلاش میں

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ روحانی مناسبت اور غلبے کے لئے جبکہ رومی کا خیال ہے کہ یہ ایک خطرناک عادت ہے۔ رومی لکھتا ہے:

* اگر تم میری شاعری کو سمجھنا چاہتے ہو تو محبت کرنے والے بنو' خاکسار بنو اور حقیقت کی تلاش میں خاکساری اختیار کرو۔ اسے اپنی شاعری مت سمجھو کیونکہ کئی سال تک یہ آپ کو پریشان کرے گی اور آپ اس تلاش میں رہیں گے کہ اس کو کس طرح اپنی شاعری تسلیم کیا جائے۔ روشنی کی عزت کے سامنے اور اسے حاصل کرنے کے لئے خاکساری اختیار کریں۔ یہ الفاظ ایک خوبصورت دلہن کی طرح ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے اور میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ رومی لکھتا ہے:

اگر خوبصورت کنیز کو خرید کر دوبارہ فروخت کیا جائے تو وہ خریدنے والے کو کیا محبت کرے گی؟ کیونکہ خریدنے والے کی خوشی خریدو فروخت میں ہے۔ وہ کنیز کو کاروبار کے لئے خریدتا ہے بلکہ وہ مردانگی سے عاری ہے اور اپنے لئے دلہن نہیں خریدتا ہے۔ رومی نے ایک بار پھر بہت سخت اور طاقتور بیان دیا ہے۔ رومی کہہ رہا ہے کہ اگر آپ تلقین کرنے والی چیز سنتے ہیں اور یہ تصور کریں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں تو یہ ضرور خیال کریں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ جذبات اور تسلیم کی طرف سے آتا ہے۔ پھر مکمل علم محسوس کریں۔ آپ کو جذبات کے اندر جھانکنا ہو گا۔ آپ کو اپنے لئے دلہن خریدنا ہو گی دوسروں کے لئے یا فروخت کے لئے نہیں۔ اور آپ کو اس کا دل جیتنا ہو گا اور مذہبی خود روی پر فخر کریں دعاؤں اور مسلسل تسلیم کے ساتھ کیونکہ اگر آپ ان تصورات کے بارے میں بات کرتے ہو اور اسے اپنے تصورات خیال کرتے ہو اس سے قبل کہ وہ آپ کے ہو جاتے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو چاہتے ہو۔ آپ اپنے آپ کو خود غرضی کی قید میں بند کرنا چاہتے ہو۔ رومی آگے جا کر اس تصور کو مزید روشن انداز میں بیان کر رہا ہے اور تسلیم کے بجائے وہ باخبری پر زور دیتا ہے جو کہ تصوف کے وجود کو ممکن بناتا ہے۔ رومی نے لکھا ہے: "اگر ایک خوبصورت فولادی تلوار کسی ہیجڑے کے ہاتھ میں آجائے تو وہ اسے فروخت کرے گا اور اگر پہلوی کمان اس کے ہاتھ آجائے تو وہ

Marfat.com

اسے بھی فروخت کرے گا۔ کیونکہ وہ کمان کو چلا نہیں سکتا۔ وہ اگر کمان کو فروخت کرتا ہے تو وہ اپنی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی قیمت لگائے گا۔

رومی اس قسم کے راستے سے نفرت کرتا ہے جس میں لوگ حقیقت کو فراموش کرتے ہیں جبکہ اس کی کوشش ہے کہ لوگ ترقی کریں اور اپنے لئے خریداری کریں تاکہ ان کی تعریف کی جائے۔ روحانی الہام کے ساتھ لوگ جو سلوک کرتے ہیں وہ بہت بری چیز ہے جبکہ وہ ہمیں اس راستے سے منع کرنے سے روکتا ہے۔ اس کے بعد رومی آگے خبردار کرتا ہے یعنی ہمیں سخت الفاظ میں وارننگ دیتا ہے جبکہ لوگ اسے مفروضہ سمجھتے ہیں۔ "خبردار یہ مت کہو کہ میں سمجھ گیا ہوں۔ جو کچھ آپ نے ان الفاظ سے سیکھا ہے آپ ان میں سے مزید سیکھیں گے۔ ان کا سمجھنا دراصل مکمل باخبری نہیں ہے۔ یہ کوئی جذباتی اور ذہنی تفریح نہیں ہے اور نہ ہی اعلیٰ روحانی صلاحیت کی بازی ہے۔ یہ وہ کھیل ہے جو کہ محبوب کے لئے نہایت سادگی اور سنجیدگی کے ساتھ کھیلا گیا ہے۔ ہر کم چیز ناچیز معلوم ہوتی ہے رومی کا خیال ہے کہ "یہ مت سوچو کہ آپ سمجھ گئے ہو۔ کوئی سمجھ کی گنجائش نہیں ہے بلکہ آگ میں چھلانگ لگانے والی بات ہے' محبوب کے لئے ایک ٹکڑا ہے' خوشی کی فریاد ہے' روحانی الہام کے ساتھ محبت کرنے کا اقدام۔ لیکن اسے علم مت کہو اور اسے کسی فارمولے کے گرد مت لپیٹنا یہ آپ کی مدد نہیں کر سکتا بلکہ آپ کی مدد کرنے سے روکیں گے۔ رومی کا خیال ہے کہ کچھ بھی واقع ہونے والی ہو یہ ہر اس چیز سے باہر واقع ہو جاتی ہے جسے آپ رہنمائی کہتے ہیں اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ نے رہنمائی حاصل کرلی ہے تو آپ اصل نقطے سے روگردانی کر رہے ہو اور تجربے کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ

سمجھنے کی کوشش مت کرو' خوشی سے خوشی کی طرف سفر کرو اور اپنے آپ کو وجود کی عزت اور خوبصورتی سے سنوارو۔ دعویٰ مت کرو کوئی بھی تصور آپ کے ذہن میں آتا ہو جب آپ وجود کی شہرت اور عظمت سے اپنے آپ کو سنوار رہے ہو کیونکہ یہ تصورات قید خانہ بن کر آپ کو غلام بنالیں گے۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ تصور کس طرح سے سنجیدہ ہے اور وہ

کیوں یہ ہدایات ہمیں دے رہا ہے۔ رومی جو کچھ کہتا ہے اس سے اس کا مقصد وہ چیز ہے جو نہ صرف ہمیں سکھانا چاہتا ہے بلکہ اُسے حاصل کرنے کے لئے اس نے پوری زندگی صرف کی تاکہ انسانی نسل کو کچھ نہ کچھ دے سکے۔

آپ کی تمام مشکلات' ان کا خیال ہے کہ آپ کی تمام مصیبتیں' پریشانیاں اور مایوسی اسی فہم سے پیدا ہوتی ہے۔ رومی کا خیال ہے کہ اگر اپنے اندر خدا کی صفات پیدا کرنے کے خواہش مند ہو تو پھر سرِخم تسلیم کرو اور آپ کو تمام ضروری معلومات اور بصیرت معین وقت پر مل جائے گی لیکن پھر بھی مکمل آگاہی نہیں ہو گی۔ سمجھنے کی خواہش خود غرضی کی خواہش ہے تاکہ اپنے لئے اعلیٰ اور بلند پایہ علم کو خریدا جائے۔ کچھ سمجھنے کی خواہش خود غرضی کی مایوس کن کوشش ہے یعنی یہ بہانہ کیا جائے کہ آغاز ہو رہا ہے بلکہ یہ تو بذاتِ خود آغاز ہی ہے۔ اگر آپ کو یہ سمجھانے میں کامیاب ہو جائے تو پھر آپ پھنس گئے اور اس کا مطلب غالباً یہ ہو گا کہ آپ نہ جاننے سے کچھ جانتے ہو۔ بہت سے تلاش کرنے والے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ فطری حقیقت کو جانتے ہیں جس کی وجہ سے وہ پھنس گئے ہیں۔ ان حقیقتوں کی طرف رسائی کا یہ راستہ اختیار کرنا مغربی ذہنیت کی خامی ہے۔ اگر یہ خطرہ ہے تو ہم اس میں مبتلا ہو جائیں گے۔ تاہم رومی ہمیں بتا رہا ہے کہ عام فہمی کا ارادہ نہ کریں۔ میں قرآن پڑھتا ہوں اور بار بار پڑھتا ہوں مگر جس چیز نے مجھے زیادہ متاثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا قرآنی نقطہ نظر کتنا عظیم ہے۔ جس چیز کے بارے میں بھی ہم تصور کریں وہ چیز خدا آسمان سے نازل کرتا ہے۔ خدا کے بارے میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ باتیں کی جاتی ہیں۔ خدا ہر چیز سے مبرا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کی باتیں کرتے ہیں۔ خدا کی عظمت اور بڑائی کی باتیں ہو رہی ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جن کے بارے میں مولانا جلال الدین رومی ہمیں شاعری کے ذریعے بتاتا ہے۔ یہ وہ موسیقی ہے جس کی آواز میں اور گونج میں اسلام کا ذکر ہے' جس میں ابن عربی' آگرہ' غرناطہ اور مدینہ کا ذکر موجود ہے۔ یہ تمام باتیں' عظمت اور بڑائی کی باتیں قرآن مجید کے ہر جملے میں موجود ہیں اور جو درس صوفیائے کرام ہمیں دینا چاہتے ہیں وہ رومی کے اشعار میں پہلے سے موجود ہے۔ یہ ان ن تبدیلی

اور تحفے کا سراغ ہے بلکہ تبدیلی کی طاقت کا سراغ ہے۔ صوفیائے کرام نے جو لفظ ہمیں سکھایا ہے وہ لفظ کبریا ہے۔ اس لفظ کا مطلب ہے بڑائی' خدا کی عظمت جیسا کہ کھنرڈ من کی ہو کپن نے لکھا ہے خدا کی عظمت آگ کے شعلوں کی طرح ہے۔ ہمیں اس بات کی نصیحت کرتا ہے کہ کسی کوشش کے بغیر یہ مقام حاصل کرنا ناممکن ہے۔ ان کا خیال ہے کہ علم کبریا ایک مکمل علم ہے جو کہ سب کچھ کی وضاحت کرتا ہے جب کہ اس علم کے سامنے دیگر علوم کچھ بھی نہیں ہے۔ انسان اس علم سے مستفید ہو کر محبت کی خوشی میں دیوانہ ہو جاتا ہے آپ نے بہت سارے لوگوں کو دیکھا ہو گا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں روشنی کا تجربہ ہے لیکن اس کے باوجود وہ بہت پریشان ہیں اگر ان کو بڑائی کا تجربہ ہوتا تو وہ اپنی کھال سے باہر آجاتے' خوشی کے ساتھ کھیلتے اور حقیقت پسند لوگ ہوتے۔ یہ ایک انسانی تجربہ ہے جو کہ خود غرضی اور خود پسندی کو ختم کرتا ہے' بڑائی کا تجربہ ایک وہ بھی ہے جو کہ کسی ایک شخص کے غرور کا وسیلہ بن جاتا ہے اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ رومی اس سلسلے میں ہم سے کن الفاظ سے مخاطب ہوا۔ اور آپ کس طرح محسوس کریں گے کہ آپ اس ادراک ابدیت کے چہرے پر موجود ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ موجود نہیں ہیں۔ آپ کو ختم کیا جاتا ہے۔ مجھے معلوم ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس بات پر زور دوں کہ خدائی عظمت اور تعظیم کا ہر نقطہ نظر کتنا اہم ہے اور ہمارے لئے اس کی کیا اہمیت ہے۔ ہمیں یہ سیکھنا ہو گا کہ خدا کی تعظیم کس طرح کرنی چاہئے اور جب ہم خدا کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمارے دل کے اندر اس کا احترام اس انداز میں ہونا چاہئے ہمیں ہر اس چیز میں جو ہمارے اردگرد ہے اور خدا کی پیدا کردہ ہے' خدا کی بڑائی کی تعظیم کرنی چاہئے ہمیں دریاؤں' جنگلوں اور تمام مخلوقات اور نباتات جس میں خدا کی بڑائی کی جڑ نظر آئے احترام اور تعظیم کرنی چاہئے۔ خدا کی تعظیم وہ واحد ذریعہ ہے جو ہمیں محبت کی خوشی سے روشناس کراتا ہے اس تبدیلی کی اشد ضرورت ہے اور اس تبدیلی کے لیے ہمیں مشکل سے مشکل کام کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ اس دنیا میں اس تبدیلی کے لیے شخصی اور عوامی سطح پر کام کرنا ہو گا۔ خدا کی عظمت وہ واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہمیں وہ طاقت عطا کرتا ہے۔

Marfat.com

یہ عظمت کیا ہے؟ محبت اور تسلیم روحانی ہاتھوں کے ذریعے شراب کے پیالے کی شکل میں ہم تک پہنچایا جاتا ہے اور ہمیں کہا جاتا ہے کہ نوش کریں تاکہ آپ بہتے ہوئے خون کو محسوس نہ کریں۔ آپ یہ محسوس نہ کریں کہ آپ مر رہے ہیں۔ تسلیم اور محبت آپ کو تصوف کے سننے سے مست کر دیتا ہے بلکہ تصوف کے علم کے نشے سے آپ کو مست اور خوش و خرم بناتا ہے تاکہ آپ کام کرنے میں تھکاوٹ محسوس نہ کریں اور اس تباہ ہونے والی دنیا کو آپ ہی کے ذریعے بچایا جاسکے بلکہ ہم سب کے ذریعے اس آخری لمحے میں۔

مولانا جلال الدین رومی اس محبت اور تسلیم کا استاد ہے۔ وہ انسانی نسل کو محبت سکھانے کا سب سے بڑا رہنما ہے اور اس نے اس مقام تک پہنچنے کے لئے یہ تمام مراحل طے کیے۔ ان کا خیال ہے کہ کبریا کی قیمت زیادہ نہیں ہے بلکہ اس کے لئے جو بھی قیمت ادا کر دی جائے وہ زیادہ نہیں ہے۔ اگر آپ کے اعصاب جواب دیں، پاؤں ٹوٹ جائیں یا کینسر سے مر جائیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ کبریا کا مقام حاصل کرنے کے لئے مشکل سے گزرنا اور مرنا کوئی بڑی قیمت نہیں ہے۔ اگر ہم اس درد میں مبتلا ہو جائیں یا ہیں تو علاج کی دیر ہو چکی ہے۔ ہمارے دلوں میں دنیا کو حصوں میں تقسیم ہوتا دیکھنا دردناک لگتا ہے لیکن اس حقیقت سے روشناس ہونے کے لئے ہمیں دل کے دروازوں کو کھلا رکھنا چاہیے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے محبت کے نشے میں مست ہو جائیں اور خدا کی محبت کو دل میں جگہ دیں اور روشنی کو اجازت دیں کہ آپ کو بھسم کر دے تاکہ آپ رومی اور ان کے دوستوں کی صف میں کھڑے ہو جائیں اور جیسا کہ ہماری ذمہ داری ہے ہمیں اس دنیا کو تاریخی اور روحانی طور پر بدلنا ہو گا۔

کب تک پیچھے جاؤ گے، آگے آجاؤ
مشرک مت بنو اور مذہب کی طرف آجاؤ
علاج زہر میں موجود ہے۔ زہر نوش کرو اور اسے قبول کرو، اور آجاؤ اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔

اگرچہ ظاہر میں آپ مادی ہیں، آپ کو مادے سے پیدا کیا گیا ہے۔ خدا کے خزانے کا

Marfat.com

محافظ بنو' پس آجاؤ' اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔
ایک دفعہ اگر آپ نے اپنی اصلیت سے اپنے آپ کو باندھ لیا تو آپ کو خودی کے حوالے کر دیا جائے گا' آپ کو رہا کر دیا جائے گا' پس واپس آجاؤ اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔
خدا نے آپ کو نائب پیدا کیا ہے لیکن آپ کی نظر اس حقیر دنیا پر ہے لیکن اس سے تمہیں کیا خوشی ملے گی۔ پس واپس آجاؤ اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔
اگرچہ آپ کے پاس دنیا کے خزانے کی حفاظت کا طلسم ہے' اپنی خفیہ آنکھیں کھول دو اور واپس آجاؤ' اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔
تمہیں خدا کی روشنی کی کرنوں سے پیدا کیا گیا تھا اور خوش قسمت اپنے ستارے کی وجہ سے' پس غیروجودیت کے مرض میں کب تک مبتلا رہو گے؟
واپس آجاؤ' اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔
تم سخت پتھر کے دل میں موتی ہو اور کب تک ہمیں دھوکہ دیتے رہو گے
اپنی آنکھوں میں حقیقت دیکھ سکتے ہو' پس واپس آجاؤ اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔
بادشاہ' شمس تبریز نے آپ کے سامنے ابدیت کا جام رکھ دیا ہے
اسے نوش کرو اور ہمیشہ کے لئے مست ہو جاؤ' سبحان اللہ' کیسی عجیب ہے؟
کیا خالص شراب ہے' پس واپس آجاؤ اور اپنی اصلیت کی طرف واپس آجاؤ۔
اب ہم واپس کبریا کی طرف آتے ہیں' عیسائی مذہب میں خدا تک رسائی کا یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے:
لاوڈامس ٹے بنی ڈی سی مس ٹے' اڈورامس ٹے' گلوری فیکامس ٹے
لاوڈ امس ٹے' (ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں) محبت اور تسلیم کی پہلی تحریک تعریف ہے۔ نعمتوں کی تعریف کرنا' اس دنیا کی اس فطرت کی اور اس جان کی جو روح کا تجربہ کرتی ہے' اس دل کی جو محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد "بنی ڈی سی مس ٹے"
یعنی تعریف برکت سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اے خدا ہم آپ سے دعا مانگتے ہیں۔ ہم

آپ سے دعا مانگتے ہیں۔" کہو کہ ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم خوشی کے لئے تیار ہیں اور حقیقت تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

باخ کو سنو جب وہ ذہن اور خوشی سے باہر رقص کرتا ہے' باتیں کرتا ہے اور شور مچاتا ہے۔ جب وہ یہ الفاظ دہراتا ہے تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ دل روحانی ماں باپ اور برکت کو قبول کرنے کے انتظار میں ہے۔ اس خدا کی رحمت کے انتظار میں جس نے ہمیں دل' روح اور مواقع دیئے ہیں۔ اور اس برکت کی تعریف کے عمل سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں اور ہم سب کچھ آپ کے آگے رکھتے ہیں' ہم آپ کی عبادت کرتے ہیں' ہم آپ سے محبت کرتے ہیں بلکہ ہمارے جسم کا ہر حصہ آپ کی محبت میں مبتلا ہے کیونکہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کی تعریف کیسے کی جائے اور برکت کے اس عظیم چشمے کی' یہ تعریف کا چشمہ ہے اور اس چشمے سے تحریک کی خفیہ تعظیم وجود میں آتی ہے۔ آخر کار' اس کے بعد چیزوں کی معرفت کی طرح اس تعظیم سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ آپ کبریا ہیں' آپ عظیم ہیں' آپ ہم میں ہمارے اندر عظیم ہیں اور ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں اور ہم زندگی کے تمام پہلوؤں کے ساتھ آپ کی تعریف کرتے ہیں' جب ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں تو ہم محبت کے جذبے سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے آپ کو محبت کا یقین دلاتے ہیں کیونکہ آپ نے ہمیں خوشی دی ہے۔

ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ آپ نے ہمیں غذا کی نعمت دی ہے۔ ہم آپ کے ممنون ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جب ہم رومی کے اشعار پڑھتے ہیں کہ آپ نے ہمیں الہامی پیغامبر عطا کیا ہے۔ رومی کو آپ نے مٹھاس' جذبات اور خود روی کے ساتھ عطا کیا ہے۔ جب سورج نکلتا ہے اور تمام رنگوں کو مٹا دیتا ہے تو ہم آپ کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں جس میں تبدیلی کا عنصر موجود ہے۔ برکت اور تعریف کے اس عمل سے گزرتے ہوئے ہمارے سامنے تبدیلی کا یہ تصور ہمارے ذہن میں آتا ہے اور یہ روئے زمین پر ایک الہامی زندگی ہے۔ روئے زمین

پر الہامی زندگی ہماری منزل و مقصود ہے۔ الہامی زندگی گزارنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم روئے زمین پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ انسانیت کو تبدیلی پر آمادہ کرنے کے لئے اگرچہ مشکل سے گزرنا ہو گا تاہم اس کے لئے ہمیں سب کچھ قربان کرنا ہو گا۔ یہ تبدیلی کیا ہے؟ یہ فہم و ادراک کی تبدیلی ہے۔ خدا کی عظمت اور تشکر کو دل کھول کر بجا لانا ہو گا۔ قرآن مجید میں بھی اس کا ذکر موجود ہے جسے روحانی بصیرت کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ایک حیران کر دینے والا وعدہ ہے جو خدا نے قرآن میں کیا ہے:

میرے بندے میرے قریب آنے سے نہیں رکتے۔ اپنی مرضی اور لگاؤ کے ساتھ۔

اسلام میں ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں انسان کے بارے میں کوئی فریب اور بہانے کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر آپ خوش قسمت ہیں تو آپ کو خدا کا بندہ تصور کیا جائے گا۔ خدا کا غلام ہونا بہت بڑا اعزاز ہے اور خدمت گار ہونے میں عزت ہے۔

میرے بندے میرے قریب آنے سے نہیں رکتے' اپنی مرضی سے۔

جو کچھ خدا بندے سے پوچھتا ہے وہ آزاد محبت کی عظیم' آزاد خوشی آزاد اور حیران کن برکت۔ میرے بندے آزاد خواہش سے لگاؤ کے ساتھ میرے قریب آنے سے نہیں رکتے جبکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور جب تک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ وہ لمحہ جب خدا روح سے محبت کرتا ہے بہت عظیم ہے اور خدا روح سے محبت کرتا ہے لیکن یہاں جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب روح اپنے اندر الہامی محبت کا احساس کرتی ہے تو یہ محبت کرنے والے کے دل اور ذہن میں متحرک ہو جاتی ہے۔ جب خدا کہتا ہے کہ میں اپنے بندوں سے محبت کرتا ہوں اور بندہ جو کچھ کہتا ہے میں سنتا ہوں' ان کے ہاتھوں کے لمس اور پاؤں کی آواز بھی سنتا ہوں' یہ شعر نہیں ہے بلکہ یہ ایک عالمانہ بیان ہے' جو کچھ مذہبی لوگوں کے ساتھ پیش آتا ہے اس بارے میں ہے۔ بندۂ خدا بن جاتا ہے اور خدا ان کے کانوں سے سنتا ہے۔ خدا ان کی آنکھوں سے سنتا ہے' خدا ان کی محبت کو سنتا ہے' خدا ان کے ہاتھ سے لمس کرتا ہے اور خدا ان کے پاؤں سے چلتا ہے۔

Marfat.com

دوسرے الفاظ میں انسانی جسم میں خدا کا تجربہ ہوتا ہے اور یہ وہ وعدہ ہے جو خدا انسانیت کے ساتھ تعظیم و تسلیم کے بدلے کر رہا ہے۔ یہ وہ وعدہ ہے جو تمام صوفیانہ روایات کی ترجمانی کرتا ہے۔ جب آپ کے دل کو پاک کیا جاتا ہے تو اس کے دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور وہ ہر ایک کو دیکھ سکتا ہے۔

یہاں عیسائی غالباً یہ کہیں گے کہ جب کسی کو عیسائی بنایا جائے تو وہ اپنے آپ کو عیسیٰ محسوس کرتے ہوئے عیسیٰ کے دل سے حقیقت سے محبت کرے گا' حقیقت کا مزہ عیسیٰ کے منہ سے کرے گا اور عیسیٰ کی محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔ عیسیٰ دور نہیں ہے یہیں ہے اور وہ اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ وہ مکمل طور پر آپ کے اندر موجود رہے۔ تسلیم اور تعظیم کے ذریعے اس کی کائناتی عظمت میں آپ اس کے ساتھ داخل ہوں گے۔

مندرجہ ذیل شعر میں تمام روایتی اور روحانی چیزیں موجود ہیں!

میرے بندے میرے قریب آنے سے نہیں رکتے جب تک میں ان سے محبت کرتا ہوں

اور جب میں ان سے محبت کرتا ہوں تو میں ان کے ذریعے سنتا ہوں
ان کے ذریعے دیکھتا ہوں اور ان کے ہاتھ سے لمس کرتا ہوں
اور ان کے پاؤں سے چلتا ہوں

تبدیلی کا عمل مکمل ہو جاتا ہے اور آپ مکمل طور پر خدائی دنیا میں رہ رہے ہیں۔ خدائی محبت' خدائی علم حاصل کرتے ہو۔ رومی کی منزل و مقصو یہی تھی اور ہماری بھی یہ منزل و مقصود ہے جبکہ مندرجہ بالا اشعار اس باخبری کا درس دیتے ہیں۔

میں ایک بار پھر محبت کی آگ میں سے شروع کرنا چاہتا ہوں جو کہ رومی کی رباعیات پر مشتمل ہے۔ چار سطروں پر مشتمل یہ ٹیلی گرام رومی نے زندگی کے آخری وقت میں لکھا ہے۔

اس کے بعد میرا خیال ہے کہ وہ مثنوی سے تنگ آچکا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ دل کی طرف سیدھا چلا جائے اور ذہن کے لئے بصیرت کو آشکارا کرے۔ یہ اشعار

خوبصورت' خوفناک اور مختصر ہیں۔

محبت کی آگ سوال کی طرح شروع ہو جاتی ہے اور ہم سے بعض سوالات کا مطالبہ کرتے ہیں:

تم کس چیز کی تلاش میں ہو
روح کے گلی کوچوں میں
دل کے خونین کوچوں میں
جبکہ اس کے پاس آپ کے بارے میں خبریں نہیں ہیں؟

یہ پہلا سوال ہے۔ میں نے اسے پہلا شعر کہا ہے۔ یہ وہ سوال ہے جو ہم اس وقت انسانی نسل سے پوچھتے ہیں۔ روح کے گلی کوچوں میں کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ یا پھر بوسنیا کے خون آلود کوچوں میں کس چیز کی تلاش میں ہو؟ اگر آپ کے پاس کوئی خبریں نہیں ہیں یا پھر وہ خبریں ہیں جن کا مطلب ہے وہ خبریں جن کے مطابق ہر روایت کی روحانیت ہمیں دی جاتی ہے۔ ہم کون ہیں اور کہاں کھڑے ہیں؟ آپ کے لئے اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ تو اندھیرے میں پھر رہے ہیں۔ سنسار جہالت کا ڈراؤنا خواب ہے۔ ایک اور شعر میں رومی ہم سے مخاطب ہے:

بچے کو سلانے کا گیت کہیں اور تلاش کرو
چلے جاؤ پر امن طور پر' آخری خطرے کے دوران
جب کہانی بیان کرنے والے سے سامنا ہو جائے
تو سمجھو کہ گھر کو تباہ کیا جا رہا ہے

رومی کا خیال ہے کہ آپ کو کوئی بھی منانے والی چیز' کوئی جگہ جہاں آپ آرام کرتے ہیں' شاید وہ جگہ ہو جہاں آپ کی خود غرضی فرضی سورج کے نیچے دھوپ تاپ رہی ہو' پس چلے جاؤ آخری خطرے میں امن کے ساتھ۔ جب آپ بحفاظت چلے جائیں تو امریکہ میں یہ لکھا جائے گا' جب آپ کو تسلی ہو جائے کہ آپ خوش ہیں' جب آپ دوبارہ زندگی کا آغاز کریں' جب آپ کو یقین ہو جائے کہ یہ تمام چیزیں آپ کو خوشی دے سکتی ہیں۔ یا یہ کہ آپ مکمل خطرے میں ہیں اور آپ کا دل بند ہو چکا ہے۔

Marfat.com

بچوں کو سلانے کا گیت کہیں اور تلاش کرو
چلے جاؤ پر امن طور پر' آخری خطرے کے دوران
جب کہانی بیان کرنے والے سے سامنا ہو جائے
تو سمجھو کہ گھر کو تباہ کیا جا رہا ہے

کہانی سنانے والے تبدیلی کے لیے آپ کو سب کچھ دیں گے' وہ آپ کی ہر قسم کی راہنمائی کریں گے۔ لیکن اگر آپ نے ان کی پیروی کی تو آپ کا گھر جلا دیا جائے گا۔ کیونکہ ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے جذبات بھسم کرنے والا راستہ' تسلیم اور دستبرداری کا راستہ جو ازلی راستہ ہے جیسا کہ رومی نے کہا ہے:

یہ مت سوچو کہ زمین ختم ہو گئی
خرگوش آنکھیں بند کر کے جاگتا ہے
ہنڈیا کا جوش شوربے کے ساتھ اچھا لگتا ہے
ایک واضح نظر' اور جذبات میں ہی اسے دیکھیں گے

اگر مر جائیں تو کائنات بھی آپ کو مردہ نظر آئے گی۔ اگر آپ کی روح کو قبض کیا جائے تو ہر چیز کے بارے میں زندگی کا تصور آپ کے ذہن میں ختم ہو جائے گا۔ جب روح جسم سے جدا ہو جائے گی اور پھر جب آپ خدائی دنیا کو دیکھتے ہو اور جب گھاس کی پتیوں کو دیکھتے ہو تو لاکھوں چیزوں کی روشنی میں آپ کو ایک متحرک عنصر نظر آئے گا' آپ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ایٹم رقص کر رہا ہے اور گھاس کی پتیوں اور اپنے درمیان ایک تعلق آپ کو نظر آتا ہے۔ پھر آپ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہو کہ گھاس کی پتیوں میں تمام کائنات وجد میں ہے۔ یہاں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے اور مکمل طور پر زندہ نہیں ہوتا ہے' چٹان وجد میں ہے۔ بلکہ سب کچھ وجد میں ہے یہ مت سوچو کہ زمین سوکھ گئی کیونکہ یہ ایک خوفناک بہانہ ہے۔ یہ فطرت کو استحصار کرنے کے لیے ہمیں بہانہ بنانے کے قابل بناتے ہیں تاکہ جرمن یہودیوں پر ظلم کرنے کے قابل ہو جائیں۔ یہ تصور کرنا کہ زمین مر چکی ہے اس کی تباہی کی سازش کے برابر ہے' جیسا کہ رومی نے کہا ہے یہ مت سوچو کہ زمین سوکھ چکی ہے یا مر چکی ہے۔ رومی کا کہنا ہے کہ یہ خرگوش ہی تو ہے جو کہ جاگ رہا ہے۔ کیا آپ

Marfat.com

نے خرگوش کے علاوہ کوئی اور چیز زندہ دیکھی ہے؟ یہ جاگ رہا ہے بند آنکھوں کے ساتھ۔ لیکن اچانک اس کی آنکھیں کھل بھی سکتی ہیں اور آپ خرگوش کی آنکھوں میں براہ راست دیکھ رہے ہوں گے کہ خدائی روشنی میں تخلیق رقص کر رہی ہے۔ اس کا جوش و خروش اور غذا شوربا کے ساتھ اچھا لگتا ہے۔ کائنات اور تخلیق ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ رومی کے بارے میں سب سے اہم انکشاف یہ ہے کہ اس کے تمام تصورات براہ راست فطری ہیں جو کہ بیڈ روم یا باتھ روم' کچن یا میدانوں سے آتے ہیں۔ رومی اسی طریقے سے لوگوں سے بات کر رہا ہے پوری سادگی کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ' جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تمام عمل ایک خدائی عمل ہے۔ ایک بیدار ذہن پر نظر ڈالنے سے آپ یہ مشاہدہ کریں گے کہ دنیا جذبات کے اندر ہے اور جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا تو اپنا آپ بھی جذبات میں نظر آئے گا۔ آپ کو کم از کم درخت کے پتوں کی طرح زندہ رہنا چاہیے۔ ذرا درخت کے پتوں کی طرح زندہ رہیں۔ رومی نے لکھا ہے کہ

جاہل آدمی روح کا دشمن ہے

تنگ الفاظ کی بوتل توڑ دو

اور ان لوگوں سے زندگی کی بھیک مانگو جو عالم و فاضل ہیں

آئینہ کو پانی میں کھڑا کرو زنگ نہ لگ جائے۔

رومی نہیں کہہ رہا ہے میرے خیال میں کہ چند سمجھدار لوگوں کے پاس جانے کے لیے ایک نصیحت ہو گئی۔ اگر آپ کے پاس وقت ہے تو اس قسم کی مصروفیات کے ساتھ زندگی گزارنے سے رومی کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کا دامن پکڑو جو جانتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کا دامن پکڑنے سے آپ کی خود غرضی کا ظلم ختم ہو جائے گا' کیونکہ آپ کو ان کے دامن پکڑنے سے بار بار تقدس اور پاکیزگی کی جگہ نظر آئے گی۔ اسی لیے انہوں نے کہا ہے کہ جاہل آدمی روح کا دشمن ہے۔

تنگ الفاظ کی بوتل توڑ دو' ریزہ ریزہ کرو اس کی طرف دیکھنا نہیں بلکہ اسے توڑنا ہے۔ جب تک تم حقیقی سوچ کے مالک ہو' جب تک آپ عام ضمیر کے مالک ہو۔ آپ صحیح سالم ہیں ورنہ خدا کی حقیقت کا دروازہ آپ کے لئے کھل نہیں

Marfat.com

سکتا اور اندھیرے میں گھومتے رہو گے۔ بوتل توڑ دو' وہ تشدد کے نشے سے مست ہے۔ رومی کو پتہ ہے کہ سچائی کتنی قیمتی اور تکلیف دہ چیز ہے۔ آئینے کو پانی کا سہارا دینا ہے۔ آئینے کو پانی کے اوپر رکھنا چاہیے۔ پانی دراصل خواہش ہے اور اس کی حیثیت عالمی سرگرمی کی سی ہے۔ اگر ایسی روح کے آئینے کو پانی میں ڈبو دیا جائے تو وہ ڈوب جائے گی اور وہ کبھی بھی محبوب کا چہرہ اس میں نہیں دیکھ سکے گی۔ تصوف کے لیے آئینہ کا تصور ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ قرآن میں آیا ہے کہ حضرت یوسف جتنا خوبصورت انسان اللہ تعالیٰ نے کبھی پیدا نہیں کیا ہے جبکہ تصوف میں حضرت یوسف کو محبوب کی خوبصورتی سے مشابہت دی جاتی ہے وہ بہت خوبصورت تھا اس لیے فوطی فر کی بیوی نے ان کو دیکھنے کے لیے عورتوں کو بلایا ان عورتوں نے انہیں دیکھ کر اپنے ہاتھوں کی کھال ناخنوں سے نوچ لی اور برابر کھاتے رہے۔

جب یوسف کے ایک بھائی نے پوچھا کہ میں آپ کے لیے کیا لاسکتا ہوں؟ آپ کے پاس سب کچھ ہے اور خدا کے محبوب ہو۔ یوسف نے جواب دیا آپ جائیں اور اس کے بارے میں سوچیں۔ آپ کو خواب میں پتہ چل جائے گا کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے۔ جب ان کا بھائی جا کر سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ یوسف ان سے اپنا چہرہ دیکھنے کے لیے آئینہ مانگ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل خدا کے لیے صاف آئینہ مہیا کرے تاکہ خدا اسے صاف کرکے اس میں اپنی خدائی کی شکل مشاہدہ کرے یعنی دل اتنا صاف ہو کہ خدا کو اس میں اپنی خدائی نظر آنے لگے اور اس پاک صاف اور پاک دل میں روحانیت کی خوبصورت تصویر دیکھ سکے جہاں تک دل کو پالش کرنے کے عمل کا تعلق ہے جو کہ تبدیلی کے روحانی اصول پر جا رہا ہو تو یہ عمل دراصل وہ شیشہ ہے جس میں خالق کو اپنی خوبصورتی نظر آتی ہے۔ خدا نے انسان کو یہ بہت بڑی نشانی دی ہے اور یہ وہی نشانی ہے جو تصوف کے ساتھ ساتھ ہی چلتی آرہی ہے۔ رومی نے لکھا ہے کہ

ہم کب تک اپنی جیبیں بھرتے رہیں گے
بچوں کی طرح' گری پڑی چیزوں اور پتھروں سے
اپنی خواہشات کو ترک کریں

ہم کبھی اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتے
اور ہم کبھی ہوا میں پیدا نہیں ہوئے ہیں

رومی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی خواہشات اور طاقت کی شہرت سے دستبردار ہو جائیں۔ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ پوری دنیا ہم ہی ہیں' اس لیے ہم خود خدائی شان و شوکت کے آغاز پر شک نہیں کر سکتے کیونکہ ہم اپنے آپ سے باہر اپنے آپ کی وضاحت کر رہے ہیں اور یہ ہماری تمام غلطیوں کا موجب ہیں۔ اگر ہم دنیا کو ترک کرتے ہیں اور تصورات کی وضاحت نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہوا میں پیدا ہوئے۔ غالبًا یہ کوئی خیالی تصویر نہیں ہے بلکہ یہ خدائی تجربے کا حوالہ ہے یہ ثالثی تجربے کا حوالہ ہے جو کہ بنیادی طور پر لامحدود وقت کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ جب خود غرضی ختم ہو جاتی ہے' اور روح آسمان کی طرف چلی جاتی ہے تو یہ مصالحت کی اعلیٰ سطح پر واقع ہو جاتی ہے اس لمحے میں آپ اپنے آپ کو ہوا میں پیدا ہونے کے تصور کو ختم کرتے ہیں۔ میں یہ ذکر ضرور کروں گا کہ رومی کی شاعری سائنسی ہے۔اور خوبصورت بھی۔ تمام حقیقی خوبصورتی' سائنسی ہے کیونکہ وہ مختصر ہے۔ جب آپ رومی کی شاعری پڑھتے ہیں تو اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو لوگ اسے نہیں جانتے وہ دوہرے پن کا شکار ہو جاتے ہیں اس کی شاعری ہمیں تصوف کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ اس میں دعوت کی خوبصورت چیزیں موجود ہیں اگر کوئی بھی شخص اسے ایک سیکنڈ سے لے کر لاکھوں سیکنڈ تک پڑھتا رہے تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ یہ ایک خوبصورت روحانی علم ہے جس سے رومی نے ہمیں روشناس کروایا ہے۔ حقیقی روحانی علم مسلسل اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اگر یہ علم مشہور ہوتا تو روحانی باخبری کے سائنسی افکار ہمیشہ کے لیے آشکار ہو جاتے سائنس دان حقیقت جانے بغیر کسی چیز میں دلچسپی نہیں لیتا کیونکہ وہ روحانی حقائق کو نہیں جانتا اور اگر وہ حقیقت جاننے سے قبل روحانی حقائق پر توجہ دیں تو وہ کنٹرول کی قسم دریافت کریں گے جو کہ خدا کے کنٹرول میں ہے اور اس کے بعد وہ سائنس کو اصلی شکل میں متعارف کروائیں گے۔

رومی نے چار سطروں میں تسلیم اور تبدیلی کی اصلی قیمت کو بیان کیا:

Marfat.com

میں اپنی دنیا' اپنی شہرت' اپنا ذہن کھو بیٹھا
جب سورج نکلا اور تاریکی بھاگ نکلی
میں اس کے پیچھے دوڑا لیکن گم ہو گیا
پھر روشنی میرے پیچھے دوڑی اور مجھے ڈھونڈ لیا

رومی کہہ رہا ہے کہ میں اپنی دنیا کھو بیٹھا' تمام ماحول' شہرت' ذہن اور سب کچھ کھو بیٹھا کیونکہ سورج نکل کر روحانی روشنی ظاہر ہو گئی۔ شمس کے اندر مرشد ظاہر ہو گیا تو مجھے پتہ چلا کہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں اور تمام تاریکیاں میرے اندر ہیں۔ وہ بھی دوڑ نکلیں اور خرابیاں بھی' میں اس کے پیچھے دوڑا' لیکن جب میں دوڑا تو میں سورج کی روشنی میں چلا گیا اور گم ہو گیا' سورج نکلا ہے اور آپ تاریکیوں کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔ سورج تو خود تاریکیاں ختم کرتا ہے مگر دوڑنے والا گم ہو جاتا ہے۔

دوڑنے والا جب گم ہو جاتا ہے تو خود غرضی کا تجربہ بعدازاں نہیں رہتا۔

جب آپ اس کے قریب پہنچ جاتے ہیں اور یہ استاد کا ایک تمسخر آمیز کھیل ہے۔ یہ بازی جاری رہتی ہے اور جو کچھ تم چاہتے ہو خداوند وہ چیز عطا کرتا ہے۔ وہ دونوں چیزیں یعنی آوارہ گردی اور غیر حقیقی خواہش۔ اس شعر کی آخری سطر میں یہ کہا گیا ہے کہ جو کچھ واقع ہو جاتا ہے وہ دل اور محبوب کے درمیان تعلق کو ختم کر دیتا ہے۔ روشنی میرے پیچھے دوڑی اور مجھے شکار کر لیا گیا یعنی روشنی آپ کو شکار کر رہی ہے۔ ہر وہ شخص جو کسی اچھے استاد کا شاگرد ہے جانتا ہے کہ اس مرحلے کے بعد اسے شکار کیا جاتا ہے اور بھاگنے کا کوئی بھی راستہ نہیں ہوتا' چاہے وہ کسی بھی تالاب میں چھلانگ لگائے۔ تاہم استاد اس کا وہیں پر انتظار کر رہا ہو گا۔ اگر آپ دوزخ میں چلے جاتے ہیں تو رمنا مہاشری کے خیال میں آپ کو ادھر سے بھی ڈھونڈ نکالا جائے گا۔ کیونکہ اس مرحلے کے بعد آپ کے پاس چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ آپ چاہے جتنے بھی مست ہوں۔ آپ کو استاد کی بو ضرور آئے گی اس مرحلے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہے۔ روشنی آپ کو شکار کرتی ہے تاکہ آپ کو ہلاک کرے اور آپ کی جھوٹی خود روی کو ہمیشہ کیلئے دفن کرے۔ اس کے بعد تبدیلی کا عمل شروع ہوتا ہے۔ اور اس سوال کے آغاز اور

Marfat.com

قیمت ادا کرنے کے عمل میں انسان رہتا ہے۔ رومی نے خوب کہا ہے:

سورج کے گرد گھیرا ڈال دو اور سورج بن جاؤ
استاد کے گرد گھیرا ڈالو اور ایک ہو جاؤ
تم موتی بن جاؤ گے اگر آپ نے اس کے گرد رقص کیا
اس کے گرد رقص کرو تاکہ تم میں سونے کی طرح چمک آئے

رومی کا خیال ہے کہ اس عمل سے نکلنے کا واحد راستہ استاد کے ساتھ محبت ہے۔ اس کے ساتھ ذہنی اور روحانی طور پر محبت کرتے ہوئے تاکہ تم سورج کے گرد گھیرا ڈال کر اس میں ضم ہو جاؤ اور موتی بنو۔ یہ صوفیاء کا ایک طریقہ ہے کہ موتی سورج کے گرد ہی چمکتے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے جو ایک ولی اللہ کے ساتھ تعلق سے قائم ہو جاتی ہے' خدائی محبت اور طاقت کا آپ پر تجربہ کیا جاتا ہے اور یہ عمل آپ کے اندر تبدیلی لاتا ہے۔ تسلیم اور تعظیم کی تبدیلی' شخصیت کی تبدیلی اور روحانی تبدیلی لاتی ہے۔ اس میں وجد کرو تاکہ تم سونے کی طرح اپنے اندر چمک پیدا کر سکو۔ جو کچھ آپ کے اندر چمک پیدا کر سکتا ہے وہ محبت کے ساتھ وعدہ اور لگاؤ ہے' اس محبت کا تجربہ اور اس محبت کی تعریف جو استاد کی کی جاتی ہے۔

اگر آپ نے حقیقی طور پر وہ محبت دکھا دی اور وجد کیا تو آپ اپنے محبوب تک رسائی حاصل کر سکیں گے اور آپ کو اس محبت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

یہ جسم روحانی مسرت کا آئینہ ہے
اس کی طاقت فرشتوں کو متعقب بناتی ہے
ہماری پاکیزگی فرشتہ عالم کو حیرت زدہ کر دیتی ہے
شیطان ہمارے اعصاب پر بارش کی طرح برستا ہے

جب خدا کی طاقت جسم کے اندر متحرک ہو جاتی ہے' جب کندالنی کو چھوڑ دیا جاتا ہے یا جب شکتی دی جاتی ہے تو تم اس کیمیا گری کو کسی بھی طرح بیان کرو لیکن تمہیں پتہ ہے کہ اس لمحے تک جتنی زندگی تم نے گزاری ہے وہ اس کا دسواں حصہ ہے اب سمندر سے لانے والے کپ ہونے کی حیثیت سے بھرے ہوئے کپ کی طرف اپنے آپ کو پرکھو۔ پرکھو اس طاقت کی سمندر سے تاکہ تم اپنا ذہن مکمل کر

سکو۔ یہ وہ طاقت ہے جس سے فرشتے متعصب ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کو خصوصی طاقت عطا کی گئی ہے تاہم فرشتے تعصب کے آنسو روتے ہیں۔ جب وہ اپنے آپ میں روشنی محسوس کرتے ہیں کیونکہ طاقت ان کے اندر اس سے قبل نہیں تھی تو وہ روحانی طور پر خوش ہو جاتے ہیں۔

یہ کہ ہماری پاکیزگی فرشتہ عالم کو حیرت زدہ کر دیتی ہے بہت دلچسپ سطر معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں پاک صاف ہونا چاہئے۔ اس احساس کے ساتھ ہم ناپاک ہیں اور یہ ناپاکی ہمارے اندر تمام لاعلمی اور جہالت کے ساتھ موجود ہے تاہم یہ پھر بھی حیران کر دینے والی کارکردگی ہے۔ جب ہم یہ کارکردگی دکھاتے ہیں جیسا کہ رومی' بدھ اور میرا بائی نے دکھائی ہے تو وہ پاکی خدا کی پاکی کے ساتھ مل جاتی ہے۔

جب ہم کسی غلط راستے پر چلنے کا ارادہ کرتے ہیں تو آخری سطر ہمیں گناہ سے بچنے کا حوصلہ دیتی ہے۔

شیطان ہمارے اعصاب پر سوار ہے۔ اس کے دو معنی ہیں۔ آپ یہ خیال کریں گے کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں اور پھر بھاگ بھی سکتے ہیں۔ ہم جلا سکتے ہیں' زنا کر سکتے ہیں' تباہ کر سکتے ہیں' استحصال کر سکتے ہیں جبکہ شیطان تک یہ کہتا ہے کہ اس کو سزا ملنے والی ہے لیکن ہم یہ نہیں کہتے کیونکہ ہم دوغلا پن کا شکار ہیں۔ آخری لائن پڑھنے کا یہ پہلا طریقہ ہے جس کے بعض لوگ یہ معنی لیتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اقدام کرنے کیلئے ہمیں حوصلہ دلایا جاتا ہے کہ جو اعصاب ہمارے پاس ہیں وہ شیطان کے پاس نہیں ہیں اور یہی حوصلہ ہمیں فرشتوں سے بلند و بالا رکھتے ہوئے خدا کے قریب تر کر دیتا ہے۔ اس کے فوراً بعد عشق کی آگ ان الفاظ میں آپ سے مخاطب ہوتی ہے۔ بالکل ٹھیک ہے' آپ نے جسم کی ایک صورت کا مشاہدہ کر لیا لیکن یہ تصویر ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ میں نے اس بات کی خاص کوشش کی ہے کہ اس کتاب کو بالکل اس طرح ترتیب دوں کہ اس سے جو بھی بصیرت اور نظر پیدا ہو جائے اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے کتاب کے اندرونی حالات کا مشاہدہ کیا جائے۔ جیسا کہ رومی نے کہا ہے کہ:

خاکی جسم' زمین کے بارے میں بات مت کرو
اصلی آئینے کی کہانی بیان کرو۔

Marfat.com

خدا نے تمہیں یہ عظمت دی ہے
پھر کیوں کسی اور چیز کی بات کرتے ہو؟

ہم زمین کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں اور خواہشات کے پاگل پن سے بھی آگاہ ہیں۔ یہ کہانی کسی اور وقت کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔ فی الحال انسانی نسل کی کہانی بیان کرنے کا آغاز کرتے ہیں یعنی شمس اور رومی کی کہانی جو دو آئنوں کی کہانی ہے یعنی روح اور محبوب کی کہانی۔ یہ فہم کی کہانی ہے۔ یہ اصلی آئنوں کی کہانی ہے جن میں لامحدود خوبصورتی کی تصاویر منعکس ہو جاتی ہیں۔ اس لمحے یہ عالمی کہانی عروج پر ہے۔ الہام کی یہ اصلی کہانی شروع ہو چکی ہے اور اس کے بعد جادو رقص کرتا ہے۔

خدا نے آپ کو یہ عظمت عطا کی ہے۔ لفظ عظمت کا مطلب کبریا ہے۔ رومی اسے نہایت جرات کے ساتھ کبریا لکھتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ کبریا نے آپ کو کبریا عطا کر دیا ہے اور عظمت آپ کے گرد وجد کرتی ہے۔ اور دنیا کو آپ کے اندر کی دنیا کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ تم بہت بہادر ہو۔۔ تم الہامی ماں ہو۔ خدا نے آپ کو یہ عظمت عطا کر دی ہے تو پھر اور کس چیز کی بات کرتے ہو۔ اس مقام پر آکر تو بہت ساری باتیں ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ بہت کچھ عطا کیا جاتا ہے۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ پہلی نو نظموں کے کیا معنی ہیں اور آپ کیلئے وہ کس چیز کی وضاحت کرتی ہیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہمیں کسی اور چیز کے بارے میں بات نہ کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ اور جو چیز آپ چاہتے ہیں وہ ہے الہامی تجربہ۔ اسی نقطہ پر کتاب میں دسویں نظم کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

اچانک وہ یہاں ہیں' وہ یہاں ہیں۔
دل کی خفیہ آواز سنائی دے رہی ہے۔
وقت کے کھلیان کو طوفان نے آگے پیچھے کر دیا
اور ہم اس کی خس و خاشاک پر مست ہیں۔

مزید بات مت کرو۔ الہام آتا ہے' خدا تباہ بھی کر دیتا ہے اور اپنی محبت میں مست بھی کر دیتا ہے۔ جب سر نیچے جاتا ہے تو خفیہ راز سینے میں گنگناتے ہیں۔ جبکہ یہ الفاظ میں نہیں ہوتے ہیں۔ الفاظ بہت قیمتی ہیں لیکن اندرونی آواز الفاظ سے کئی گنا

Marfat.com

قیمتی ہے۔ رومی آغاز کرنے والا شاعر ہے اور سینے کے اندر خفیہ راز بھی گنگنانا شروع کر دیتا ہے۔ یہ تمام خفیہ راز ہمارے خون' ہمارے خلیوں' ہمارے ذہن اور ہمارے خوابوں میں موجود ہیں' جبکہ رومی ہمارے سینوں کے اندر ان خفیہ رازوں کو بیدار کرنے والا شاعر ہے۔ جب یہ راز گنگنانا شروع کر دیتے ہیں تو ہم بغیر کسی وقفے کے یہ سنتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد وقت کا تصور خالی اور تاریک ہو جاتا ہے۔

رومی نے لکھا ہے کہ

حقیقت کے موتی کوئی بھی نہیں پہن سکتا
صرف وہ شخص جس کی آگ میں اسے جلا دیا گیا ہو۔
میرا ایک دوست ہے جس نے ماتھے پر موتی سجائے

جب ہمارا ماتھا ایک دوسرے سے ٹکراتا ہے.تو میں جل جاتا ہوں شاید آپ اسے غلط کہیں کہ حقیقت کے موتی بھلا پہنائے جاسکتے ہیں۔ لیکن رومی نے کہا ہے کہ یہ صرف وہی شخص پہن سکتا ہے جو ایک کے ساتھ ایک ہو گیا ہے جس کے ماتھے پر موتی سجے ہوئے ہیں۔ صرف روحانی اور مذہبی پیشوا اسے پہن سکتا ہے۔ خدا کی صفات رکھنے والا شخص پہن سکتا ہے۔ کیونکہ اس موتی میں روحانی تبدیلی لانے کی طاقت ہے۔ یہ عظمت رکھنے والا موتی ہے اور یہ صرف اسی شخص کو دیا جاسکتا ہے جس کو کبریا کی آگ میں دوبارہ تخلیق کیا گیا ہو یعنی روحانی وجود کی آگ میں اس کے بعد رومی شمس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

میرا ایک دوست جس کے ماتھے پر موتی آویزاں ہیں اسے پتہ ہے کہ شمس کون ہے۔ اور وہ تبدیلی کے عمل میں رہا ہے اور وہ اس جملے کو سمجھ سکتا ہے۔

رومی کا کہنا ہے کہ آج رات تبدیلی آنے والی ہے۔ یہ تیسری آنکھ سے تیسری آنکھ کو تبدیلی کا عمل ہے۔ آگ میں آنکھ کھولنے کا عمل ہے' اور جب آنکھیں کھل جائیں تو اسے ہر چیز میں خدا کی روشنی نظر آتی ہے۔ اس وقت رومی اپنی الہامی محبت کے نشے میں اپنی زندگی سے بے خبر ہے۔

اس کے ساتھ محبت میں میری روح
نرم جذبات میں رہتی ہے
وہ خانہ بدوش کی طرح

Marfat.com

روزانہ گھر بدلتی ہے
ہر رات ستاروں کے نیچے

یہ دنیا کا سب سے اعلیٰ ترین روحانی شعر ہے جو کہ دستبرداری کا اعلیٰ ترین معیار بیان کر رہا ہے۔ یعنی ان کی محبت میں میری روح کے نرم جذبات کا مطلب یہ ہے کہ سراغ مل گیا۔ اگر ہم اسے محبت کے عام معیار میں بیان کریں تو یہ نامناسب ہوگا۔ کیونکہ رومی نے محبت کے عام معیار کو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ محبوب کیلئے محبت انتہائی جذبات کی حامل ہوتی ہے۔ وہ انسان کو گھر اور تمام تصورات سے دور لے جاتی ہے۔ جس شخص نے خدا کی حقیقی محبت میں تجربہ حاصل کرلیا۔ اگر وہ گھر میں رہتا ہے یا نہیں' سفر کرتا ہے یا نہیں' یا خانہ بدوش ہے تو وہ مسافر کہلاتا ہے۔ اس قسم کی محبت میں آپ کے ساتھ کوئی بھی واقعہ پیش آسکتا ہے۔ آپ یہ محسوس کریں گے کہ خدا نے کائنات کو دوبارہ پیدا کیا۔ رومی نے اپنی مثنوی اور دیوان میں لکھا ہے کہ جب تم چھوٹے ذہن کے ساتھ اس کا مشاہدہ کرتے ہو تو یہ سمجھتے ہو کہ تمام چیزیں پہلے سے ابدی طور پر نئی ہیں اور کوئی بھی چیز پرانی نہیں ہے۔ تم ادبی تخلیق کا مشاہدہ کرتے ہو۔ اور وقت میں بے وقتی کا مشاہدہ کرتے ہو۔ لیکن جب تم اس تازگی میں داخل ہو جاتے ہو تو آپ کو یہ نظر آتا ہے کہ روحانی آگ کائنات کو دوبارہ تخلیق کرتی ہے۔ اور اس زندگی میں تم بھی حصہ لیتے ہو۔ پس اس وضاحت کی رو سے تم بھی خانہ بدوش ہو کیونکہ تم دو زندگیون کے درمیان بغیر کسی گھر اور مکان کے رہتے ہو۔

اس کے ساتھ محبت میں میری روح
نرم جذبات میں رہتی ہے
وہ خانہ بدوش کی طرح
روزانہ گھر بدلتی ہے
ہر رات ستاروں کے نیچے

رومی کی شاعری عظمت' خوبصورتی اور رات کی طوالت سے بھری پڑی ہے۔ یہ رات ہی تو ہوتی ہے جس میں خیالات اور تصورات سو جاتے ہیں اور دل محبوب کے وجود کو تسلیم کر لیتا ہے۔ یہ رات ہی تو ہوتی ہے جس میں ستارے

Marfat.com

محبوب کے وجود کی خوشبو ہمیں سنگھاتے ہیں۔ اور جس میں صوفی نماز پڑھتے ہیں۔ رومی اپنے شاگردوں سے بار بار مخاطب ہوتا ہے کہ تم بہت زیادہ سوتے ہو۔ پوری رات جاگ کر گزارو اور خدا سے بار بار دعا مانگو۔ کیونکہ خدا ان لوگوں کے پاس خفیہ طور پر آتا ہے جن کے دل جل رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں رات وہ گھڑی ہے جس میں محبوب کی ملاقات یقینی ہوتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہر رات کو ستاروں کے نیچے گزار دو۔ اور وہ بھی خدا کے وجود کے ساتھ اور تصور کرو کہ خدا موجود ہے۔

اس کے بعد رومی ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوتا ہے جو ان کی بتائی ہوئی ہدایات پڑھتے ہیں۔

میں بھی آپ جیسا تھا لیکن روشنی دیکھی اور حقیقی بن گیا
میں نے پیار کرنے والوں کی بہت تحقیر کی۔
اب میں مست ہوں دیوانہ ہوں اور پریشانی سے کمزور ہوں
دیکھو کوئی بھی محفوظ نہیں۔

ہمارے لئے رومی کا پیغام بڑا اہم ہے کیونکہ یہ پیغام اس شخص کی طرف سے ہمیں ملتا ہے جس کے پاس حقیقی طاقت ہے۔ وہ بڑا دلچسپ شخص تھا۔ اگر وہ چاہتا تو اس کے پاس سب کچھ ہوتا۔ لیکن اس نے ہمیں کبریا کا درس دیا۔ میں آپ کی طرح تھا اور حقیقی بن گیا' ایک دفعہ میں اپنی طاقت اور خود غرضی کی حفاظت کا خواہش مند تھا اور محبت کرنے والوں کی میں نے تحقیر کی۔ کیونکہ محبت کرنے والے حساس ہوتے ہیں۔ ان کی حساسیت یہ ہے کہ وہ کمرے میں آکر کسی کو روتے ہوئے دیکھتے ہیں اور حقیقی ذہن کیلئے یہ بات ناقابل قبول ہوتی ہے۔ حقیقی ذہن اور محبت کی حالت دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ کیونکہ محبت کھل کر کی جاتی ہے اور یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی ذہن کیا سوچتا ہے۔ محبت میں انسان مست ہو جاتا ہے۔ اب میں مست ہوں' دیوانہ ہوں اور پریشانی سے کمزور ہوں۔ کوئی شخص محفوظ نہیں ہے' اگر میری یہ حالت ہو جائے تو دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ میں اس کا مادی ہوں میں نے اس کی مزاحمت کی' خدا جانتا ہے' شاید کوئی اور بھی اس کی مزاحمت کرے گا' لیکن روشنی نے مجھے ڈھونڈ لیا ہے۔ رومی اپنی شاعری میں عجیب

Marfat.com

کھیل کھیل رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جو میں نہیں جانتا اس کے بارے میں مت سوچنا۔ اس کی شاعری سے کیوں بھاگ رہے ہو؟ میں بھی بھاگنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا جس طرح تم بھاگنے کی کوشش کر رہے ہو۔

میں خوشی کے ساتھ محبت کرنے والا رہا ہوں لیکن جب آپ کی نظر خدا کی خوبصورتی پر پڑ جائے تو اس سے بھاگنے کی کوشش ناممکن ہو جائے گی۔ جب تمہیں اس کی ایک جھلک نظر آجائے تو پھر پوری زندگی نشے میں رہو گے۔

جب رومی ناراض ہو جاتا ہے تو مجھے اچھا لگتا ہے۔ رومی اپنی شاعری میں غصے ہوتا ہے۔ وہ رحم دل نہیں ہے بلکہ محبت کی خود روی میں مست ہو کر ہمیں جگانا چاہتا ہے۔ رومی کھیل نہیں رہا ہے بلکہ جب وہ غصے میں آتا ہے تو بے عزتی پر اتر آتا ہے۔ وہ اپنے آپ خودی کی بے عزتی نہیں کرتا بلکہ وہ ہماری خود غرضی کی بے عزتی کرتا ہے۔ رومی ہمیں جگانے کے لئے مختلف طریقے استعمال کر رہا ہے۔ اگر استاد کے ساتھ آپ کے تعلقات ہیں تو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ استاد بہت مہربان ہوتا ہے۔

وہ ممکن ہے آپ کو خدائی علم و دانش کی خاطر ہزار بار سر پر ماریں گے۔ تاکہ تمہاری خود غرضی کو اندھا کر سکے۔ وہ ممکن ہے تمہیں بیدار کرنے کے لئے بہت کچھ کریں۔ اگر آپ نے استاد سے گہری محبت کی تو جو کچھ تم انہیں دینا چاہتے ہو وہ اس کی اجازت دیں گے اور تمہیں پتہ چل جائے گا کہ وہ مہربان ہے اور اس کی مہربانی کو غصہ مت تصور کرنا۔ کیا تم خدا کے وجود سے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہو؟ تمہارا کیا خیال ہے کہ تم کہاں ہو؟ آپ کا کیا خیال ہے کہ جب آپ مریں گے تو کیا ہو گا؟ اس نقطہ نظر سے آپ کو خدائی عظمت کو بھی دیکھنا ہو گا۔

اپنی خود غرضی کو دیکھ کر غالباً تمہیں خوف آجائے گا کیونکہ تم پوری زندگی میں خود غرضی اور خود پسندی کے قیدی بن گئے تھے۔

تم بوتل ہو اور قسمت پتھر ہے
اسے توڑ دو کہ شراب سے محروم نہ ہوں

یہ خوفزدہ کرنے والی سطر ہے' اگر تم بوتل ہو تو پھر تو بہت کمزور ہو' مرنے کے قریب ہو اور مر رہے ہو گے اور دوستوں سے محرومی کی وجہ سے تم ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو

Marfat.com

جاؤ گے۔ تہذیب اور کلچر اور بہت سی چیزوں کی وجہ سے تم مرجاؤ گے۔ سب کچھ چھوڑ دو اور ٹوٹ جاؤ تاکہ تمہیں اپنی اصلیت کا پتہ چل جائے۔

رومی نے لکھا ہے کہ

عقل اور منطق اب دور ہو جاؤ

باہر آجاؤ، مگر تھکاوٹ ساتھ مت لاؤ یہ سب کچھ مت لانا بلکہ اب چلے جاؤ، تم جس چیز کی تلاش میں ہو اس کے بارے میں عقل کچھ نہیں کر سکتی ہے۔ آپ پاگل پن کی تلاش میں ہیں، مکمل بصیرت کی تلاش میں۔ لیکن وہ عقل نہیں ہے۔ آپ ذہن سے محروم ہو جائیں گے پس بھاگ جاؤ اور اس کے گرد مت کھیلو اور ان تصورت کے بارے میں تم کچھ کرنے کے قابل نہیں ہوتا ہم ان کا انتظام خوبصورت طریقے سے کرو۔

رومی نے لکھا ہے:

اگر تم بال کی طرح باریک بھی ہو جاؤ پھر بھی گھر نہیں ملے گا
جب سورج نکل آتا ہے روشنی کے ساتھ
تو پھر چراغ اس کے سامنے بے بس ہو جاتا ہے

کیسے تم فرض کر سکتے ہو کہ ذہن میں اس چھوٹی سی چیز کو کبریا کی بھڑک کے ساتھ اور کیسے توقع کر سکتے ہو کہ اس چھوٹی سے روشنی میں کبریا کا مطالعہ کر سکتے ہو۔

کبریا نکل آتی ہے تو گویا سورج نکل آتا ہے، شعلوں کے ساتھ اپنی عالی چمک کے ساتھ، اور ہر چراغ اس کے سامنے بے بس ہو جاتا ہے۔ وہ واحد راستہ جس پر ہم متفق ہو سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ایک ہو جائیں۔ یہ واحد راستہ ہے، مستقل اور دائمی راستہ ہے۔ یہ راستہ سیدھا دل کی طرف جاتا ہے، دل کی آواز تک جو کہہ رہا ہے کہ مجھے اپنے ساتھ رکھو۔ یہ کیا چیز ہے؟ اسے تصوف میں وجد کہا جاتا ہے جو کہ مقدس نام کا ورد کرتا جا رہا ہے تاکہ یہ مقدس نام اگر آپ کو مقدس وجود کے قریب تر کرے تو پھر تم مست ہو جاؤ گے اور اس میں غرق ہو کر آخر کار محبوب کے دوست بن جاؤ گے۔ تعظیم اور تمنا دونوں ایک چیز ہے کیونکہ تمنا کے بغیر تسلیم ناممکن ہے۔ استاد جو کچھ کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو ایسی جگہ لے جائے جہاں رہنا ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ تکبر اور بڑائی وہاں نہیں

Marfat.com

چل سکتی جبکہ تمہارے خشک افکار لرزاں ہو جاتے ہیں تم یہ محسوس کرنے پر مجبور ہو جاتے ہو کہ بعض چیزیں اصلی ہیں۔ خوف میں مبتلا غلام کی طرح ہو جاتے ہو۔ اگر تم حقیقت کو اس طرح تلاش کرتے ہو جس طرح ڈوبتا ہوا شخص آکسیجن کی تلاش میں ہوتا ہے تو تمہیں حقیقت کی جھلک دکھائی جائے گی۔ لوگ شاید یہ کہیں کہ ہمیں روشنی کی ضرورت ہے لیکن وہ انہیں نہیں ملے گی تاہم اگر وہ اس کی تمنا کرتے تو وہ جلنے مرنے پر تیار ہو جاتے اور کبریا میں ہمیشہ کے لئے سما جاتے۔ اگر کوئی یہ تصور کرے کہ وہ کچھ پکانا چاہتا ہے لیکن چولہا فارغ نہیں ہے۔ تو تم انہیں جلانے کا طریقہ نہیں سکھا سکو گے اور انہیں یہ مشورہ مت دو کہ شعلوں کی طرف چلے جاؤ۔

مہین مصری چمڑے پر مکمل طور پر تحریر کیا ہے
اس پر میں نے رونے اور بھوک کی داستان لکھی ہے
محبت کی ایک گھڑی سو جہانوں کے برابر ہے
میرے پاس ہزار دل ہیں' سب جلا دیئے ہیں

جب تک ہمیں یقین ہے کہ ہم نے مکمل طور پر سرخم تسلیم نہیں کیا ہے تو خدا کی تمنا شدید تر ہو جاتی ہے کیونکہ تحفہ بھی قیمتی ہے۔ وہ تحفہ جو ہمیں اس اذیت کے بدلے دیا جا رہا ہے شمس نے رومی سے مخاطب ہو کر کہا ہے:

ہماری خواہش ہے کہ میں تمہیں محبت کی جھلک دکھاؤں مگر پتھر کی طرح محبت اٹھا کر کسی کے حوالے نہیں کر سکتا ہوں۔

غرض یہ کہ پہلے تم خود محبت بن جاؤ۔ محبت کرنے والے بن جاؤ اور محبت میں بھسم ہو جاؤ پھر میں ایسا کر سکوں گا۔ شمس کا خیال ہے کہ اگر میں محبت آپ کے حوالے کروں تو کیا تم مرنے کی صلاحیت رکھتے ہو؟ جب تک آپ میں مرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک تم محبت کرنے والوں میں سے نہیں ہو سکتے کیونکہ محبت میٹھے جذبات نہیں ہیں اور یہ محسوسات کا سلسلہ بھی نہیں ہے۔ محبت بذات خود خدا ہے اور خدا مخلوق کو کیا دے سکتا ہے؟ جب ہم خدا کے لئے قربانی دیں گے تو پھر وہ ہمیں کچھ دے گا' کوئی بھی درس جو آپ کے لئے نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ کی نظر سے گزرتا ہے۔ مگر رومی نے جو کچھ کہا ہے وہ اس کے ذریعے تمہیں اس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ خدا کی محبت کی ایک گھڑی ایک لاکھ راتوں اور

Marfat.com

سو جہانوں سے بہتر ہے۔ جب آپ یہ چیزیں محسوس کریں گے تو پھر تم ضمیر کے اعلیٰ مقام سے واقف ہو جاؤ گے۔ اس مقام تک پہنچنے اور روشنی سے روشناس ہونے کے لئے تم طویل عرصہ سے اپنے آپ کو تیار کر رہے ہو۔ جب وہ عمل شروع ہو جائے تو سمجھو کہ یہ سب کچھ آپ کے لئے ہے پھر اس کے لئے اگر تم مرنا چاہتے ہو تو نزول اور روشنی آنے سے قبل اس طرح مرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے سب کچھ کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو پھر مر جاؤ۔ تبدیلی کے لئے اسی قسم کی قربانی کی ضرورت ہے۔

محبت کی ایک گھڑی سو جہانوں کے برابر ہے۔ میرے پاس سو دل ہیں' کیا تم میرا دل توڑنا چاہتے ہو تو توڑ دو' میرے پاس یہ دل ہے' میرے پاس وہ دل ہے سب کو توڑ دو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس طرح تم مجھے تباہ کر رہے ہو اس طرح تو تم مجھے زندہ کر رہے ہو۔ مجھے پتہ ہے کہ جس طرح تم مجھے رلا رہے ہو تو تم میری روح کو خوش کر رہے ہو۔ ایک دفعہ رومی سے پوچھا گیا کہ صوفی کون ہے؟ انہوں نے کہا: ہر وہ مرد و عورت صوفی ہے جو شکستہ دل کا مالک ہو یعنی حساس اور فطری خوشی کے لئے نازک جذبات لکھنے والے شخص کو صوفی کہا جاتا ہے۔ ان کی ایک نظر سے دل کھل جاتا ہے اور اسے خوبصورتی نظر آتی ہے۔

اس شعر کے پڑھنے سے ہمیں مندرجہ بالا اشعار کے معنی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

روشنی کی خوشبو نہیں ہوتی
جل جاؤ گے تو خوشبودار بن جاؤ گے
پورے گھر کو خوشبودار کرنے کے لئے
تمہیں فرش پر ہی جلنا ہو گا

خوشبو تمام تاریک چیزوں سے نکلتی ہے بالکل تمنا اور خواہش کی طرح۔ اگر تم چاہتے ہو کہ گھر خوشبودار ہو جائے تو اسے روشن کرو۔ تمنا کو روشن کرو کیونکہ اس کی گمشدگی میں روحانی خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر تم تمام کائنات کو خوشبودار بنانا چاہتے ہو جیسا کہ رومی نے کہا ہے تو مجسم ہونا پڑے گا۔ خوشبو کی طرح جل جاؤ گے۔ تم خوشبو بن جاؤ۔

Marfat.com

جاپان میں اٹھارویں صدی کے شاعر باشو نے بھی اس قسم کا تصور پیش کیا ہے۔ انہوں نے ایک شعر میں کہا ہے کہ جب گھر جل جائے تو چاند نکل آتا ہے۔

رومی نے خوب کہا ہے:

تمہیں صرف شراب کی خوشبو کی ضرورت ہے
نظر کے لئے شعلوں کو ہر تہہ سے
وہ شراب کی خوشبو کے شعلے ہیں
غور کرو اگر تم شراب ہوتے

شراب صوفی کی خوبصورتی کا تصور ہے تمہیں شراب سونگھنا ہوگی اور آپ کو معمولی سونگھ بہت سے تصورات سے روشناس کرائے گی۔ یہ شعلے شراب کی خوشبو ہیں لیکن رومی کہہ رہا ہے کہ شراب مت پینا اور اسے سونگھنا بھی نہیں بلکہ خود شراب بن جاؤ اگر تم شراب بن گئے تو پھر دیکھ لینا خوشی محسوس کرو گے۔ کیا عظمت اور کیا طاقت ہمیں کو عطا کی جائے گی۔ وہ طاقت جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

رومی نے لکھا ہے:

تمہاری محبت کا دھاگہ کمزور ہے لیکن
کسی بھی چاقو سے تیز ہے
اسے میرے ذہن کے گرد باندھ لو
اور اس وقت تک پکڑ کے رکھو جب تک میں مرجاؤں

یہاں ایک اور موت ہے مرنے کے لئے پہلے سے
موت کے بعد تم جانتے ہو
ایک اور دروازہ ہے
جو کہ دوسرے گھر کی طرف کھلتا ہے

بیداری ایک نہ ختم ہونے والا عمل ہے اور یہاں پہلے سے ایک اور دروازہ ہے۔ درد کا دروازہ' مشکلات کا دروازہ' خوف اور اندرونی خوف کا دروازہ ہے۔ پس پہلے سے مرجاؤ کیونکہ مشکلات اور خوف کا دروازہ ہمیں الہام کی طرف کھلنے والے دروازے سے روکتا ہے۔ ایک اور موت ہے اور بستر مرگ پر محبوب کے لئے ایک

Marfat.com

اور موت بھی ہے جسے ہم تصور نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد روشنی کی جگہ تک پہنچنا آسان ہے۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا عمل ہے لیکن تم کسی اور دروازے تک پہلے سے پہنچ جاتے ہو اور کبریا حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ کے لئے مصنوعی موت کی گود میں چلے جاتے ہو۔

میرے درد کا لا محدود بیاباں
بہت خشک اور سفید ہے
میری ذہنی صحت تباہ ہو گئی ہے
لیکن گلاب کا یہ پھول مل گیا ہے

Marfat.com

باب سوم

مرجھاتا ہوا پھول

رومی کی زندگی' اس کے کام اور مکمل منصوبے کو ان کے جذبات اور شمس تبریز سے مکمل لگاؤ نے یقینی بنایا ہے۔ شمس تبریز جو شہر تبریز کا سورج تھا' یہ ان کا وجود ہے جس نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا ہے اور رومی کو دوبارہ تخلیق کیا جس نے ان کے ذہن اور دل کو جلا دیا ہے۔ یہ شمس کا وجود' ان کی عظمت' ان کی شان ان کی خدائی طاقت اور خدائی محبت ہے جس نے مولانا جلال الدین رومی کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ ہم تک ان کا پیغام پہنچائے۔ وہ وجود جسے شمس نے دریافت کیا ہے ان کا خیال ہے کہ یہ ان کا اپنا وجود ہے جو کہ خدا کی محبت و خوبصورتی کے ذریعے اسے عطا کیا گیا ہے۔ آیئے ہم اس دنیا کو جسے ہم جانتے ہیں صاف کریں' ان اشعار کے ذریعے اس دنیا کو راہ راست کی طرف دعوت دیں جو رومی نے شمس تبریز کے لئے لکھے تھے۔

ان اشعار پر نظر ڈالنے سے قبل شمس تبریز اور رومی کی کہانی پر غور کریں تاکہ پتہ چل جائے کہ رومی شمس کو کتنا چاہتا تھا اور ان کی محبت کس نوعیت کی تھی۔

رومی نے 37 سال کی عمر میں شمس سے ملاقات کی۔ رومی کا جسم اس طاقت سے ٹوٹ چکا تھا جسے شمس نے ان کے اندر دریافت کیا تھا۔ شمس ایک آوارہ گرد درویش غریب صحرائی شخص تھا جس نے رومی کو اٹھا لیا اور اسے نہ صرف روحانی راز بتائے بلکہ اس کا انتہائی مقرب رہا ہے۔ جب رومی کے شاگردوں کو دونوں کی قربت و محبت پر غصہ آیا اور انہوں نے شمس کو ناپسند کیا تو شمس غائب ہو گیا۔ اس کی گمشدگی سے رومی کا جسم اور روح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی اور وہ دیوانہ ہو گیا۔ اس دیوانگی میں انہوں نے پہلا شعر تحریر کیا اور بعد میں مزید شعر و

شاعری کی۔ وہ شمس سے بہت محبت کیا کرتا تھا اور ان کے انتظار میں روتا رہا اس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر شمس کے حوالے کر دیا تھا۔ یہ عظیم دانشور اور شاعر کاروان سرائے میں اپنے محبوب کے بارے میں لوگوں سے پوچھتا رہتا تھا۔ اونٹ سے اترنے والے ہر شخص کو پکڑ کر شمس کے بارے میں پوچھتا تھا کہ کیا آپ نے شمس تبریزی کو دیکھا ہے؟ کیا کسی نے شمس تبریزی کو دیکھا ہے؟ لوگ سوچتے تھے کہ شاید وہ پاگل ہو گیا ہے۔ وہ پاگل ہی ہو گیا تھا اس لئے کہ محبوب نے ان کے ذہن کو تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ محبوب کی محبت نے اسے واقعی دیوانہ بنا دیا تھا۔ مندرجہ ذیل اشعار میں آپ مشاہدہ کریں گے کہ یہ پاگل کاروان سرائے میں کس طرح اپنے محبوب کی خاطر پاگل پن کا شکار ہو چکا تھا اور اپنے اشعار میں وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ذیل میں ہم ان کے چند اشعار نقل کرتے ہیں۔ یہ رلانے والے اشعار جن سے ان کے جذبات' فریاد' آہ و زاری اور دلائل کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے:

اے نسیم سحر میرے محبوب کی خبر لاؤ' کیونکہ
وہ میرے لئے چین سے قسطنطنیہ تک تمام مشک و عنبر اور کہربا سے زیادہ قیمتی ہے۔
مجھے بتاؤ' اگر آپ نے ان کی زبان سے کچھ سنا ہے
یا ان کی دل کی دھڑکن کے بارے میں
آہ' شمس کے بارے میں ایک لفظ بتانے کے بدلے میں جان بھی دے سکتا ہوں
ان کی زندگی میرے آگے اور میرے پیچھے ہے اور
ان کی محبت کے ذریعے میرا دل صاف ہو گیا اور
میرے سینے نے تمام خوبیوں کو جذب کر لیا ہے۔
ان کی خوشبو کے احساس سے میں زمین پر خوشی کی حالت میں چلتا ہوں
اے ساقی آپ کا پیالہ کافی ہے کیونکہ میں نے ان کے پیالے میں زیادہ پیا ہے
میں ان کی خوشبو سونگھتا رہتا ہوں
مجھے مزید خوشبو کی ضرورت نہیں ہے' مشک کی بھی نہیں
اور نہ ہی منگولیا کے عنبر و مشک کی۔
شمس الدین میرے دل میں ہمیشہ زندہ رہے گا
شمس الدین ہر روح کو فیض پہنچاتا ہے

Marfat.com

شمس الدین غربت ہے۔ شمس الدین تمام مال و دولت سے اچھا ہے
صرف میں ان کی تعریف نہیں کرتا ہوں' شمس الدین' شمس الدین
بلبل باغ میں ان کی تعریف کر رہا ہے اور تیتر پہاڑوں میں
ستاروں بھری رات کی خوبصورتی شمس الدین ہے اور
جنت کا باغ شمس الدین ہے
محبت' جذبات اور خوشی' سب' سب کچھ شمس الدین ہے
شمس الدین دن کی روشنی ہے
شمس الدین گردش کرنے والا آسمان ہے
شمس الدین ختم نہ ہونے والا وقت ہے
شمس الدین ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے
شمس الدین پیالوں اور جام کا بادشاہ ہے
شمس الدین آب حیات کا سمندر ہے
شمس الدین عیسیٰ کی سانس ہے
شمس الدین یوسف کا چہرہ ہے
اے خدا مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں ہم دونوں اکٹھے بیٹھ جائیں
شمس درمیان میں' میری روح ان کے پاس
شمس الدین زندگی سے زیادہ شیریں ہے
شمس الدین چینی سے بھرا ہو آتش دان ہے
شمس الدین شمشاد کا اونچا درخت ہے
شمس الدین پھولوں کا پہاڑ ہے
شمس الدین صاف پانی کی دنیا ہے
شمس الدین شراب کی صراحی ہے
شمس الدین میری روح کی برکت ہے
شمس الدین ہر دل کی امید ہے
وہ واحد شخص ہے جس کے لئے ہر شخص محبت کرنے کی آرزو رکھتا ہے
اے شمس' واپس آجاؤ' واپس آجاؤ' میری روح کو تباہ مت کرو

Marfat.com

آپ نے مشاہدہ کیا کہ رومی کا مطلب کیا ہے اور صوفیوں کی تمنا کیا ہوتی ہے' یعنی ان کی آرزو انتہائی درد و محبت کی موسیقی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے جب جسم کا ہر حصہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے' روح' دل اور ہڈیاں تک ٹوٹ جاتی ہیں۔ ذہن فریاد کر رہا ہے۔ کس لئے؟ اس لئے کہ وہ محبوب کے ساتھ مل جائے یا اسے محبوب مل جائے۔ ان احساسات کو دل کے مرکز میں جگہ دیں رومی یہی احساسات شمس کے لئے رکھتا تھا بلکہ یہ انسانی روح کے بنیادی احساسات ہیں۔

شمس نے رومی کے اندر کونسا چراغ جلایا؟ شمس نے رومی کو کیا دیا' رومی کے لئے شمس کا کیا مقام تھا؟ کیا وہ ان کے آغاز' خدائی محبت کا ذریعہ' مکمل محبت کرنے والا جو اسے سب کچھ دے سکتا تھا۔ اسے روحانی تشخص کا علم دیا تھا یا دنیا کو دیکھنے کے لئے روحانی نظر عطا کی تھی؟ جب رومی شمس کی آرزو کرتا ہے تو وہ ہم سب کی طرف سے تمنا کر رہا ہے کیونکہ ہم سب آغاز کے آرزو مند ہیں۔ اور گھر جانے کے آرزو مند ہیں۔ اس مقام تک واپس آنے کے خواہش مند ہیں جہاں ہمیں ابدی تازگی ہے۔

ہم اپنے آپ میں وجد کرنے کے آرزو مند ہیں اور ہر خوشی اور خوبصورتی کے آرزو مند ہیں۔ عطار کا خیال ہے کہ محبت کی کائنات میں تین راستے ہیں' آنسو' خون اور آگ۔ اس کے علاوہ خود غرضی کو' پاگل پن کو ختم کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

جب آپ نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ روحانی محبت میں کود کر آپ اس کا حصہ بنیں گے تو پھر اس کے لئے تمہیں دل کھول کر تیار رہنا پڑے گا۔ روحانی محبت میں کود پڑنے سے تمہارے جذبات اس کے جذبات بن جائیں گے' اس کے بعد تمہیں اپنے دل میں اس محبت کی آگ کے لئے کافی جگہ خالی کرنا پڑے گی۔ اس مقام تک پہنچنے کے لئے آنسو' خون اور آگ کے راستوں سے گزرنا پڑے گا۔

شمس تبریز نے خدا کے ساتھ اپنی جان کا سودا کیا تھا۔ وہ ساری زندگی آوارہ پھرتا رہا اور بہت سے لوگوں کیلئے ناقابل برداشت بوجھ بن گیا۔ اس نے خدا

Marfat.com

کے ساتھ سودا کیا تھا کہ اگر اسے اس بات کی اجازت دی جائے کہ وہ جو کچھ اپنے دل میں رکھتا ہے یا جانتا ہے کسی ایک شخص کو دے دے' تو اس کیلئے ان کی جان بھی حاضر ہے۔ خدا نے جواب دیا کہ قونیہ چلے جاؤ جہاں ایک نوجوان سے آپ کی ملاقات ہو جائے گی۔ ان کا نام رومی ہے۔ جنہیں تم سب کچھ دے سکتے ہو جب شمس نے رومی سے ملاقات کی تو اسے پتہ چلا کہ رومی کو سب کچھ دینے کیلئے ان کے پاس وقت کم ہے۔ انہوں نے رومی کو جو کچھ دینا تھا اس میں مذہب کا تمام علم اور محبت' جذبات اور عظمت کا روحانی علم شامل تھا۔ اس وقت انہوں نے رومی کو ایک غالب اور باعظمت عمل کے ذریعے پکڑ لیا اور رومی نے بھی سب کچھ ان کے حوالے کر دیا۔ تبدیلی کا یہ عمل اتنی تیزی سے جاری تھا کہ کسی بھی شخص کو راستے سے ہٹایا جا سکتا تھا۔ لیکن رومی کو مرنے سے قبل یہ تمام چیزیں دینا ضروری تھیں۔ جیسا کہ 1247ء میں شمس تبریز نے اٹھ کر کہا کہ میرے جانے کا وقت آپہنچا ہے۔ وہ چلا گیا اور ہمیشہ کیلئے غائب ہو گیا یا پھر رومی کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا۔ رومی نے اپنی شاعری کو موضوع تبدیلی کا یہ تیز اور خوفناک ڈرامہ بنایا اس تبدیلی کیلئے شمس نے رومی کی اس حرکت پر نظر رکھی اور اسے اگنے نہ دیا انہوں نے رومی کے علم کو کاٹنا تھا اور یہ دکھانا تھا کہ کس طرح ہر برائے نام روحانی مقام جو رومی نے حاصل کیا تھا۔ ایک اور بہانہ تھا وہ بار بار رومی پر حملے کرتا رہا۔ اور جہاں وہ کھڑا تھا' وہاں سے ہی رومی پر نظر رکھی تھی۔ رومی کو شاعری کا پتہ چلا اس خوبصورت تصور سے یہ شاعری شمس کے اندر روحانی فصل ایک مکمل شعلہ مستعجل سے بھسم ہو جانے اور تبدیلی ایک مجاہدہ کی داستان ہے۔ شمس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر رومی کیلئے وقف کر دیا تھا اور ان کے اندر تبدیلی لانے کیلئے اسے مارنا چاہتا تھا۔ انہوں نے رومی کو مار دیا تھا۔ اور رومی کو اپنا آپ واضح دکھانا تھا۔ وہ شمس کیلئے رومی کو مارنا چاہتا تھا تاکہ رومی کے اندر شمس نظر آجائے۔ شمس نہ صرف رومی کے اندر بلکہ پوری دنیا میں تبدیلی لانا چاہتا تھا۔ رومی اس تبدیلی کے عمل کی تکمیل کیلئے شمس سے محبت کرتا تھا۔ اور اس عمل کا حصہ بننے کیلئے ایک خوبصورت محبت اور حوصلے کی ضرورت تھی۔ شمس کی ذمہ داری یہ تھی کہ محبت کی آگ کو روشن رکھے اور رومی اس کے گرد رقص کرتا رہے۔ اور جب یہ آگ ختم ہو جائے تو اسے ایک بار پھر

Marfat.com

روشن کیا جائے تاکہ مسلسل جلتے رہنے سے سب کچھ ختم ہو جائے۔ اور اخیر میں صرف محبت اور روحانی وجود رہ جائے۔ رُومی اور شمس کے درمیان محبت اعلیٰ انسانی محبت کی کہانی ہے۔ اور اس کے سامنے محبت کی تمام کہانیاں حقیر سمجھی جاتی ہیں کیونکہ محبت کی اس کہانی میں شخصی خواہشات کی گنجائش نہیں تھی' بلکہ اس محبت میں تبدیلی کی مقدس شناخت کا درس تمام انسانی نسل کیلئے وجود ہے اور وہ دونوں اس مقدس درس سے واقف تھے۔

عقل کہتی ہے کہ میں اسے اپنی خوش کلامی سے فتح کروں گی
محبت کہتی ہے کہ میں اسے خاموشی سے فتح کروں گی
روح کہتی ہے کہ میں اسے کیسے فتح کروں
جبکہ میرے پاس جو بھی کچھ ہے وہ انہی کا ہے
وہ چاہتا نہیں ہے' وہ پریشان بھی نہیں ہے
اور وہ خوش کلامی کے اعلیٰ مقام کی تلاش میں بھی نہیں ہے
پھر میں اسے کیسے جیت سکتا ہوں میٹھی شراب یا سونے سے؟
وہ ذہنی طور پر تیار نہیں ہے۔ پھر میں اسے چین کی تمام دولت کے ساتھ کس طرح جیت سکتا ہوں؟
وہ فرشتہ ہے لیکن انسان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے
ان کی موجودگی میں کوئی فرشتہ اڑ نہیں سکتا
پھر میں اسے روحانی طریقوں سے کیسے جیت سکتا ہوں؟
جب وہ خدا کے عطا کردہ پر سے اڑتا ہے اور روشنی اس کی خوراک ہے
پھر میں اسے سوکھی روٹی سے کیسے جیت سکتا ہوں
جب وہ تاجر نہیں ہے اور نہ ہی دکاندار ہے
تو پھر میں اسے زیادہ منافع دے کر کیسے جیت سکتا ہوں؟
جب وہ اندھا نہیں' میں اس کا مذاق نہیں اڑا سکتا' پھر میں اسے مریض کی طرح بستر پر لیٹ کر کیسے جیت سکتا ہوں؟
میں پاگل ہو جاؤں گا' اپنے بال نوچ لوں گا۔ اپنا چہرہ پیٹوں گا اور اس پر دھول ملوں گا' لیکن میں کس طرح اسے جیت سکتا ہوں؟

Marfat.com

وہ سب کچھ دیکھتا ہے' میں اس کا مذاق کیسے اڑا سکتا ہوں؟
وہ شہرت کا بھوکا نہیں ہے' وہ شعرا کی طرح تعریف کا بھوکا شہزادہ نہیں ہے
پھر میں اسے کیسے جیت سکتا ہوں مسلسل شعر گوئی اور قصیدہ گوئی کے ساتھ؟
شمس کی عظمت' ان دیکھی شکل ہے تمام کائنات کی' پھر میں صرف جنت کا وعدہ کرکے اسے کیسے جیت سکتا ہوں؟

میں پوری زمین کو گلاب سے سجاؤں گا' سمندر کو آنسوؤں سے بھر دوں گا
آسمان کو ان کی تعریف سے ہلاؤں گا' لیکن یہ تمام چیزیں اسے جیت نہیں سکتی ہیں۔
اسے جیتنے کا واحد راستہ موجود ہے اور وہ یہ کہ یہ محبوب ان کو مل جائے

ہر ممکنہ مغالطہ' ہر ممکن بہانہ غیر مشروط محبت اس شعر میں موجود ہے۔ اس شعر میں ہر وہ طریقہ موجود ہے جس کے ذریعے رومی نے شمس سے کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ سورج کی روشنی سے بچنے کے لئے کالے شیشے پہننا اور شمس کی ابدی روشنی کا مشاہدہ کرنا' میں خوش کلام ہوں گا' میں اسے حیران کروں گا' مگر شمس کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہے' اس قسم کی دیگر باتیں بھی اس شعر میں موجود ہیں۔ شمس نے سب کچھ سنا ہے میں اسے خاموشی کے ساتھ جیت سکتا ہوں' شمس جانتا ہے کہ تم بازی کھیل رہے جبکہ خاموشی کو استعمال کر رہے ہو۔

میں اسے کیسے جیت سکتا ہوں جبکہ وہ میں ہوں' روح نے کہا' لیکن یہ کافی نہیں ہے کیونکہ روح نے ابھی روحانی وجود میں داخل ہونا ہے اور روحانی وجود کے لئے روح کو ابھی اپنے آپ کو بے لباس کرنا ہو گا۔

یہ بہروپیا نہیں ہو سکتا' میں خدا ہوں' خدا یہاں ہے' سب کچھ خدا ہے۔ شمس جانتا ہے کہ رومی ابھی نہیں جانتا ہے کیونکہ جب تک تمہیں نظر نہ آجائے کہ دنیا روحانی روشنی کے ساتھ موافقت کر رہی ہے۔ جب تک آپ کو یہ نظر نہ آئے کہ کوئی بھی دوسرے سے مختلف نہیں ہے' جبکہ آپ کا ہر لفظ دنیا کی خدمت کے لئے نہ لکھا جائے' اس وقت تک تمہیں پتہ نہیں چل سکتا کہ تم اور دنیا دونوں روحانیت ہو۔

جو راستہ شمس نے انسانیت کے لئے چنا ہے اور رومی جس کا مطالبہ کر رہا ہے اسے قربانی کی ضرورت ہے۔ رومی اور شمس صوفیانہ احساسات کی باتیں نہیں کر

رہے ہیں' وہ دونوں محبوب بننے کے لئے جلنے اور بھسم ہو جانے کی باتیں کر رہے ہیں تاکہ محبوب کی حیثیت سے زندگی گزاریں۔ پس رومی صوفیانہ مکالمہ نہیں کر رہا ہے!

آپ جانتے ہیں کہ میں کچھ نہیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا ذہن پہلے سے روشن ہوا ہے' میں پہلے سے روحانی بن گیا ہوں' پوری دنیا روحانی ہے۔ یہ صرف حقیقت نہیں ہے بلکہ مکمل حقیقت ہے' تاہم حقیقت کو جسم کے ہر عضو میں محسوس کرنے کی کوشش کرنا ہو گی' جسم کے ہر سانس کے ساتھ اور دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ اس سے قبل کہ یہ مکمل طور پر آشکارا ہو جائے۔ شمس جانتا ہے کہ الفاظ کتنے ارزاں ہیں' مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ الفاظ بنانے والا ان کے سامنے ہے۔ لیکن وہ ان الفاظ کو چھوڑے گا' جلائے گا' خوش کرے گا' بکھیر دے گا' آشکار کرے گا' اس کی عزت اور بے عزتی کرے گا۔ ان سے محبت کرے گا تاکہ رومی کو کمزور کر کے ان کو امن' رضا مندی' امید اور شناخت کے مکمل ڈھانچے میں جاگزین کر سکے۔ وہ نہیں چاہتا ہے اور وہ فکر مند بھی نہیں ہے۔ شمس کو کسی بھی چیز کا انتظار نہیں ہے۔ اور میں اسے کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ میں ان سے محبت کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میں اسے کوئی کھیل دیکھنے کیلئے ٹکٹ بھی نہیں دے سکتا۔ میں اسے نہیں خرید سکتا۔ میں اسے پہلے بھی کچھ نہیں دے سکتا تھا۔ وہ کچھ نہیں چاہتا ہے ہم مکمل طور پر ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور دوستی کے ایک گھر میں رہتے ہیں۔ جہاں کوئی شخص ہم سے کچھ چاہتا ہے تاکہ یہ پرانا بازار گرم رہے۔ لیکن تعلقات کی یہ غصہ آمیز حالت روحانیت کے ساتھ ہم سے محبت بھی چاہتی ہے۔ اور محبت کے سوا ہم اسے کچھ بھی نہیں دے سکتے۔ وہ ہم سے ثبوت چاہتا ہے' خوبصورتی چاہتا ہے' اور روحانی محبت' اس کے وجود کی بے رحمی تاکہ ہم بہانوں سے ہٹ کر واضح محبت کی طرف جائیں۔ محبت کے احساسات آگ کے شعلوں کی طرح ہمارے اندر موجود ہیں۔ وہ ہمیں جلا رہے ہیں اور اس آگ سے آہستہ آہستہ ایک معجزہ ظاہر ہو سکتا ہے۔ اور وہ معجزہ یہ ہو گا کہ ہم کس چیز سے محبت کرتے ہیں۔ کیمیا گری کے کام' کیمیا گری کی تبدیلیاں لیکن جلنا ایک خوفناک کام ہے۔ اور اس میں عظمت بھی ہے۔ وہ مجبور نہیں ہے پھر میں اسے چین کی تمام دولت سے کیسے خرید سکتا ہوں۔

Marfat.com

وہ ایک فرشتہ ہے۔ لوگ ہنستے ہیں لیکن رومی مذاق نہیں کر رہا تھا۔ یہ ان کا محض تصور نہیں تھا بلکہ آگ میں جلتا ہوا یہ شخص اس نے قریب سے دیکھا تھا شمس کیلئے اس کے احساسات جذباتی نہیں ہیں بلکہ وہ اس کی عزت کرتا تھا۔ اور وہ مختلف قسم کے جذبات کا حامل تھا۔ وہ مکمل طور پر عام سوچ میں محبت کی شاعری نہیں کرتا بلکہ وہ نظر کی براہ راست خوبصورتی اور عالمانہ شاعری کرتا ہے۔ جب رومی نے شمس کو فرشتہ کہا تو پھر وہ ایک عام انسان نہیں رہا اور اسے خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا۔ ان کے پاس کبریا کی روحانی عظمت ہے اور وہ دنیا کا بادشاہ ہے۔ جب آپ یہ مشاہدہ کرتے ہیں اور استاد کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو عشق اور محبت کے شعلوں سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ اس کیلئے قربانی دیں۔ وہ خدا کے عطا کردہ فرض سے اٹھتا ہے۔ اور ان کا فراق روشنی ہے۔ وہ نہ تو تاجر ہے۔ نہ ہی اندھا ہے۔ میں پاگل ہو جاتا' میں اپنے بال نوچتا' یہاں واضح طور پر روحانی استاد کے ساتھ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ جب سانپ آپ کو کاٹے گا تو تم مرجاؤ گے۔ میں پاگل ہو جاتا ہوں اور اپنے بال نوچتا ہوں۔ اور چہرے پر دھول ملتا ہوں' اسے سب کچھ نظر آتا ہے۔ اور میں اسے کس طرح دھوکا دے سکتا ہوں اس مقام پر خود غرضی کا ڈرامہ روحانی محبوب کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ بلکہ ایک عام انسان سے محبت کرنے والے کو دھوکا دے سکتے ہیں کیونکہ انسانی محبت کے خواہش مند چاہتے ہیں کہ یہ ڈرامہ ٹی وی ڈرامہ کی طرح جاری رہے لیکن خدا سے محبت کرنے والے چاہتے ہیں کہ محبت میں راکھ ہو جائیں اور محبوب سے بھی محبت کی توقع کرتے ہیں یہاں پر شاگرد اور استاد کے درمیان ایک کہانی بیان کی جا رہی ہے۔ جبکہ شاگرد استاد کی محبت میں پاگل ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے استاد سے غصے کی حالت میں مخاطب ہوتا ہے کہ کئی سال تک آپ نے کچھ نہیں کہا ہے۔ اور مجھ سے کبھی کبھی ملاقات کر رہے ہو۔ جب میں نے حیرت سے حیرت کی طرف سفر کیا اور ماضی کے خوابوں کا مشاہدہ کیا اور میری پوری زندگی بار بار ابالی گئی۔ اعصاب جواب دے گئے اور وہ بھی بیالیس ہزار دفعہ' پندرہ دفعہ میرے اعصاب جواب دے گئے' زندگی سے محروم ہوا گھر سے محروم ہوا بلکہ سب کچھ کھو گیا۔ لیکن اس کے باوجود میں خوش ہوں کہ میں یہاں

ہوں مگر افسوس کہ آپ کچھ نہیں کر رہے لیکن استاد نے جواب دے دیا کہ تم کتنے احمق ہو۔ میں نے سمجھا کہ تمہیں سمجھ آگئی ہو گی' اسے تم ایک شمع تصور کر کے پروانے کی طرح اس کا طواف کرو۔ پروانہ گنگناتا ہے جبکہ شمع جل جاتی ہے۔ پھر جب تم یہ محسوس کرو گے کہ روحانی استاد تمہارے ساتھ ہے۔ آپ کے جسم میں ہے۔ اس کے بعد تمہارا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ محبت سے ہٹ کر آپ کے ساتھ ہوتا ہے اور اس انتظار میں ہوتا ہے کہ خالص محبت کا پیغام تمہارے حوالے کب کرے۔ پھر آپ کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔

استاد نے شاگرد سے کہا' جو کچھ میں کرتا رہا وہ بھسم ہونا تھا اور میں اس انتظار میں تھا کہ تمہیں بھی آگ لگ جائے' اور جلنے کا یہ انتہائی عمل' عشق کا مسلسل اور نہ ختم ہونے والا عمل پوری کائنات کی طرف جاری و ساری ہے۔ یہ روحانی استاد کا عمل ہے۔ روحانی استاد کا ماتم ہے اور جب آپ کو اس کی سمجھ آئے گی تو تم تباہ ہو جاؤ گے۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی تباہ کاریاں اور بھی ہیں لیکن یہ اصلی تباہی ہے۔

رمنا مہارشی' شمس تبریز یا دلائی لامہ تبدیل نہیں ہوئے' ان کی حالت نہیں بدلی ہے بلکہ ان کا وقت حیران وقت تھا۔ وہ ہمارے ساتھ مر رہے ہیں اور یقینی محبت کے لیے مر رہے ہیں۔ یہ وہی چیز ہے جسے رومی نے سمجھا ہے۔ رومی کو پتہ تھا کہ شمس وہ واحد شخص ہے جس کا کائنات میں ثانی نہیں ہے وہ ہر چیز میں مسلسل طور پر نظر آرہا تھا اور انہوں نے مکمل زندگی حاصل کر لی تھی۔ اسے پتہ تھا کہ شمس اوتار تھا۔ اگرچہ اسلام اوتار پر یقین نہیں رکھتا تاہم اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں نے شمس کو اسی حالت میں دیکھا تھا' اسے پتہ تھا کہ ان کی قربانیوں اور جذبات نے ان کا ذہن درہم برہم کر دیا۔ اسے یہ بھی پتہ تھا کہ اسے سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ شمس کو محبت میں ہی زندگی عطا کرنا ہے۔ رومی کو پتہ ہے کہ شمس کی عظمت سے کائنات بھری ہوئی ہے اور روحانی نظر اس کے محبوب نے عطا کر دی ہے۔ اسے پتہ ہے کہ شمس ایک ہے اور ایک کا ساتھ دے رہے ہیں (خدا) اور وہ خود شمس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اسے پتہ ہے کہ شمس روشنی ہے اور روشنی بھی وہ جو دنیا کے اعلیٰ معیار کی چمک رکھتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ صرف شاعری نہیں ہے۔ مثلاً

Marfat.com

رومی نے لکھا ہے کہ ان کی عظمت کی نظر نہ آنے والی شکل پوری کائنات میں نظر آتی ہے۔ لہٰذا میں اسے صرف جنت کے ایک وعدے پر کیسے جیت سکتا ہوں۔ ایک عظیم صوفی کا کہنا ہے کہ اگر آپ جنت میں گئے تو میں بھی جاؤں گا اور اگر آپ دوزخ گئے تو دوزخ بھی جنت اور گلاب کا باغ آپ کی وجہ سے بن جائے گا۔ یہ ہے روحانی محبت! دوزخ پھولوں کی جنت میں تبدیل ہو جائے گی۔ صرف آپ ہی کی وجہ سے' لہٰذا ایک ہی راستہ ہے کہ اسے جیت لیا جائے کیونکہ وہ میرا محبوب ہے۔ صوفیا کا خیال ہے کہ محبوب بننے کیلئے تین مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان تین مراحل کو غالباً ہندو اور بدھ مذہب سے صوفی بہتر مراحل میں تقسیم کرتے ہیں۔ جبکہ بنیادی طور پر یہ مراحل تین ہیں۔

1- پرہیزگاری 2- کشادگی 3- اتحاد

یہ تینوں وہ مراحل ہیں جو ایک انسان کو خدا کی محبت سے روشناس کراتے ہیں۔ پہلا مرحلہ لازمی اور خالص ہے۔ موجودہ جدید دور کی نام ناد روحانیت کا المیہ یہ ہے کہ وہ اس لازم مرحلے کو نہیں جانتا ہے۔ پرہیزگاری کا تصور ہے اور اصولوں کی حقانیت کا تصور بھی ہے۔ نماز سے لگاؤ' کسی کے خیالات پر حقیقی نظر ڈالنا اور دل کو خدا کے مسلسل ذکر سے زندہ رکھنا اور دیگر قسم کے اصولوں اور عبادات پر عقیدہ رکھتی ہے۔ یہ ایک ضروری اور لازمی عمل ہے۔ یہ مت سمجھئے گا کہ دل کو پاک رکھنے کے لیے یہ کوئی آسان عمل ہے بلکہ آسان نہیں ہے کیونکہ جو ہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے بارے میں صوفیا کا خیال ہے کہ شیشے کو صاف رکھیں کہ روحانیت کا سورج منعکس ہو جائے کیونکہ اکثر اوقات یہ شیشہ دھندلا ہوتا ہے اور اسے صاف کرنے کے لیے مشکل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ پہلے پرہیزگاری ہے جو کہ آپ کو وہ کچھ فراہم کرتی ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے اس لیے مراحل پر آپ کو تصوف کا ابتدائی تجربہ ہو جاتا ہے۔ یہ تجربہ آپ اندھیرے میں حاصل کرتے ہیں یعنی اندھیرے میں کام اور عبادت کرنے سے آپ کو پر امن زندگی گزارنے کے لیے طریقے سیکھنے ہوں گے اور یہ بھی سیکھنا ہو گا کہ ذہن کو کس طرح خالی کرنا ہو گا لیکن جب تک آپ تمام دنیاوی چیزوں کو سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام دنیاوی محبتیں تبدیلی کے عمل سے گزرتی ہیں۔ اور یہ ذہن میں رکھتے

Marfat.com

ہیں کہ تم سنسار ہو اور سنسار کو اس لیے بنایا گیا ہے کہ آپ کو توڑ دیا جائے جب تک حقیقی طور پر بغیر کسی بہانے کے ان چیزوں کے بارے میں تم جانتے ہو کہ تمہیں کافی طور پر پرہیزگار نہیں بنایا گیا ہے اس حد تک روحانی تجربے کا تعلق ہے۔ پس پرہیز گاری ایک بہت مشکل کاروبار ہے کیونکہ جن چیزوں پر آپ کا عقیدہ ہوتا ہے اور وہ پرہیز گاری کے اصولوں کے منافی ہیں۔ اسے ختم کیا جائے گا اور الوہی ارادہ ان تمام کھلونوں کو ختم کر دیتا ہے اس سے قبل کہ وہ آپ کے ہاتھ میں موتی تھما دے اور آپ کو یہ خیال کرنا ہو گا کہ موتی کتنی قیمتی چیز ہے اس سے قبل کہ خدا یہ موتی آپ کو عطا کرے جب آپ کو کافی حد تک پرہیزگار بنایا گیا اور جب روحانیت کے لیے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ آپ کو استعمال کریں یا آپ کو کچھ دیں تو اس وقت دوسرا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے جس کا نام کشادگی ہے۔ صوفیاء کرام حال اور مقام کے درمیان فرق کرتے ہیں حال روحانی حالت پر ترجیح دیتا ہے یہ پھر برکت نظر خوابوں اور اچانک خوبصورتی کے لمحات کو ترجیح دیتا ہے حالات بدلتے رہتے ہیں جب کہ مقام ایک قیام گاہ ہیں۔

حالات کا تجربہ خدا کی مہربانی سے کیا جاتا ہے جبکہ مقامات کا تجربہ عمل کے ذریعے بن جاتا ہے روحانی کام اندرونی کام اور تبدیلی کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔ حال انسان کو ان کی طرف بڑھنے کی سوچ دیتا ہے اور نیز جس چیز سے آپ موافقت کرنا چاہتے ہیں اس کی تمنا کی سوچ بھی دیتا ہے یہ برکت اور امن کے وہ حالات ہیں جن میں دنیا غائب ہو جاتی ہیں اور پھر ظاہر ہو جاتی ہیں جبکہ یہ عجیب و غریب اور خدائی زندگی کی قربتیں ہیں۔ ان فرشتوں کو گہرائی میں دیکھنے کے لیے آپ کو کام کرنا ہو گا' ان پر غور کرنا ہو گا اور زندگی کے ہر موڑ پر اس کی عظمت بڑھانا ہو گی خدا آپ کو موتی عطا کرتا ہے اور آپ کو ان موتیوں کو اس روشنی کے دل اور ذہن میں بار بار گھمانا ہو گا۔ آپ کو حقیقی طور پر اس کو سمجھنا ہو گا اور آپ کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ چمک آپ کے اندر کی روشنی کو کس طرح اجاگر کرتی ہے یہی دراصل ایک انسان کا حقیقی کام ہے۔ جب آپ نے اپنے دل پر تجربہ کر لیا اور حال کو سمجھنے کے لیے اپنے ذہن کو روشن کریں تو پھر عقل کو مقام کی ضرورت ہے اس مقام تک پہنچنے کے لیے آپ کو علم اور برکت کے پڑاؤ طے کرنے ہوں گے اور پھر زندگی کے

Marfat.com

آخری پڑاؤ پر پہنچ جائیں جہاں پر مکمل امن ہے یہی اصل مقام ہے۔

دوسرے مرحلے میں جو کہ وسعت کا مرحلہ ہے یعنی دل کی کشادگی کا مرحلہ ہے۔ اس کی وسعت سے ہم سمجھ چکے ہیں' عقل اور منطق کی وسعت اور درحقیقت برکت' کے دروازوں اور دیواروں کے مقابلے میں عقل وسعت کی توڑ پھوڑ کو کہتے ہیں اس کے بعد وسعت آپ کو اس کنارے پر لے جاتی ہے جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے وہ ہے محنت کا کنارہ' غصے' خوبصورتی برکت مایوسی' اور خوشی کا کنارہ ہے جس میں آپ اپنے آپ کو پہچاننے کے قابل ہو جاتے ہیں اور یہ جاننے کے قابل ہو جاتے ہیں کہ دنیا کیا ہے' دل کیا ہے' زندگی کیا ہے اور موت کیا ہے۔ ایک دفعہ ایک صوفی استاد نے مجھ سے کہا کہ استاد کا کام بہت آسان ہوتا ہے کیونکہ وسعت کے مرحلہ میں وہ دل لے کر اسے کھول دیتے ہیں' اور اسے رول دیتے ہیں۔ جب دل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے اور تباہ ہو جاتا ہے اور وسیع ہو جاتا ہے تو پھر پوری کائنات کو جاگزین کیا جا سکتا ہے اس کے بعد محبوب یعنی خدا دل میں موجود ہوتا ہے اور روحانی روشنی سب کچھ چمکا دیتی ہے اور اس کے بعد اتحاد اور ملاپ کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔

اب جبکہ وسعت نے آپ کو تباہ کر دیا ہے تو صوفیاء کرام کا خیال ہے کہ بقاء کا مرحلہ شروع ہوتا ہے جو کہ روحانیت کی موجودگی میں سکونت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا کی مکمل یاری اور مستقل علم کی روحانی روشنی میں مسکن ہو جاتا ہے جس کے بعد اتحاد اور ملاپ کا نہ ختم ہونے والا سفر شروع ہوتا ہے۔ اتحاد خوشی اور برکت کا ایک ختم نہ ہونے والا سفر ہے۔ اتحاد میں آپ اپنے آپ میں آزادی' خود روی' برکت محسوس کرتے ہو اور آپ کو وسعت دی جاتی ہے کیونکہ دل خدا کا دل بن جاتا ہے۔

اس کے بعد اس خدائی دل میں الفاظ ابھرتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ پوری تہذیب کانپتی ہے۔ اور محبت پر امن خوشی میں سفر کرتی ہے اور خدا کے نام کے ذکر میں مصروف ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ رومی نے گذشتہ باب کے آخر میں کہا کہ:

میرے درد کی لامحدود خشک اور وسیع بیابان میں' میں بیمار ہو گیا لیکن گلاب

Marfat.com

مل گیا۔ انسانی تجربے کی حد تک رومی کا نقطہ نظر صحیح ہے کیونکہ انہوں نے وہاں سے گلاب دریافت کرلیا جہاں سے مل جاتا تھا۔

جنگلی گلاب جسے محبت کی آنکھوں سے مشاہدہ کئے بغیر دیکھا نہیں جاسکتا ہے۔ تمام روحانی خفیہ رازوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ روحانی علم کی حفاظت کی جاتی ہے اور یہ حفاظت مقدس آگ کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اور جو لوگ محبوب کے ساتھ محبت کرتے ہیں وہ اس کا چہرہ مشاہدہ کرسکتے ہیں۔

محبوب دوسروں کے لئے بہت سی چیزیں آشکار کریں گے لیکن محبوب کا چہرہ صرف وہ لوگ دیکھ سکیں گے جو ان کی محبت میں گم ہو گئے ہیں۔ ان خفیہ رازوں کو جاننے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ یہ ہے کہ ہم وہ دل ہو جائیں جس میں یہ راز رقص کرتے ہیں۔ خدا کی محبت کو سمجھنے کا اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم اپنے آپ اور چیزوں کے درمیان محبت کا راستہ کھول دیں۔ جیسا کہ رومی نے کہا ہے کہ "میرے درد کی لامحدود' خشک اور وسیع بیابان میں" وہ شعر نہیں لکھ رہا ہے بلکہ وہ اس آخری مقام کے بارے میں بتا رہا ہے جہاں وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا تھا۔ وہ مقام جس کے بارے میں رومی بتا رہا ہے وہ ناامیدی' اور مایوسی کا مقام ہے لیکن علم کا باغ بھی ہے۔

آج کل بعض دوست ایڈز کے مریض ہیں اور میں نے ان کے ساتھ رہ کر بہت وقت صرف کیا ہے' وہ درد کی لامحدود بیابان میں گم ہو گئے ہیں تاہم وہ اس مقام کی تلاش میں ہیں جہاں وہ خاموشی سے خدا سے ملاقات کریں اور خدا چند دنوں میں ان کے آخری لمحات پر کام کر رہا ہے۔

رابرٹ لویل نے لکھا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے بعض اوقات میں کمزور ہو جاتا ہوں جب آپ کمزور ہیں تو پھر چلے جاؤ تاکہ تمہیں پھول مل جائے۔ یہ وہ چیز ہے کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ تم جو زندگی بسر کر رہے ہو وہ تمہاری زندگی نہیں ہے بلکہ یہ زندگی خدا کی ہے۔

کچھ کرنے والا آپ نہیں ہے کیونکہ آپ سرے سے موجود ہی نہیں ہیں بلکہ تم طاقت کے سمندر کی ایک لہر ہو' مگر تم وہ سمندر بھی ہو کیونکہ لہر سمندر کا حصہ ہے۔ تم بذات خود وہ گلاب بھی ہو جس کی تلاش میں تم سرگردان ہو۔

Marfat.com

رومی نے شمس کے بارے میں لکھا ہے:

تم ہر اس چغہ کے ذریعے دیکھتے ہو جو میں زیب تن کرتا ہوں
معلوم کرو اگر میں منہ اور زبان کے بغیر بات کروں
دنیا اپنی خواہش اور تمنا کے الفاظ پر مست ہے
لیکن میں خاموشی کے استاد کے ہاتھوں غلام بنا ہوا ہوں

کسی کو خاموشی کے ولی کے ہاتھوں غلام بننے کی اجازت دینا ایک مکمل نظم و ضبط ہے۔ اس کے بعد شمس نے فرمایا:

اپنے سینے میں میرے راز کو محفوظ کر لو۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ رومی اس وقت بات کرتا ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ وہ لکھتا ہے تو غالباً ہم غلطی پر ہیں۔ یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ خاموشی ہے کیونکہ رومی ہماری روح کے ساتھ خاموشی سے باتیں کر رہا ہے' ہماری روح کے ساتھ گہرائی سے خاموشی سے' جو ہم مشکل سے محسوس کر سکتے ہیں جبکہ ان کے الفاظ روحانی خاموشی کے الفاظ ہیں۔ جب ہم مسلسل طور پر ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو وہ ہمیں خاموشی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ باتیں ابتدائی باتیں ہیں مگر خاموشی کے بنیادی اجزا ہیں۔ رومی شمس بن گیا' خاموشی بن گیا اور اس خاموشی میں سے وہ ہمیں ایک خوبصورت چشمے سے متعارف کراتے ہیں۔ یہ خوشی اور خوبصورتی دراصل خاموشی ہے۔

اپنے سینے میں میرے رازوں کو محفوظ کرو
میری خوشیوں کو اپنے آپ سے متفرق کرو
اگر میں تمہیں مل گیا تو مجھے اپنے دل میں چھپاؤ
اور میرے پاگل پن کو حقیقت تسلیم کرو

استاد کی طرف سے شاگرد کے لئے یہ ایک اہم ہدایت ہے۔ "میں آپ کو غیر حقیقی صورت دکھاؤں گا" میں آپ کو خفیہ رازوں سے روشناس کراؤں گا لیکن انہیں سینے میں محفوظ کرو۔ انہیں تقسیم مت کرو کیونکہ لوگ تمہیں پاگل کہیں گے۔ میری خوشیوں کو متفرق کرو' خفیہ رکھو' اپنے آپ تک کیونکہ ان میں سے بعض کی طاقت تم نہیں رکھتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ دھماکہ ہو جائے۔ اگر دھماکہ ہو گیا پھر تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا ہے۔

Marfat.com

رہنا سیکھو کہ کس طرح رہنا ہے۔ اب تم صحرا میں ہو۔ اور میں آپ کو علم کے صحرا میں لے کر جا رہا ہوں تاکہ تم یہ جاننے کے قابل ہو جاؤ کہ روحانیت کیا ہے یعنی میں آپ کو روحانیت اور تشخص سنانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ نے مجھے ڈھونڈ لیا تو مجھے دل میں چھپاؤ یعنی مجھے دوسروں سے چھپاؤ تاکہ وہ مجھے ڈھونڈ نہ سکیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے علم کو اپنے سینے میں چھپاؤ تاکہ تمہیں روشنی اور چمک نظر آئے۔ اس کے بعد سب سے اہم ترین ہدایت اسے یہ دی گئی ہے کہ میرے پاگل پن کو ایک واضح حقیقت تسلیم کرو۔ استاد خدا کے علم کے پہلو کی بات کرتا ہے اور اولیائے کرام جو کہ حقیقی استاد ہیں' وہ اکثر جس پہلو کے حوالے سے بات کرتے ہیں ہم اسے سمجھنے سے قاصر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں انہیں علم عطا کیا جاتا ہے۔ شمس نے رومی کو جو ہدایات دی ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر تم تبدیلی چاہتے ہیں تو اس مشورے پر عمل کرو۔ رومی نے لکھا ہے کہ اچھا استاد ایک ہنر مند کے برابر ہوتا ہے۔ وہ مچھلیاں پکڑنے والے ماہر کی حیثیت سے دریا میں مچھلیاں پکڑتا ہے اور پھر اسے آہستہ آہستہ پانی سے نکالتا ہے۔ جب وہ مچھلی کو پانی سے باہر نکالتا ہے تو پھر مچھلی رقص کرتے کرتے مر جاتی ہے۔ روحانیت کے اس عمل کو آپ مذاق مت سمجھو اور تم رقص نہیں کر رہے ہو بلکہ آپ کے اعصاب روحانی محبت کی وجہ سے جواب دے رہے ہیں۔ جب تم روحانیت کے اس عمل سے گزرتے ہو تو خدا اصلی مشکل میں ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ مچھلیاں پکڑنے والے کا کانٹا آپ کے منہ میں پھنس جاتا ہے اور اس کے بعد تمہیں روحانیت سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

اب اس شعر پر غور کریں کہ تم روح ہو اور روح جسم سے جدا نہیں ہو سکتی۔ شمس نے کہا تم روح کو کیسے پہچان سکتے ہو؟ رومی نے پوچھا' جس طرح تم جسم کو پہچان سکتے ہو۔ شمس نے جواب دیا جو کچھ تم جانتے ہو۔ اور جو کچھ تم سوچتے ہو یہ وہ مقام نہیں ہے جس میں لین دین کا تصور موجود ہو کیونکہ استاد کے ساتھ آپ سودا نہیں کر رہے ہو۔ تم محبوب کے ساتھ سودا نہیں کر رہے ہو اور اپنی ضروریات کی فہرست کے ساتھ اچانک ظاہر نہیں ہو سکتے ہو۔ تم اچھائی کا سمندر ہو' رومی نے کہا خاموشی' شمس نے جواب دیا۔ محبت ایک موتی ہے جسے آپ بہتر سمجھ

کر کسی کو نہیں دے سکے۔ شمس نے کہا تم تنگ نظر بھی ہو اور عالم بھی۔ شمس رومی سے مخاطب ہے کہ مجھے فرشتے سمندر کی اچھائی کی حیثیت سے یہ القاب نہ دیا کریں کیونکہ یہ آپ کی بازی ہے تم رومی ہو۔ شاعر ہو' اور الفاظ ترتیب دینے والے ہو۔ پہلے جل کر راکھ ہو جاؤ پھر بات کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ موتی کو پتھر سمجھ کر کسی کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے ان کا مطلب بہت گہرا نظر آتا ہے۔ استاد اور ولی آپ کو موتی دینے کی کوشش کر رہا ہے لیکن آپ غالباً" نئی کار' یا کوئی نئی دوست وغیرہ چاہتے ہیں یا شاید اپنا سہانا مستقبل! یا پھر دونوں نہیں۔ ان کا مقصد ان چیزوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے ان کا مطلب یہ جعلی موتی نہیں ہے بلکہ یہ وہ موتی ہے جو وہ آپ کو دینا چاہتا ہے لفس کے علاوہ وہ جو کچھ دینا چاہتا ہے' اس میں سے ہر چیز موتی نہیں ہوتی تم اسے حاصل نہیں کر سکو گے یا کر سکو گے اس وقت تک جب آپ یہ نہیں کہیں گے کہ تم وہ چیز نہیں چاہتے۔ غرض یہ کہ عشق وہ موتی ہے۔ جسے پتھر کی طرح کسی کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ جو کچھ دیا جا رہا ہے۔ وہ روحانی علم کے سوا کچھ نہیں اور اکثر جو کچھ آپ چاہتے ہیں وہ روحانی علم کا ایک حصہ ہوتا ہے اور استاد اس وقت تک وہ علم اپنے پاس رکھے گا جب تک تم ان کی تمنا نہیں کرو گے۔ جب آپ تمنا کریں گے۔ تو استاد ایک ہی سانس کے ساتھ خدا کی نظر عطا کرے گا۔ جب تم تمنا کرو گے تو روحانی روح خواب میں آکر آپ کو سب کچھ سکھائے گی۔ آپ کو روشنی عطا کرے گی۔ اور خدا کی یاد کے سوا باقی تمام چیزوں کو ایک طرف رکھے گی یہ تمام میل کچیل صاف کرنے کیلئے واحد چیز تمنا ہے جس کے بارے میں رومی لکھتا ہے۔

اے دل بہادر بن جاؤ۔ اگر تم سہنے کی طاقت نہیں رکھتے ہو تو جاؤ
محبت اور عشق کی عظمت چھوٹی چیز نہیں ہے۔ حوصلہ کرو اگر تم
خوفزدہ نہیں ہو۔ تھر تھراؤ' اور یہ آپ کا گھر نہیں ہے

یہاں وہ لمحات پائے جاتے ہیں جب آپ یہ محسوس کریں گے کہ تم آگ کے دروازوں سے گزر رہے ہو جس کا مطلب ہے جلنا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ گویا تم سچائی کے ساتھ ہی مرنا چاہتے ہو۔ یہ نہیں کہ صرف ارادہ کر لیا یا مرنے کے بارے میں پڑھ لیا یا پھر آدھی رات کو رومی کے اشعار پڑھ لیے بلکہ روزانہ ہر

Marfat.com

گھڑی اور ہر لمحے میں خدا کی محبت کی تاریکی میں جاتے رہو اور حقیقی طور پر اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دو۔ اس تمام عمل سے گزرنے کیلئے تمہیں خدا کے عطا کردہ حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک شیر کے بارے میں ایک عجیب اطلاع دنیا کے تمام حصوں میں پھیل گئی۔ اس افواہ پر ایک شخص نے سفر کیا لیکن انتہائی دور سے کھڑے ہو کر شیر کو دیکھا اور یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ اس شخص نے مسلسل ایک سال تک ایک مشکل سڑک پر مرحلہ وار سفر کیا۔ پھر جب وہ شیر کے قریب پہنچ گیا تو اسے آگے جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ کیوں؟ لوگوں نے اس سے کہا کہ کیا تم اس شیر کی محبت میں طویل سفر پر نکلے ہو؟ اس شیر کی ایک خاص خوبی ہے اور وہ یہ کہ جو اس کے قریب چلا جاتا ہے اور محبت کے ساتھ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو شیر اسے ڈراتا نہیں ہے اور جو کوئی اس سے ڈرتا ہے تو شیر اس پر غصے ہو جاتا ہے اور اس پر حملہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے بارے میں اس قسم کی غلط رائے کیوں قائم کی ہے؟ کیوں کھڑے ہو گئے ہو؟ ایک قدم آگے آجاؤ لیکن ایک قدم اٹھانے کیلئے اس کے پاس جرات نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کی طرف ایک قدم اٹھانا ہمارے لیے بہت مشکل ہے۔

ایمان بھی اسی قسم کا قدم ہے اور اس قدم کو شیر کی موجودگی میں اس کی طرف اٹھانا ہو گا۔ بعض اوقات آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ صوفی نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ حقیقت کی روشنی سے تم کچھ بھی نہیں چھپا سکتے ہو۔ اور نہ ہی حقیقت کی آگ اور خدائی محبت کی حقیقت سے بعض اوقات آپ کو اپنے جسم کی ہر سانس اور آواز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور آپ کے ذہن میں ہر خیال کے ساتھ مطلب یہ کہ جو کچھ آپ نے سمجھا ہے تمہارے خیال میں وہ چیز حقیقی ہے جبکہ خدائی علم یگانہ حقیقت ہے۔ خدائی محبت اور خدا کی عطا کردہ روشنی بھی ایک حقیقت ہے۔ یہ اس لمحے سے موافقت رکھتی ہے۔ جب تم شہرت اور عظمت کے شیر، عشق کے شیر اور جذبات کے شیر کا مقابلہ کرتے ہو اور وہ تمہیں اپنی محبت سے مارتا ہے کیونکہ اگر تم حقیقی طور پر کچھ جاننے کیلئے اس کا سامنا کرو تو سمجھو کہ تم قربانی، تبدیلی اور تسلیم کا سامنا کر رہے ہو۔ اور ایک نئے ختم ہونے والے

سفر پر روانہ ہو جاتے ہو اپنا سامان لے کر' سینٹ فرانسس کی طرح اور کسی نامعلوم مقام کی طرف ننگے پاؤں چلنے لگتے ہو اس وقت جب آپ شیر کی طرف ایک قدم اٹھانے کی سوچتے ہو اور وہ بھی شیر کی موجودگی میں تو دل سے کہو کہ بہادر بنو۔ اور اگر تم بہادر نہیں ہو تو چلے جاؤ کیونکہ محبت کی عظمت چھوٹی چیز نہیں۔

میں نے ہندوستان میں ایک قبرستان میں ایک خاتون دیکھی جو کہ اپنے بیٹے کی قبر کے قریب بیٹھی تھی۔ اس کا بیٹا دہشت گردوں نے تشدد سے مار دیا تھا وہ اپنے بیٹے کی قبر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سسک رہی تھی۔ اس دوران میں نے اپنے دوست سے کہا اگر محبت اسے کہتے ہیں تو میں ہرگز محبت نہیں کروں گا۔ دوست نے کہا کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ وہ خاتون جو کچھ محسوس کر رہی ہے وہ بہت خوبصورت چیز ہے۔ اور وہ چیز اس کے بیٹے کی محبت ہے' کیونکہ محبت کی عظمت اس کی گریہ و زاری میں تھی' محبت کی عظمت اس کی سسکیوں میں تھی اور محبت کی عظمت غم اور پریشانی سے اس کی دستبرداری میں تھی۔ یہ ہے محبت کی عظمت جو اس کے خون میں دوڑ رہی تھی۔ جب کوئی ایڈز کی بیماری سے آپ کی گود میں مر جاتا ہے تو محبت کی عظمت وہ خون ہے جس نے آپ کے دامن پر تھوکا ہے۔ محبت کی عظمت اس دو سالہ بچی کو جو کہ ایڈز کی بیماری سے مر رہی ہے' آپ کی سانسوں سے دور رکھتی ہے اور بے پناہ محبت کی وجہ سے آپ کا دل ٹوٹ جاتا ہے جو کہ اس سے قبل کبھی نہیں ٹوٹا تھا۔ محبت کی عظمت دل کی توڑ پھوڑ کو قبول کرتی ہے۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ ہر لمحے کے بعد کیونکہ ایک لمحے میں دل ٹوٹ جاتا ہے اور دل کا ہر ٹکڑہ نئی تباہی ہوتی ہے۔ ہماری ثقافت کے اس رہنما تصور میں اور عیسیٰ کا عظیم مغربی اوتار ہمارے ذہن میں ہے کہ محبت کا مطلب کیا ہے۔

محبت کی عظمت کا مطلب ہے جسم کی توڑ پھوڑ۔ انہوں نے آپ سے محبت کر کے سب کچھ کیا پس اگر آپ کو خوف نہیں ہے تو واپس آجاؤ اور یہ آپ کا گھر نہیں ہے بلکہ یہ شیر کا گھر ہے جیسا کہ رومی نے کہا ہے کہ

شیر کی طرف شیر کی موجودگی میں قدم اٹھانا

یہ بہت بڑی اور حیران کر دینے والی بات ہے کہ انسانی زندگی میں سچائی کی طرف ایک شاندار قدم ہے جبکہ باقی صرف پاؤں کے نشانات ہیں۔ یہ قدم پیغمبروں

Marfat.com

کے ذریعے اٹھائے جاتے ہیں جو خدا کی یاد میں پوری زندگی کو خیرباد کہہ دیتے ہیں
رومی نے خوب کہا ہے کہ

اے دل تمہارا کوئی مقام نہیں؟
جو کہ گرد و غبار کی طرح طوفان میں پھیل جاتے ہیں
تم آگ میں ہو اور ذرا یہ جگہ چھوڑ دو
وحشت اور خوف تمہیں نرم کر دے گا
حقیقت کی روشنی کے قریب کیا ہے شک یا یقین؟
حقیقت کے شہد سے تلخی بھاگ جاتی ہے
اور سورج اپنے آپ سے منہ نہیں چھپا سکتا
اور یہ چھوٹی چھوٹی روشنیاں کیا ہیں؟

روحانی محبت کے راز کیا ہیں اور خدا سے محبت کرنے کے راز کیا ہیں؟ یہ بہت ہی سادہ راز ہیں اور وہ آگ، روشنی، محبت کی آگ، خوشی، برکت اور امن ہے جب روحانی محبوب کا محاصرہ کیا جاتا ہے تو یہ آگ دل کے اندر سے اٹھتی ہے، جب عیسیٰ اور بدھ کا محاصرہ کیا جاتا ہے تو یہ آگ پوری کائنات پر پھیل جاتی ہے۔ وہ آگ اور روحانی آگ دونوں ایک ہیں۔ جب یہ آگ اٹھتی ہے اور جسم کو پکڑ لیتی ہے اور سب کچھ جلا دیتی ہے پھر یہ آگ اس کے گرد پھیلی ہوئی آگ سے مل جاتی ہے اور ایک ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی محبوب آپ کے اندر جل رہا ہوتا ہے اور محبت کرنے والا محبوب میں ہی بدل جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد انسان کو پتہ چل جاتا ہے اور وہ محبت سب کچھ واضح کر دیتی ہے اور جب آپ کو پتہ چل جائے کہ تم ہر ایک کے ساتھ ایک ہو جاتے ہو۔ تو پھر یہ عمل عروج پر پہنچ جاتے ہیں۔
رومی نے خوب کہا ہے:

تمام دنیا کی خواہشات اور تکلیف بہت سادہ ہے
اس خواہش کے پہلو میں ٹھنڈک بھی ہے
اور اس کے پہلو میں آگ بھی ہے
میں اس آگ میں جلتا ہوں
اور میں اس آگ سے دنیا کو تباہ کر دوں گا

Marfat.com

کوئی بھی شخص جس نے روحانی اعتقاد کے تجربے کے ساتھ زندگی گزاری ہو' تمہیں بتائے گا کہ روحانی سادگی تلاش کرنے کے سوا کوئی چیز مشکل نہیں ہے۔ اور کوئی بھی شخص جو کہ پریشانی میں رہا ہو اور خود غرضی کی آگ میں جلا ہو' وہ تمہیں یہ بتا دے گا کہ تم کچھ نہیں جانتے ہو۔ اور جب آپ ان کے قریب آئیں گے تو تمہیں ان کے اندر فریب نظر آئے گا۔ یہ بہت خوفناک تصور ہے کہ ایک قیمتی شیشہ ہو اور اس میں آپ تمام چیزوں اور خیالات کو کمزور نظریے سے مشاہدہ کریں۔ یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ جب تم اپنے اندر کم محبت محسوس کرو۔ یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ آپ کی محبت کے تمام احتجاجوں کے پیچھے کنٹرول کرنے کے جذبات ہوں۔ اور آپ کے تمام فرمودات کا طریقہ یہ ہو کہ تباہی کے بغیر محبت ہو جائے۔ آپ چاہتے ہیں کہ تمہیں نظر اور روشنی دی جائے لیکن اسے حاصل کرنے کے لیے تم اپنے دل اور ذہن کو خالی نہیں دیکھنا چاہتے۔ تم ہر تسلیم کرنے والے کھیل کے ذریعے جاتے ہو اپنی تاریکی کی طرف اپنی فطرت اور جبلت کی طرف۔ یہ بہت پیچیدہ جذبہ ہے جس کے مطابق دنیا کے دیگر جذبات اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ درحقیقت تم دوسری تکالیف اور جذبات میں تجربہ حاصل کرتے ہو جن میں جذب ہونے کی صلاحیت موجود ہے ایک دنیا دار کے لیے حقیقی علم کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ اسے غلط تصور کرتا ہے۔ لیکن تبدیلی کی طرف جانے والے دل اور ذہن کی کوششوں کو سمجھنے سے وہ قاصر ہے۔

بیسوی صدی کا شاعر اس علم سے آگاہی حاصل کر چکا ہے جو رومی نے لکھا ہے اور کہا ہے کیونکہ ہم فانی دنیا میں رہتے ہیں۔ رومی کی اہمیت کیونکر ہے کیوں کہ ان کے اندر ہمیں تمام روحانی کلچر کی جھلک نظر آتی ہے۔ برکت اور خوشی کے اتحاد دونوں کا ریکارڈ' ریکارڈ کی قیمت' خرچ' مراحل اور بہانے بھی ان کے اشعار میں نظر آتے ہیں۔

جب ہم یہ شاعری پڑھتے ہیں تو ہم علم سے اعلیٰ معیار پر ایمان کی آگاہی حاصل کرتے ہیں اور ہم اس علم کی تلاش میں سرگردان ہو جاتے ہیں۔

میں نالہ و زاری کرتا رہا' انہوں نے مجھے جلا دیا' میں نے فریاد کی
میں نے خاموشی محسوس کی' جب ان کی آگ مجھ پر گری

Marfat.com

انہوں نے مجھے دھکیل دیا تمام حدود سے ہٹ کر
میں اندر دوڑا انہوں نے مجھے وہاں بھی جلا دیا

اگر تم عدم میں داخل ہونا چاہتے ہو یا اگر تم عدم میں خیمہ لگانا چاہتے ہو' اگر تم آزاد رہنا چاہتے ہو تو آپ کی زنجیر ٹوٹ جائے گی۔

میں نالہ و زاری کرتا رہا اور انہوں نے مجھے جلا دیا

تم آہ و زاری کر رہے ہو۔ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ نتیجہ اچھا ہو گا؟ تم صرف پریشان ہو۔ شمس رومی کے ساتھ ظلم کر رہا ہے۔ رومی نالہ و زاری کر رہا ہے اور شمس کہتا ہے کہ رک جاؤ گیلی لکڑی کی طرح کیونکہ میں آپ کی نمی سے تنگ آچکا ہوں ابھی تمہیں کچھ نہیں ہوا ہے۔ تم صرف نالہ و زاری کر رہے ہو' یہ بغاوت ہے' لیکن شمس کا کہنا ہے کہ میں نے خاموشی محسوس کرلی کیونکہ اس کے بعد آپ کیا کر سکتے ہو؟ میں محسوس نہیں کروں گا اور مایوس نہیں ہوں گا۔ میں خاموش رہوں گا' اس پر غور کروں گا اور ذہن میں لاؤں گا۔

کیوں تم سرگرم نہیں ہو؟ لوگ گلیوں میں مر رہے ہیں لیکن تم سوچ میں بیٹھے ہو' کیا کر رہے ہو؟ خدا کی برکت سے اپنے آپ کو مستفید کرو۔ خاموش ہو جاؤ' محبت کرو' دل توڑ دو' اٹھو" وہ مجھے دھکیل دیتا ہے۔ استاد وہاں ہے جہاں وہ ان قدموں کے نیچے آگ لگائے گا جو تم اٹھا رہے ہو۔

انہوں نے مجھے تمام حدود سے باہر دھکیل دیا
میں اندر دوڑا لیکن انہوں نے مجھے وہاں بھی جلا دیا

آخری سطر بہت خوبصورت ہے کیونکہ غالباً اس کے دو معنی ہیں۔ پہلا یہ کہ میں اندر دوڑا یعنی میں واپس گھر کو دوڑا اور انہوں نے مجھے اسی جگہ پر جلا دیا کیونکہ میں ان کے ساتھ اتحاد کے لیے انتظار کر رہا تھا۔ جب میں تحفظ کے لئے اندر کو دوڑا تو وہاں تمام خواہشات کو پایا اور سب کچھ کا آغاز از سر نو ہوا۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب رومی واپس دوڑ گیا تو اسے پتہ چلا کہ بعد میں اس کے ساتھ کیا پیش آیا۔ وہ ایک بار پھر جل گیا۔

اب ہم محبت کی آگ میں جلنے پر مختصر بات کریں گے۔ اس سلسلے میں سب سے اچھا بیان سینٹ جان صلیبی کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ اور مجھے شک ہے کہ وہ ہسپانیہ (اندلس) کے صوفیائے کرام کے حالات کا مطالعہ کرکے ان سے متاثر ہوا تھا۔ پہلے گیلی لکڑی کو آگ میں ڈال دیا' اس کے بعد اس گیلی لکڑی سے دھواں اٹھا۔ آگ اس گیلی لکڑی میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہے لیکن وہ لکڑی گیلی ہے اور سخت ہو رہی ہے۔ پرانی بھی ہے۔ میں بہت پریشان ہوں۔ یہ باتیں اینڈریو یا سیٹون یا سینڈرا کے متعلق ہو رہی ہیں۔ میں بہت پریشان ہوا۔ میری ماں نے مجھے برا بھلا کہا۔ مجھے نوکری سے بھی نکال دیا گیا۔ میں خودکشی کرنا چاہتا ہوں۔ میری دنیا ختم ہو رہی ہے۔ اس برے تجربے نے مجھے بیمار کر دیا۔ میں مرنا چاہتا ہوں۔ یہ گیلی لکڑی جو ہماری شناخت ہے۔ وہ خود غرضی اور آوازیں اب بھی جاری ہیں۔ پہلی دفعہ جو بھی کچھ پیش آتا ہے وہ پرہیز گاری ہے۔ صوفیاء کے خیال میں پرہیز گاری خوف ہے کیونکہ ابتدائی مرحلے پر بہت مشکلات پیش آتی ہیں اس کے بعد وسعت کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور گیلی لکڑی بھی آگ پکڑ لیتی ہے۔ آپ آگ میں جلتے ہیں اور ناپاکی ختم ہو جاتی ہے۔ دوسرے مرحلے پر برکت اور روشنی کا سورج ظاہر ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ آخری مرحلہ نہیں ہے۔ اور آخری مرحلے کے بارے میں کبھی بات نہیں کی جا سکی بلکہ رومی نے بھی اسے بیان نہیں کیا ہے۔ روحانیت کے راز خاموشی کے ساتھ آشکارا ہو جاتے ہیں۔ اور اخیر میں محبت کرنے والا خاموشی کے بستر پر لیٹ جاتا ہے۔ یہ وہ آخری مرحلہ ہے جہاں آگ ختم ہو جاتی ہے اور محبت راکھ ہو جاتی ہے۔ نرم ہو جاتی ہے' گہری چمک اور اس کی یہ چمک گیلی لکڑی سے منعکس ہو جاتی ہے۔ اسے اتحاد اور یگانگی کہتے ہیں۔ یہ وہ محبت ہے جس میں تمام کائنات وجد کرتی ہے۔

میں نالہ و زاری کر رہا تھا انہوں نے کہا خاموش ہو جاؤ
میں خاموش ہو گیا انہوں نے کہا فریاد کرو
مجھے بخار سا ہو گیا۔ انہوں نے کہا خاموش ہو جاؤ
میں خاموش ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں جلا دوں گا

جب آپ اس مرحلے سے گزر رہے ہوں تو ان مشکلات سے گزرنے کیلئے تیار رہنا

Marfat.com

پڑے گا۔ کیونکہ آپ کے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اور آپ یہی کہہ سکتے ہیں کہ میں اس عمل کا حصہ ہوں۔ اور آپ کو یہ سمجھنا بھی ہو گا جیسا کہ رومی کہتا ہے۔

درد طوفان ہے اور اس کے جھنڈے کو لپیٹا نہیں جاسکتا
جس طرح بیابان میں گھوڑا دوڑتا رہتا ہے
کسی روک اور اختتام کے بغیر
میں ان کا اور وہ میرا غم ہے

اس مقام پر خود غرض انا استاد کی محبت میں سے بعض چیزوں کا اندازہ کر سکتی ہے۔ استاد کہتا ہے کہ صوفیا کی کہانی یاد رکھو۔ جس چیز کے بارے میں آپ سوچتے ہیں میں محبت میں اسی کیلئے جل رہا تھا۔ اور اس انتظار میں تھا کہ آپ کو بھی آگ پکڑ لے۔ جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں وہ کچھ نہیں ہے۔ اور وہ آپ کی سوچ سے بالاتر ہے۔ اس لمحے پر جب رومی کہتا ہے کہ میں ان کا اور وہ میرا غم ہے۔ آپ یہ محسوس کریں کہ باہمی تعلق کا اثر ضرور موجود ہے۔ ایک محبت جس میں استاد کی طرف سے ایک عجیب و غریب تشویش موجود ہے۔ اور وہ کوشش آپ کی پوری زندگی کے بارے میں ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ میرے استاد کے چہرے پر بعض اوقات جو آثار نظر آتے ہیں' اسے آپ کس طرح سمجھ سکتے ہیں اور میں کب تک آپ سے محبت کرتا رہوں اس سے قبل کہ مجھے پتہ چل جائے کہ آپ کس حد تک محبت کرنے کے قابل ہیں۔ میں کب تک اس کہانی کو سنتا رہوں گا جسے آپ اپنی زندگی کہتے ہیں؟ کب تک؟ یہ اس لیے نہیں کہ میں بے صبرا ہوں بلکہ اس لئے کہ میں یقینی طور پر آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ اپنی اصلی شکل کو دیکھیں جبکہ میں ہر وقت آپ کے انتظار میں رہا کیا آپ میری طرف رخ کریں گے۔ اولیائے کرام کے گرد بھوت جمع ہوئے ہیں اور وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ انسان بن جائیں جبکہ اکثر بھوت انسان بن جاتے ہیں۔ یہ عمل پوری شدت کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ لیکن جیسے ہی یہ عمل گہرائی میں پہنچ جاتا ہے۔ تو وسعت' برکت اور خوشی مزید گہرائی میں چلی جاتی ہے۔ وسعت میں نئی پریشانیاں ہیں' نئی ذہنی کشمکش ہے لیکن یہ پریشانیاں واضح محبت سے متعلق ہیں۔ وہ مرحلہ محبت میں مبتلا ہونے کا ہے جو کہ بہت درد

Marfat.com

ناک مرحلہ ہے۔ دوسرا مرحلہ محبت کرنا اور تیسرا مرحلہ بذات خود محبت ہے۔ محبت میں مبتلا ہونا' محبت بن کر اور محبت بن جانا سلسلہ امداد ہے۔ یہ مرحلہ استاد کی عظمت اور خفیہ خوبصورتی کا عمل ہوتا ہے۔

آج رات مایوسی اور چمک کی رات ہے
جب آپ کے خفیہ راز مکمل ہو جائیں
میرے تمام خفیہ راز آپ کے تخیل میں سے ہیں
رات طویل ہے جبکہ وہ اور میں محبت میں گم ہو گئے ہیں

رات آگئی۔ رومی کیلئے رات اکثر وہ وقت ہے جبکہ وہ اور میں محبت میں گم ہو چکے ہیں۔ رات آگئی رومی کیلئے۔ رات اکثر وہ وقت ہے کہ جب خود غرضی' پاگل پن ساکن ہو جاتے ہیں اور محبوب کی روحانی خوبصورتی آسمان پر چاند کی طرح نکل آتی ہے اور وہ خوشبو دار رات محبوب کی خوبصورتی کو دل کی گہرائیوں تک پہنچا دیتی ہے اور یہ رات ان کے خیال میں محبت کی رات ہوتی ہے۔ اور خوبصورت رات جیسا کہ یہ شعر ہے بابرکت بن جاتی ہے۔ وہ آپ سے یہ کہہ رہا ہے' کہ کیا ہونے والا ہے۔ یہ رات خاموشی کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل شعر سے ہوتا ہے:

آج رات مایوسی اور چمک کی رات ہے
جب آپ کے خفیہ راز مکمل ہو جائیں
میرے تمام خفیہ راز آپ کے تخیل میں سے ہیں
رات طویل ہے جبکہ وہ اور میں محبت میں گم ہو چکے ہیں

اس شعر میں ان دونوں محبت کرنے والوں کے درمیان ہمیں مکالمہ نظر آتا ہے۔ آپ کو رومی پر شمس کی نظر کی خوبصورتی نظر آتی ہے کیونکہ شمس کو پتہ تھا کہ کون ان سے محبت کر رہا ہے۔ اس کو پتہ تھا کہ جو دل رومی نے اسے دیا تھا وہ بہت بڑا تھا جس میں کائنات کو جاگزین کیا جاسکتا ہے۔

شمس کو یہ بھی پتہ تھا کہ رومی ان سے محبت کرتا ہے۔ اس نے رومی کی اور رومی نے اس کی محبت کو ناپ تول لیا۔ افلاکی کے بیان میں جب شمس اور رومی اچانک وجد کرتے ہیں تو بہت عجیب خوبصورتی کی جھلک نظر آتی ہے۔

یہ صوفی کی دعوت ہے جبکہ ہر شخص برکت اور خوشی کے ساتھ اس کے ذہن سے باہر ہوتا ہے۔ ان حالات میں شمس اچانک گاتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہیں پتہ نہیں کہ رومی کون ہے؟ تمہیں پتہ نہیں کہ یہ شخص کون ہے؟ تمہارا خیال ہے کہ یہ شخص رومی ہے مگر اس شخص کے دماغ میں ہزاروں سورج ہیں اور اس شخص کے دل میں ہزاروں سمندر ہیں۔ یہ بہت عظیم انسان ہے۔ شمس اپنے شاگرد کے سامنے اپنا ذہن کھو بیٹھتا ہے۔ یہاں ضرور ایک ایسا لمحہ آتا ہے جب شمس نے رومی کو پکڑتے ہوئے کہا ہو کہ آپ کے ذہن میں کوئی اور چیز تھی۔ انتخاب مجھ کو کر لیا۔ آپ اندازہ کریں کہ اس بات پر رومی ہنس پڑا۔

آپ کے مقابلے میں یہ دنیا کچھ نہیں ہے بلکہ یہ برف کا ایک ٹکڑا ہے جو آپ کے سمندر میں تیر رہا ہے۔ کیا تم اس کھلتی ہوئی محبت کو دیکھ سکتے ہو۔ یہ اس طرح ہے جیسا کہ ٹرسٹن اور آئسولڈ ویگنر کے اوپرا میں راگ گا رہے ہیں۔ ٹرسٹن اپنی آواز پھیلا رہا ہے اور آخر تک گاتا ہے جبکہ آئسولڈ بھی ان کے ساتھ طویل آواز میں گاتا رہتا ہے جبکہ ٹرسٹن موسیقی کی طویل آواز میں مر جاتا ہے۔ کیا آپ سن رہے ہوتے ہیں آپ جب ٹرسٹن اور آئسولڈ کی محبت کے راز کو سنتے ہیں تو آپ نے غور کیا ہو گا کہ وہ محبت کی آواز کے ساتھ ہی مرتا رہتا ہے۔

جب آپ حقیقی طور پر اس شاعری کو پڑھتے ہو تو یہ بھی ایسا ہی ہے جس طرح آپ اسے سن رہے ہیں' آپ دو محبت کرنے والوں کو سن رہے ہیں جو کہ محبت کے راگ میں مرتے رہتے ہیں یعنی شمس اور رومی دونوں محبت میں مرتے رہتے ہیں۔ وہ دونوں خون کے آنسو روتے ہیں اور دونوں محبت کی آگ میں جل رہے ہیں۔

مولانا جلال الدین رومی نے خوب کہا ہے:

پوری زندگی ان کے غم میں گزارو
ان کے غم میں زندگی گزارو
ان کی پوشیدہ مسکراہٹ کے ساتھ غم
جیسے اپریل کا شگوفہ بدلتا رہتا ہے

رومی ساری زندگی شمس کو یاد کرتا رہا اور وہ ممکن ہے شمس بن گیا یا پھر شمس ان

Marfat.com

کے اندر داخل ہو گیا۔ لیکن رومی اس کے غم میں بہت نڈھال تھا۔ اس کی یہ پریشانی ہمیں آخری اشعار سے پتہ چلتی ہے:

آج کسی نے ان کا نام لیا۔ شمس' یہ سن کر میری جوانی کی خوبصورتی واپس آگئی اور میں آنسوؤں میں گم ہو گیا۔

اس غم میں بہت گہری خوبصورتی پائی جاتی ہے۔ اگر غم کی اس مقدار کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر ہمیں اپنے آپ کو یہ اجازت دینا پڑے گی کہ ہم کمزوری تسلیم کریں۔ اگر آپ یہ تسلیم کریں کہ میں کسی سے محبت کر سکتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی کہ طاقت میرے اندر موجود ہو کہ ان کے غم کو برداشت کر سکوں اور یہ بھی محسوس کر سکتے ہیں کہ میں ان سے محبت کر رہا ہوں اور ان کی محبت مجھے قتل کر رہی ہے۔ پس آپ کو تنہائی' جدائی' کمزوری اور ٹوٹ پھوٹ کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔

درد کے اختتام پر
ایک خاموش اور سفید کمزوری
آپ کی روح نیچے بیٹھ گئی تاکہ
اپنے ہاتھوں میں میرا سر پکڑ سکے

اب یہ آخری شعر ملاحظہ فرمائیے:

درد کے اختتام پر اور رات کے آخری حصے میں' صبح کے آخر میں ایک خاموش کمزوری۔ ایملی ڈکنسن کا کہنا ہے کہ شدید درد کے بعد عام احساسات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعصاب گنبد کی طرح روایتی ہو جاتے ہیں۔ رومی نے خوب کہا ہے:

ایک خاموش اور سفید تھکاوٹ
آپ کی روح نے بیٹھ کر میرا سر ہاتھوں میں لے لیا
آپ کی روح نے درد کے اختتام پر
میرا سر ہاتھوں میں لے لیا

اس کے بعد اتحاد اور ملاپ کا راز آشکارا ہو جاتا ہے جب آپ محبوب کی کمزوری کو قبول کرتے ہیں اور جب اس کی محبت میں تباہ ہو کر بھی خوش ہیں تو اس وقت راز کھل جاتا ہے اور پردے ہٹ جاتے ہیں۔ آپ ایک بار پھر گلاب کی طرح تر و تازہ ہو جاتے ہیں' اس لیے کہ اس وقت آپ دیکھ رہے ہوتے ہو کہ آپ روحانی دنیا

میں رہ رہے ہیں اور رحمت نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

اس نقطہ پر پہنچنے کے لئے آپ اچانک معجزات کا مشاہدہ کرتے ہوئے خود غرضی کے تمام چھوٹے معجزات کو رد کر دیتے اور اس زندگی کے لئے مرتے ہیں جو آپ کے گرد ہر چیز میں نظر آتی ہے تاکہ آپ بھی اس میں نظر آئیں۔

جب میں پریشان ہو جاتا ہوں، تو نور فشاں ہو جاتا ہوں
جب میں ٹوٹ جاتا ہوں تو پر سکون ہو جاتا ہوں
اور جب میں زمین کی طرح ساکن اور خاموش ہو جاتا ہوں
تو میری آہ و زاری گرج کی طرح آسمان کو ہلا دیتی ہے

ہم اور رومی بعید العقل کی سلطنت میں رہ رہے ہیں۔ تصوف کیا ہے اور صوفی کون ہے؟ صوفی وہ شخص ہے جو کہ بعید العقل کا بادشاہ یا ملکہ ہو۔ صوفی کو پتہ ہوتا ہے کہ موت دراصل موت نہیں ہے اور زندگی دراصل زندگی نہیں ہے۔ جسم جسم نہیں ہے اور جذبات، جذبات نہیں ہیں۔ صوفی کو معلوم ہوتا ہے کہ استاد کی دستبرداری دراصل مہربانی اور تھوڑی سی مہربانی دراصل دستبرداری ہی ہوتی ہے۔

صوفی جانتا ہے کہ وہ مرتے ہوئے جسم میں ابدی وجود ہے اور یہ کہ یہ اعلیٰ ترین تجربہ ہے۔ جسم میں ابدی وجود ہو جانے کے لئے روحانی تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ابدی وجود اور تخلیق کے لئے دونوں صورتوں میں تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کیا تم تحفے کو سمجھتے ہو؟ تحفہ دراصل موت ہے، وقت تحفہ ہے، درد تحفہ ہے، انتہا تحفہ ہے۔ جب آپ اس تحفے کو وصول کرتے ہیں تو پھر غیر موجود شخص کی طرح وجد کرتے ہیں۔ ایک روحانی شخص کی طرح، بچے کی طرح، عیسیٰ کی طرح اور روحانی تجربے میں آزاد شخص کی طرح، مکمل پاگل پن کے ساتھ، ہر چیز کے ساتھ ایک ہو کر جو کہ زندہ ہوتا ہے اور مرتا ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ترین تجربہ ہے جس کے بارے میں انسانیت کو پیشکش کی گئی ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے فرمایا ہے:

اگر آپ کو پیدا نہ کیا ہوتا تو میں زمین و آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

سوچیں کہ تصوف میں اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ یہ تمام

Marfat.com

اور مکمل تجربہ آپ کو خوبصورت دعوت کی طرح عطا کیا جاتا ہے۔ اس دعوت میں جاتے ہوئے یہ بھی قبول کریں کہ آپ مرنے والے ہیں اور موت اس دعوت کو شاندار اور حیران کن بنا دیتی ہے۔

مہادیو کا کہنا ہے کہ جب تک میں مر نہیں جاتا تخلیق نہیں کر سکتا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے محبوب بن جاؤ تو میرے ساتھ اکٹھے مر جاؤ' یعنی میری طرح مرنا جینا سیکھو اور تمام چیزوں کی تخلیق کے بارے میں خاموش ہو جاؤ اور میری خوشی میں داخل ہو جاؤ۔

گوتم بدھ کیوں تبسم کرتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک نامعلوم مقام پر ابدیت کے مرتبے پر پہنچ گیا ہے جہاں ابدیت اور وقت موجود نہیں ہے کیونکہ جب وقت اور ابدیت دونوں ابدی تجربے میں تبدیل ہو جائیں تو اس سے وہ تسلیم کرتا ہے اور خوش ہو جاتا ہے۔

طریف ایک عظیم صوفی شاعر تھا' جس کا کہنا ہے کہ تخلیق کی وجہ خوبصورتی ہے اور پہلی تخلیق محبت ہے۔ اسلامی تصوف کی تمام عظمت اور شہرت اس جملے میں ہے کیونکہ اگر یہ صحیح ہے کہ تخلیق کی وجہ خوبصورتی ہے تو پھر تو روح کو تجربہ کرنا ہوگا اور انسان کو زندگی کرنے کا تجربہ بتانا ہو گا۔

خوبصورتی کو کیوں پیدا کیا گیا اور ہم خوبصورتی کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟ صرف محبت کرنے سے اور اس خوبصورتی نے ہر اس شخص کو خاموش کیا ہے جس نے اسے دیکھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات' احادیث مبارکہ میں تمام کائنات کا ذکر موجود ہے۔ اس حدیث مبارک کی اہمیت پر غور کرو جس میں فرمایا گیا ہے کہ میری زمین اور آسمان مجھے نہیں تھام سکتی مگر میں اپنے نیک بندوں کے دلوں میں ہوں' انسان ہونے کا یہ اعلیٰ ترین راز ہے۔

پوری کائنات خدا کو تھام نہیں سکتی لیکن دل اسے رکھ سکتا ہے اس لیے کہ خدا دل میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

باغ بہار کی طرف آجاؤ' انہوں نے کہا
اس کی ہوا نغمہ ہے یہاں کوے کی آواز سنائی نہیں دیتی
میری روح میں عجیب مصور رہتا ہے

Marfat.com

کوے کا پر بھی ہو تو اُس پر وہ ہزار باغوں کی تصویر بناتا ہے

رومی کا مطلب ہے کہ اگر ہر چیز میں خدا نظر آتا ہو تو پھر بدصورتی اور خوبصورتی کا معیار ختم ہو جاتا ہے گویا ہر چیز خوبصورت نظر آتی ہے۔

میں جل جاتا ہوں لیکن میری راکھ زندہ ہے
میں ہزار بار مرتا ہوں
میری راکھ وجد میں رقص کرتی ہے
ہزار چہروں کی شکل ہیں

جب محبوب دل میں ظہور پذیر ہو جاتا ہے تو اس تخلیق میں تمام مخلوق حصہ لیتی ہے۔ مہایان بدھ مت کی کتابوں سے یہ بات عیاں ہے کہ روشنی گرج کے ساتھ آتی ہے اور تمام مخلوق خوشی مناتی ہے۔ جب گوتم بدھ کو روشنی ملی تو کوئی بھی شخص پریشان اور مایوس نہ تھا بلکہ ہر چیز امن و آشتی کی فضا میں سانس لے رہی تھی۔ جب محبوب آپ کے اندر ظاہر ہو جائے تو تمام چیزیں اس کی عبادت میں مصروف ہو جاتی ہیں۔

میری روح کو آپ کے سمندر نے سیلاب بنا دیا
جسم اور کائنات اس میں خاموشی سے ڈوب گئے

یہ تجربہ یقینی طور پر ناقابل بیان ہے کیونکہ فطرت کو سمجھنے سے ہم قاصر ہیں اور فطرت بذات خود روشنی کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے۔ جب یہ مرحلہ آجاتا ہے تو انسان محسوس کرتا ہے کہ خدا کی محبت انتہائی درجے پر پہنچ گئی ہے۔ اس کے بعد انسان تمام مخلوقات کی تخلیق کے مطلب کو سمجھ سکتا ہے۔

قیامت کے روز انسان لرز اٹھیں گے۔
آپ کے سامنے خوف سے کانپتے رہیں گے
میں آپ کی محبت پکڑ کر کہوں گا کہ
اس سے پوچھو جو کچھ پوچھنا ہے
یہ میری طرف سے بات کرے گی

رومی بے احتیاطی کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس نے شمس سے محبت کی اور شمس نے اسے روحانیت دی جو قیامت کے روز اس کے کام آئے گی۔ اس

لیے اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری محبت میری بات کرے گی کیونکہ تمہیں پتہ ہے کہ میں کون ہوں اور تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

اب مجھے پتہ ہے کہ محبت میرے پاس ہے
یہ نرم بال پہلے سے میرے ہاتھ میں ہے
اور کل ہی میں شراب کے نشے میں مست تھا
اور آج اس کی شراب نے مجھے مست کیا ہے

مجھے پتہ ہے کہ میرے پاس محبت ہے۔ اور میں خود بھی محبت ہوں۔ اور محبت اس وقت تمہارا ساتھ دے گی جب تم خود محبت بن جاؤ گے۔ جہاں تک نرم بالوں کا تعلق ہے' اس کا مطلب ہے الہام اور برکت۔ اس کے بعد مزید جاننے کی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ رومی کہتا ہے کہ شراب نے مجھے کل نشہ کیا اور آج شراب مجھ میں مست ہے۔ یعنی جب تمہیں خود محبت ہو جاتی ہے تو محبوب کی پوشیدہ شراب میں نشہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ شراب مزید طاقتور ہو جاتی ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

آخر میں میں آخری مرحلے پر پہنچ جاؤں گا
جہاں غم اور محبت کے سوا کچھ نہیں ہو گا
شفاف اور صاف شراب میں مل جاؤں گا

آگے چل کر لکھتے ہیں:

زندگی میں مرنا زندہ ہو جانے کے مترادف ہے
ہوا آپ کو گرنے سے بچاتی ہے
اور داخل ہو جاتی ہے تمام پھولوں میں
اور آپ کی کھوپڑی میں' یہ تمام پھول نکلتے ہیں

محبت آپ کے اردگرد خوبصورت لباس میں موجود ہے۔ بہار میں مرجاؤ اور بہار بن جاؤ اور جو ہوا آپ کے اردگرد موجود ہے وہ اچانک تمہارے اندر داخل ہو جائے گی' اور تم اپنے جسم سے آزاد ہو جاؤ گے اور وقت کے تخیل میں رہتے ہوئے سب کچھ تمہارے اندر ظاہر ہو جائے گا۔ پھر لکھتا ہے کہ روشنی' محبت داخلی اور خارجی تمام پھول آپ کی کھوپڑی میں کھلتے رہیں گے اور موت کے دروازے سے تم ابدیت کی حالت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس ابدیت میں تمام چیزیں روحانی روشنی

کے ساتھ جل جائیں گی۔

روح کی زیادتی ختم ہونے والی نہیں
ہر بہار کے بعد
میں آپ کا باغ ہوں مرتا ہوں اور چمکتا ہوں۔

رومی نے تخلیق کے آتش فشاں کو صحیح طریقے سے مشاہدہ کیا۔ اس آتش فشاں میں گرد و غبار دوبارہ آگ میں ضم ہو جاتا ہے۔ جب انسان کو تصوف کی سمجھ آجاتی ہے یا وہ تصوف کا راستہ اختیار کر لیتا ہے تو وہ تصوف کا راستہ بن جاتا ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

اسے مت بلاؤ' وہ اور یہ
مجھے پتہ ہے محبت میں کون سے لفظ رہ جاتے ہیں
زبان مٹی سے بھرے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے
اس کی ایک پھونک سے اڑ جاتی ہے

آگے چل کر رومی نے لکھا ہے:

جو کچھ وہ کہتے ہیں یا سوچتے ہیں
میں تیرے اندر ہوں اور میں تم میں سے ہوں
اس کی سمجھ کسی کو نہیں آسکتی
جب تک وہ پاگل نہ ہو جائے

آگے چل کر لکھتا ہے:

یقین ہو جانے کے بعد' نظریں
یہ آخری تنہائی
جس میں تم عروج کو پہنچتے ہوں

ان تمام خوشیوں اور نگاہوں کے بعد صوفیائے کرام نے امن کی پیش گوئی کی ہے۔ جب تم تنہائی کا شکار ہو جاتے ہو۔ تو بصیرت اور خوشیوں سمیت سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ سب کچھ چھین لیا جاتا ہے۔ اور پھر اس تنہائی کے دوران مکمل راز ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہیں جیسے رات ختم ہو کر سورج نکل آتا ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

Marfat.com

یہ بہار نہیں ہے یہ کوئی اور موسم ہے
ایک خفیہ ملاپ ہماری آنکھوں کو سرگرداں بنا دیتا ہے
ہمارے درختوں کی تمام شاخیں اس بارش میں رقص کرتی ہیں
ہر ایک خفیہ راز جاننے کیلئے

جب تمام خوف و ہراس اور پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں تو روشنیاں ظاہر ہو جاتی ہیں

میں کئی دنوں سے اس دنیا میں موجود نہیں ہوں
مگر اس سے باہر بھی نہیں ہوں
نہ ادھر اور نہ ادھر
خاموشی' روشنی' ہوا

جب آپ کسی روشن زندگی یعنی اس زندگی سے جو روحانی طور پر روشن ہو پوچھیں کہ کیا تم زندہ ہو؟ وہ ممکن ہے نفی میں جواب دے۔ پھر ان سے مرنے کے بارے میں پوچھو۔ تو وہ ممکن ہے نفی میں جواب دے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ کیا وہ زندگی جسم کے اندر ہے؟ نہیں۔ کیا وہ یہاں اور وہاں ہے۔ ابھی کچھ معلوم نہیں۔ ان حالات میں آپ ان کے بارے میں جو کچھ کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ جو انہوں نے اپنے بارے میں کہا ہے' اور وہ خاموشی' روشنی اور ہوا ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

وہ دھیمی باتیں جو ہم نے ایک دوسرے سے کی ہیں
وہ آسمان جو خفیہ دل میں محفوظ ہے
ایک دن بارش کی طرح وہ نیچے برس جائے گا
اور ہمارے راز سرسبز ہو جائیں گے

وہ دن آگئے ہیں کہ رومی اور شمس نے جو باتیں کی تھیں وہ دنیا کی ہر زبان میں پھیل رہی ہیں اور جو بھی ان خفیہ الفاظ اور باتوں کو سنتے ہیں وہ اپنے ہی خفیہ رازوں کے بارے میں آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اور جب باتیں پھیل جاتی ہیں اور راز معلوم ہو جاتے ہیں تو انسان اپنی اصلیت کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کا بندہ ہے۔ اور خدا کے محبوب کیلئے محبت کا روحانی کھیل کھیل رہا ہے۔ یہ کھیل محبت کی حیثیت سے اور محبت کیلئے محبت میں کھیلا جا رہا ہے۔

Marfat.com

باب چہارم

خاموشی کی آواز

تمام چیزیں خاموشی میں ہی شروع ہوتی ہیں اور خاموشی میں ختم ہو جاتی ہیں اور تمام چیزیں خاموشی سے پیدا ہو جاتی ہیں کیونکہ خاموشی ذہن اور خدا کے دین کی فطرت ہے۔ محبت کرنے والے محبوب کی تلاش میں مقدس فیصلے کا حصہ بن جاتے ہیں۔

وہ سرپر پاؤں رکھ کر اس خوبصورتی کی طرف بھاگ جاتے ہیں
پانی کے سیلاب کی طرح
حقیقت میں سب کچھ اور ہر کوئی محبوب کا سایہ ہے
اور ہماری تلاش ان کی تلاش ہے
ہمارے الفاظ ان کے الفاظ ہیں
کبھی کبھی میں محبوب کی طرف تیز دوڑتا ہوں
کبھی کبھی میں بھی پانی ہو جاتا ہوں
ان کے مٹکے میں'
کبھی کبھی میں دیگچی میں ابالا جاتا ہوں
بھاپ میں تبدیل ہو جاتا ہوں
اور یہ محبوب کا ہی کام ہے
وہ میرے کان میں پھونکتا ہے جب تک میری روح کو خوشبو پہنچ جائے
وہ میری روح کی روح ہے
میں اس سے کیسے بچ سکتا ہوں
لیکن اس دنیا میں لوگ محبوب سے بھاگنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

Marfat.com

وہ آپ کا غرور ختم کر کے تمہیں بال کی طرح کمزور کر دے گا
اور اس کے بال پر دونوں جہانوں کا سودا مت کرو
ہم ادھر ادھر ان کی تلاش میں ہیں
اور ان پر ہماری نظر ہے
ان کے پہلو میں بیٹھ کر ہم پوچھتے ہیں
کہ اے محبوب بتاؤ محبوب کدھر ہے؟
ان سوالات کے ساتھ خاموشی چھا جاتی ہے
اور پھر تمام باتیں محبوب کی سرگوشی کے مقابلے میں بیکار ہو جاتی ہیں

خاموشی کی طاقت سے متعلق تین کہانیاں مشہور ہیں جب میں تیروونامالئی میں گیا تو میری ملاقات ایک بوڑھی عورت سے ہوئی جو رمنا مہاشری کی شاگرد تھی۔ اس نے اپنی کہانی میرے سامنے بیان کی۔ وہ بہت خوش و خرم زندگی گزار رہی تھی۔

لیکن جب وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچی تو ایک سال کے دوران اس کا خاوند اور چار بچے مرگئے اور ان کا گھر تباہ ہو گیا۔ یعنی وہ پوری دنیا جو انہوں نے تعمیر کی تھی۔ اس دنیا کی تباہی ان کی نظروں کے سامنے تھی کہ اچانک انہیں خبر ملی کہ تیروونا مالئی میں ایک بزرگ رہتا ہے۔ لیکن اسے اس بزرگ سے ملاقات کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ وہ اس بزرگ سے بہت کچھ تمنا کر رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ بزرگ انہیں بچے اور خاوند واپس لا کر دے دے۔ اس غم میں وہ رات دن آنسو بہا رہی تھی اور انتظار کی گھڑیوں نے اسے بہت پریشان اور نڈھال کر دیا تھا۔ آخر کار وہ اس بزرگ کے پاس گئی اور اس کے سامنے اپنی پوری کہانی بیان کر دی۔ اس بزرگ نے انہیں جواب دیا کہ اس سلسلے میں اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن انہوں نے ایک بار پھر اس سے پوچھا کہ ان کے سوال پر غور کریں۔ تاہم بزرگ نے کہا کہ کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی حل موجود نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ وہ بیچاری عورت رات دن روتی رہی اور اس سوچ میں پڑ گئی کہ اس بزرگ نے اسے نظرانداز کر دیا ہے۔ اس کے بعد وہ رونے سے تنگ آگئی۔ اور ایک بار پھر مہارشی کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد کیا

Marfat.com

ہوا اور اس عورت پر کیا گزری۔ وہ یہ کہ وہ تبدیلی کے عمل کا حصہ بن گئی۔ زندگی بچانے کا کوئی حل موجود نہیں ہے لیکن مجموعیت' برکت' خاموشی اور روحانیت کا نہ ختم ہونے والا وجود کا تجربہ موجود ہے جو کہ تمام زخموں' سوالات اور غموں کا علاج ہے۔ یہ وہ خاموشی ہے جو رمنا مہارشی نے اس خاتون کی روح میں پھونک دی تھی اور انہیں دل اور ذہن از سر نو عطا کیا۔

دوسری کہانی میں نے خاموشی کی طاقت کے بارے میں میلاریپا میں مشاہدہ کیا۔ میلاریپا تبت کا سب سے بڑا جوگی ہے اور تبت میں بڑا پہنچا ہوا بزرگ تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ بزرگ ہمالیہ پہاڑ کے ایک غار میں ایک چادر اوڑھے رہتا ہے۔ ایک دن ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا۔ ڈاکو نے جب اپنا کام تمام کر لیا تو وہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔ ایک گھنٹے کے بعد اچانک انہوں نے دیکھا کہ میلاریپا ان کے پیچھے ننگا بھاگ رہا ہے۔ جب میلاریپا ان کے پاس پہنچا تو وہ اس کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے۔ اور چوروں کی ان کے ساتھ محبت پیدا ہو گئی اور ان کے فرمانبردار شاگرد بن گئے۔ میلاریپا نے چوروں کو جو کچھ دیا وہ خاموشی سے نکلنے والی محبت تھی۔ اور اسی خاموشی کی وجہ سے فساد امن میں بدل گیا۔ وہ کچھ خلا کی خاموشی تھی۔

تیسری کہانی مولانا جلال الدین رومی کے بارے میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا کا ایک ضدی شاگرد تھا۔ جو ضدی ہونے کے ساتھ تنگ نظر اور مغرور بھی تھا۔ لیکن استاد ہونے کے ناطے رومی اس سے محبت کرتا تھا۔ ایک دن اس شاگرد نے رومی سے مسلسل سوالات کئے۔ رومی نے اس سے کہا کہ اس تکلیف دہ گھڑی کے بعد اب ہمیں ذرا باغ کی سیر کرنی چاہئے۔ شاگرد نے کہا کہ اب اندھیرا چھا گیا ہے۔ رومی نے جواب دیا کوئی بات نہیں۔ شاگرد کا خیال تھا کہ رومی اس سے کچھ کہیں گے اور ان کے سوالات کا جواب دیں گے۔ جس کا وہ کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا۔ لیکن رومی نے کچھ کہے بغیر اچانک دایاں ہاتھ اٹھایا۔ شاگرد دیکھ کر حیران ہو گیا کہ باغ کے تمام درخت رومی کے سامنے جھک گئے۔ دراصل رومی نے اپنے شاگرد سے جو کچھ کہنا تھا۔ وہ اس کے دل کی مسلسل خاموشی سے ہی ظاہر ہو گیا۔ رومی نے خدا کی طاقت کے ذریعے اور اپنی روحانی خاموشی کے ذریعے اپنے شاگرد کو سمجھا دیا۔ یہ تینوں کہانیاں خاموشی کی برکت اور عظمت سے متعلق تھیں۔ رمنا

مہارشی نے خاموشی میں ہی اس پریشان حال خاتون کو پرہیز گاری کا راستہ دکھا دیا۔ مبلاریپا نے ڈاکوؤں کو خاموشی کی برکت سے قابو کر لیا اور رومی نے خاموشی کی برکت سے ہی اپنے شاگرد کے سوالوں کا جواب دے دیا۔

یہ تمام تحفے خاموشی کی حالت میں ہی وصول کیے گئے۔ خاموشی تمام چیزوں کی ماں ہے۔ کیونکہ خدا خود خاموش ہے۔ علاوہ ازیں کبریا خاموشی کا بستر ہے جس پر دنیا کے تمام خوبصورت پھول اور باغات کو سجایا گیا ہے۔ شاید آپ یہ تصور کریں کہ رومی الفاظ کا بادشاہ ہے۔ اس میں شک نہیں ہے۔ تاہم وہ خاموشی کا سب سے بڑا استاد بھی ہے۔ جسے تمام عالمی ادبیات نے تسلیم کیا ہے۔ ہم سب نے زندگی کو محسوس کیا ہے اور زندگی بنانے والے کو بھی' جو کہ ایک کے ساتھ ایک ہوتا ہے' الفاظ استعمال کر رہا ہے اور رومی کے لباس میں روحانی خاموشی کی شراب میں ڈوب جاتا ہے اور پھر اس خاموشی میں سے ہی ان کے اندر خاموشی نکل آتی ہے۔ پھر ہم اس خاموشی سے مست ہو جاتے ہیں۔ اور الفاظ کے پیچھے ہم خاموشی کو خاموشی سے ہی سنتے ہیں۔ اب میں آپ کو ان کی شاعری کی طرف لے چلتا ہوں۔ لیکن رومی جو کچھ کہتا ہے وہ ان کی شاعری کی پہنچ سے دور ہے۔ وہ اپنے اشعار میں جو کچھ کہہ رہا ہے وہ دراصل ان تین کہانیوں کی عظمت کے گرد گھومتی ہے۔ اب میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ رومی زبان کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ مختلف مکالمات کے ذریعے فیہ مافیہ انہوں نے زبان سے متعلق اپنا رویہ بیان کیا۔ اس کے بعد ہم ان کی غزلوں کی طرف رجوع کریں گے۔ اور آپ کے سامنے یہ واضح کریں گے کہ یہ شاعری دراصل خاموشی کی موسیقی ہے۔ اور یہ اشعار بذات خود آپ کی راہنمائی کرتے ہیں۔ شعر کے اختتام پر آپ خودبخود ہی خاموشی اور کبریا کے سمندر میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ اس کے بعد جب آپ اس شعر کو پڑھتے ہیں تو یہ شعر آپ کے لیے جادو اور صوفیانہ مقصد بن جاتا ہے۔ رومی کے علاوہ روحانی خاموشی کا درس اور مقصد کسی اور شاعر نے بیان نہیں کیا۔

یہ ایک حیران کر دینے والا عمل ہے' جو کہ تخلیق کو تصور کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ یہ تخلیق کیا ہے؟ تخلیق دراصل خاموشی اور روشنی کا انکشاف ہے۔ تخلیق اس پرندے کی طرح ہے جو روشنی میں سے لاکھوں پروں کے ساتھ نکل آتا

Marfat.com

ہے۔ اور پھر تازگی کیلئے اس روشنی میں ایک ایک لمحے کے بعد واپس آجاتا ہے۔ رومی کی شاعری بھی اس نوعیت کی ہے کیونکہ اس کا ذہن روحانی ہے۔ وہ خدا کے نیک بندوں کی طرح باتیں کر رہا ہے اور ایک خدائی عمل کو اپنی شاعری میں بیان کرتا ہے اور پھر خدا کی روشنی' عظمت اور شناخت کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے۔ اس کی شاعری میں یہ خدائی عمل لامحدود تجربے کے ساتھ ایک صاف شیشے کی طرح موجود ہے۔ اس کی شاعری بھرپور خاموش طاقت کے ساتھ موجود ہے۔ جس کے بعد شاعری اور حقیقت ایک بن جاتی ہے۔ رومی نے کبھی بھی الفاظ کی اہمیت کو نہ جانتے ہوئے شاعری نہیں کی۔ اور انہوں نے محبت کی شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے محبوب اور خدائی روشنی کی موجودگی میں شاعری کی اور جس چیز کی ہمیں ضرورت تھی۔ انہوں نے اس چیز کے بارے میں ہمیں بتایا۔ رومی کی شاعری پڑھنے کے تین مقاصد ہیں۔ یعنی روحانی خاموشی میں داخل ہونا۔ اور اپنے آپ میں روحانیت کو بیدار کرنا۔ اور رومی سے لگاؤ رکھنا جس طرح ان کا شمس سے لگاؤ تھا تاکہ یہ استاد ہمیں خاموشی کی گہرائیوں تک لے جائے۔

رومی کے ہر لفظ اور ہر آواز کا رنگ مختلف ہے۔ اور ہر لفظ اور آواز تمہیں خاموشی کے راز سے روشناس کرائیں گے۔ مقدس فن مقدس ہی ہیں۔ اس لیے کہ یہ خاموشی کی پیداوار ہیں۔ اور ان کا کام ہمیں خاموشی کے احترام کی طرف لے جانا ہے۔

اب غور کریں اس فن کار کا کیا مطلب ہے۔ رومی مقدس فنکار ہے۔ وہ اشعار اور مطالب کی گہرائی کا معمار ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انسانی ذہن کو روحانی روشنی سے منور کرتا ہے۔ تم اس کے بارے میں اور کس طرح بات کر سکتے ہو؟ اس کا مطلب ہر چیز' علم اور لیاقت کو ترقی دینا اور ہر ممکنہ خوبی و طاقت کو ترقی دینا ہوتا ہے' کیونکہ جو کچھ تم منا رہے ہو وہ محبت کی تقریب نہیں ہے بلکہ یہ کبریا اور روحانیت ہے۔

جو کچھ آپ کریں گے وہ مکمل اور ممکن ہونا چاہیئے۔ اور جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو اس میں قدرت کی تخلیق کی جھلک نظر آنی چاہیئے اور یہ کام مکمل دھیان' توجہ اور خاکساری کے ساتھ انجام دینے کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد آپ کے پاس جلال الدین رومی کی شخصیت کا تصور ذہن میں ہونا چاہئے جس نے زندگی کے تمام پہلوؤں پر کام کیا اور زندگی کے تمام مراحل سے گزرا ہے۔ جب تک آپ رومی کا تصور اس کی زندگی اور عمل کا تصور ذہن میں نہیں رکھیں گے اس وقت تک آپ کو اس کی شاعری کی سمجھ نہیں آئے گی۔

میں نے پہلے باب میں جو کچھ کرنے کی کوشش کی تھی وہ یہ تھی کہ چٹان کو توڑوں اور اب وہ چٹان پھٹ چکی ہے۔ رومی آپ کو راستہ بنانے کی ہدایت کرتا ہے اور وہ بھی روحانی تخیل کی طرف خاموشی کی چٹان پر روحانیت کی طرف راستہ بنانے کی ہدایت کرتا ہے۔

اپنے مکالمات میں رومی کہتا ہے:

"کہا جاتا ہے کہ جب بندہ پانی میں ڈوب جاتا ہے اور پانی پر سے اس کا کنٹرول ختم ہو جاتا ہے تو ڈوبا ہوا شخص اور تیراک دونوں پانی میں ہیں۔ ایک پانی میں بے بس ہے جبکہ دوسرا اپنی طاقت کے ذریعے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ پس ڈوبا ہوا شخص جو بھی کچھ کر رہا ہے اور جو بھی الفاظ اس کے منہ سے نکلتے ہیں وہ پانی سے باہر آنے کی کارروائی ہوتی ہے۔ وہ ایک مفروضے کی طرح پانی میں موجود ہوتا ہے۔ اس طرح جب تم دیوار کی باتیں سنتے ہو تو پتہ چل جاتا ہے کہ دیوار بات نہیں کر رہی ہے مگر کوئی ہے جو دیوار کو بات کرنے کی طرف لایا ہے۔ صوفیائے کرام بھی اس طرح ہوتے ہیں کہ وہ کسی کو بات کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے' وہ جسمانی موت سے قبل مر چکے ہوتے ہیں اور قادر مطلق کے ہاتھوں ان کی مثال ڈھال کی سی ہے اور ڈھال کی حرکت ڈھال سے نہیں آتی ایسی ڈھال گویا خدا ہے اور خدا کے خلاف زور یا تعدی کا استعمال نہیں ہونا چاہئے۔"

اس کے بعد رومی اپنی شاعری کے بارے میں لکھتا ہے۔ جو شخص یہ الفاظ کہتا ہے اس نے شاعری تخلیق کی جو کہ پورے عالم اسلام میں قرآن کے ہم پایہ سمجھی جاتی ہے۔ عالم اسلام میں جس زور و شور سے رومی کی شاعری پڑھی جاتی ہے اس زور شور سے کسی بھی شاعر کی شاعری پڑھی نہیں جاتی ہے۔

میں عادتاً" نہیں چاہتا کہ میرے ذریعے سے کس فرد کو نقصان پہنچ جائے یا پریشان ہو جائے۔ بعض اوقات جب میں بیٹھا رہتا ہوں تو کئی لوگ میرے گرد جمع ہو

Marfat.com

جاتے ہیں لیکن میرے دوست ان کو روکتے ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے حالانکہ میں نے کئی بار اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ میری طرف سے کسی کو کچھ مت کہو۔ جب دوستوں سے ملتا ہوں تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔ میں شعر پڑھتا ہوں تاکہ وہ اس پر غور کریں۔ خدا کی قسم میں اپنی شاعری کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں جبکہ میری شاعری میری نظر میں غلط نہیں ہے۔

یہ مجھ پر لازم ہو جاتا ہے کہ میں ایسا کروں' یہ بالکل ایسا ہے جس طرح کوئی مہمان کی خواہش کے مطابق کسی برتن میں ہاتھ دھوتا ہے۔

رومی ذہین استاد کی طرح ہے اور وہ مسلسل طور پر ہمیں روشنی کی جھلک دکھاتا ہے۔ رومی نے خوب کہا ہے:

بہرحال انسان اس بات پر غور کرتا ہے کہ شہر کو کن چیزوں کی کیا ضرورت پیش آتی ہے اور شہر کے رہنے والے کونسی چیز کیوں پسند کرتے ہیں؟ جو اشیا وہ خریدتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں' وہ معیاری نہیں ہوتی ہیں۔ میں نے بہت سے علوم کی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت محنت کی ہے۔ یہ علوم تحقیق کرنے والوں کے لئے بہت مفید ہوں گے۔ خدا نے مجھے یہ توفیق دی اور میں نے تمام چیزوں کو غور سے پڑھا ہے۔ اور میں کیا کر سکتا ہوں؟

ہمارے ملک میں اور ہمارے لوگوں میں شاعری سے زیادہ خفیف اور کوئی چیز نہیں ہے یعنی لوگ شاعری پڑھنے کو عار سمجھتے ہیں۔

اگر میں اپنے ملک میں رہتا تو میں لوگوں کو تقاریر کے ذریعے اس کی طرف راغب کرتا اور کتابیں پڑھاتا۔

خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنے ملک میں نہیں رہا۔

اب رومی گہرائی میں جا رہا ہے جس میں اس کا غصہ اور شاعری دونوں موجود ہیں وہ ان لوگوں پر غصہ نکالتا ہے جو ان کی شاعری نہیں پڑھتے۔

فرغانہ کے امیر نے مجھے بتایا کہ کام کی جڑ اس پر عمل کرنے کو کہتے ہیں مگر میں نے جواب دیا: عمل کرنے اور عمل کی تلاش کرنے والے لوگ کہاں ہیں تاکہ میں ان کو عمل کے بارے میں بتا دوں' وہ کہاں ہیں؟

ایک طرف تو رومی شاعری میں دلچسپی نہیں لے رہا تھا اور وہ لوگوں کو

Marfat.com

تصورات کی دعوت دینے میں بھی دلچسپی نہیں لے رہا تھا۔ علاوہ ازیں وہ اپنے تصورات کو دنیا والوں سے ملانے میں بھی دلچسپی نہیں رکھتا تھا بلکہ اس کی تمام دلچسپی شمس میں تھی۔ اس کی دلچسپی وجود اور خدا میں تھی۔ رومی کے الفاظ کے پیچھے مخفی خاموشی جب تم سنو گے تو تمہیں اس کی سمجھ آئے گی۔ رومی نے کہا ہے:

جب ایک دفعہ بے پایاں عظمت دل سے متعارف ہو جائے تو وہ دل جو اسے ظاہر کرنے کے لئے پریشان ہو جاتا ہے بے چین ہو جاتا ہے اوراس روحانی سمندر کا ایک قطرہ پوری زندگی کے لئے کافی ہوتا ہے۔

لوگ رومی کو سننے کے لئے بہت دور دور سے آیا کرتے تھے تاکہ جیسا کہ ان کا خیال تھا کچھ نہ کچھ حاصل کریں اور ان کی خواہشات پوری ہو جائیں۔ وہ تصورات حاصل کریں گے جو بعد میں ان سے استفادہ کریں۔ بہرحال رومی بہت عظیم انسان تھا لیکن ارتقا کا مطلب وہ نہیں تھا جو رومی سمجھتا تھا بلکہ وہ روحانیت کے براہ راست تجربے کو ان تک منتقل کرنا چاہتا تھا۔

عمل کے بارے میں تمہیں کیا معلوم ہے؟ حالانکہ دیکھنے میں عملدر آمد کرنے والا آدمی نہیں لگتا ہے۔ عمل کو صرف عمل کے ذریعے پہچانا جا سکتا ہے۔ سانس سانس کے ذریعے' شکل شکل کے ذریعے' معنی معنی کے ذریعے' جب سڑک پر چلنے والا ہی نہیں ہے تو پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہم سڑک پر ہیں اور عمل کرنے کے موڈ میں ہیں۔

اس عمل کا مطلب نماز اور روزہ نہیں ہے۔ جس عمل کے بارے میں رومی پوچھ رہا ہے اور اپنے اشعار سے تمہارے دل کو اس کے لئے آمادہ کر رہا ہے۔ وہ عمل جو آپ کی روح میں جاگزیں کرنا چاہتا ہے وہ نماز یا روزہ نہیں ہے۔ یہ وہ عمل ہے جو تمام رسم و رواج سے بعید القیاس ہے۔ رومی کا خیال ہے کہ عمل کا مطلب وجد کے ذریعے نکالا جاسکتا ہے۔

رومی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی بھی وقت کسی بھی کام کے سلسلے میں اقدام کیا جائے بلکہ ان کا مطلب اندرونی اقدام یا ضمیر کے عمل سے ہے جو اندرونی طور پر انسان کے اندر تبدیلی لاتا ہے۔ یہ شاعری آپ سے کیا چیز مانگ رہی ہے' کیا وہ چیز جس کو خاموشی کے ذریعے سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے یا پھر خاموشی کا عمل۔

Marfat.com

بہرحال حضرت آدم سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک روزہ اور نماز اس شکل میں نہیں تھی جو ہم سمجھتے ہیں لیکن عمل اس شکل میں موجود تھا جو ہم سمجھتے ہیں پس ایک انسان کے اندر کے معنی کو عمل کہا جاتا ہے۔ یہ کتنا خوبصورت جملہ ہے کہ عمل اندرونی خاموشی کا نام ہے۔ عمل روحانی خاموشی اور وجد کا نام ہے جو کہ مکمل حرکت کے ساتھ انسان میں موجود ہوتی ہے۔ یہ ایک احساس بھی ہے۔ مثلاً تم کہتے ہو کہ دوائی نے اثر کیا ہے لیکن اسے تم عمل کی صورت نہیں کہہ سکتے ہو بلکہ یہ عمل کا معنی ہے۔

مثلاً کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص فلاں شہر میں کارندے کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کام کی صرف نوعیت کا ذکر ہوا' شکل اور طریقے کا ذکر ہوا لیکن اس کا ذکر ضمنی انداز میں کارندے کی شکل میں کیا۔ یعنی کام کرنے کے طریقے کو کارندے کا نام دیا گیا ہے لیکن کام یا عمل کا مطلب یہ نہیں جو لوگ سمجھتے ہیں۔

غرض یہ کہ عمل کا مطلب یہ نہیں جو لوگ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ عمل کا مطلب اندرونی نہیں بلکہ بیرونی ہے۔ یعنی بیرونی عمل کا مطلب عمل ہوتا ہے۔ اگر کوئی دغا باز اس عمل کے بارے میں سوچتا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لیے وہ خلوص اور سچائی کا مطلب نہیں سمجھتا۔ مگر مقدس عمل کو اندرونی احساسات کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ دراصل چاہتا ہے کہ انسان روحانی خاموشی کی طرف رجوع کرے جو ذمہ داری اور سچائی کا عمل ہے جسے ہم اندرونی طور پر محسوس کرسکتے ہیں۔

ان تعلیمات کو عام کرنے کے لئے خطرہ موجود ہے اور وہ خطرہ بھی اس فضا اور ماحول میں جہاں وہ مکمل طور پر اصلی نہیں ہوتے ہیں۔

ان اشعار میں فلاح ہے اور اگر تم اسے نہیں سمجھ سکتے ہو تو پھر مجھے تمہیں سمجھانے کے لئے کوئی اور راستہ اختیار کرنا ہو گا یا پھر اگر یہ کلام تمہیں خاموشی کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا تو یہ تمام عمل بیکار ہو جاتا ہے۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے تو رومی زبان کی خوبصورتی کو بہتر طور پر سمجھتا ہے۔

رومی کا کہنا ہے کہ زبان کا مقصد فاصلے پر واقع چیزوں کو آشکار کرنا' متحرک

Marfat.com

چیزوں کا ظاہر کرنا اور آپ کو حیران کن روشنی دکھانا ہوتا ہے۔ بدھ مذہب کے پیروکاروں کا خیال ہے کہ جب تم چاند کی طرف انگلی اٹھاتے ہو تو اگر چاند نظر آجائے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے برعکس جب آپ نے چاند کو دیکھ لیا ہے تو اندر کا انسان تمہیں بار بار چاند دیکھنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ ان اشعار کو پڑھیں کہ ان میں خوبصورت چاند کا تصور ملتا ہے۔ اس موسیقی کو مسلسل سنئے اور اس سے لطف اندوز ہو جاؤ کیونکہ یہ مایوس کر دینے والی موسیقی نہیں ہے۔ اپنے ذہن کو ان اشعار کے ذریعے آبیاری کرتے رہو کہ یہ روشنی ہے اور روشنی آپ کے اندر کا انسان منور کر سکتی ہے۔

زبان کا کام ہے کہ ان چیزوں کی نشاندہی کرے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مگر اسے صرف وہ لوگ بیان کر سکتے ہیں جو نیک' پرہیزگار' محبت کرنے والے اور قربانی دینے والے ہوں۔

زبان کے استعمال کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب تجربہ دل میں پختہ ہو جائے اور دل حوصلہ دینے کے قابل ہو جائے تو اس کے بعد احساسات کی گہرائی کا عمل جاری ہوتا ہے۔ رومی کو پڑھیں اور رومی کی طرف راغب ہو جائیں تاکہ آپ کے اندر تبدیلی آجائے۔ جب تم ان کے اشعار پر غور کرتے ہو تو اپنے آپ سے باتیں کرو تاکہ تمہارے دل سے خوبصورتی کی خوشبو نکل جائے اور تم معلومات کی خوبصورتی کے ساتھ مطمئن ہو جاؤ۔ رومی کی یہ کوشش ہے کہ الفاظ اور دل کے درمیان دیواروں کو گرا دیں۔ خاموشی اور تصورات کے درمیان حائل رکاوٹوں کو ختم کریں۔

وہ اس پورے نظام کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ جس طریقے سے ہم رہ رہے ہیں وہ اس طریقے سے رہنا نہیں چاہتا۔ ان کا خیال ہے کہ جو کچھ ہم سوچتے ہیں الفاظ وہ نہیں کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ان کے دوسرے پہلو پر غور کرنے سے ہی ایک عظیم کھیل شروع ہو سکتا ہے۔

جس چیز کے بارے میں رومی پوچھتا ہے وہ عمل ہے۔ عمل کیا ہے اس سلسلے میں ہمیں رومی کو سننا ہو گا۔ اسے مکمل طور پر پڑھنے کے لئے ان کی کیمیا گری کی طاقت کو تسلیم کرنا پڑے گا تاکہ ہم پر ان کی شاعری اثر کرے۔ اس تعلق کو

Marfat.com

برقرار رکھنے کے لئے ہمارا ہر عمل، ہماری سیاسی اور اخلاقی خواہشات اس شاعری سے متعلق ہوں، محبت کی طاقت کے ساتھ ہمارا رابطہ اس شاعری کو خطرناک بنا دیتا ہے۔

ہماری زندگی کا کوئی بھی پہلو اس شاعری کے پڑھنے سے مختلف ہو گا۔ اگر ہم خاموشی کے روحانی مرکز میں اقدام کرتے ہیں اور وجود کی عظمت کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے ہر لمحے کو تر و تازہ کرے۔

خاموش ہو جاؤ کیونکہ خاموشی کی دنیا مکمل ہے
الفاظ کے ڈھول مت بجاؤ کیونکہ لفظ تو ایک خالی ڈھول ہے

کسی نے ایک دفعہ رومی سے کہا کہ اگر تم خاموشی کے اس کاروبار پر عقیدہ رکھتے ہو۔ تو پھر اس پر عمل کیوں نہیں کیا، بلکہ ساری زندگی باتیں کیں۔ رومی نے ہنس کر جواب دیا کہ میرے اندر موجود روشنی نے کبھی ایک لفظ نہیں بولا۔

تخلیق کی رات میں جاگ رہا تھا
لوگ سو رہے تھے لیکن میں مصروف تھا

وہ کون تھا جو مصروف تھا؟ وہ روحانیت کا عنصر ہے۔ وہ روحانیت میں داخل ہوا ہے۔ یہ کہنا الحلاج کا حق ہے کیونکہ وہ اس مقام سے بول رہا ہے جہاں سے، اگر ہم سب کچھ ترک کر دیں، تو ہم بھی بول سکتے ہیں۔ الحلاج نے کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان صرف میں ہوں اور تمہارے اور اس کے درمیان صرف تم ہو۔ تو پھر تم کو ختم کرو۔ رومی نے کہا ہے:

تخلیق کی رات میں جاگ رہا تھا
لوگ سو رہے تھے اور میں مصروف تھا
میں آنکھ کے پہلے جھپکے میں دیکھنا چاہتا تھا
اور پہلی کہانی سننا چاہتا تھا
میں وہ پہلا شخص تھا جسے بڑے دغا باز کے بالوں میں جکڑ لیا گیا

رومی کے بارے میں اہم بات یہ ہے کہ اس نے انتہائی اعلیٰ مقام حاصل کیا تھا۔ راما کرشنا شاید اس کی شاگردی قبول کر لیتا اگر وہ اپنا مذہب چھوڑ دیتا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ رومی اور راما کرشنا دونوں روحانی ماں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ راما کرشنا کا

Marfat.com

خیال ہے کہ رومی نے جو کام کیا ہے۔ وہ بہت مقدس اور صحت مند کام ہے۔ بالکل ایسے جیسے کہ راما کرشنا ہر چیز میں روحانیت دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح رومی کو برائی میں بھی روحانیت نظر آتی ہے کیونکہ اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ پہلا شخص ہے جسے دغاباز کے بالوں میں جکڑا گیا۔ دغا باز کا مطلب یہاں ابلیس یا شیطان ہے۔ جس حالت میں تم فی الحال زندگی گزار رہے ہو اس کے بارے میں تم نہیں جانتے ہو۔ آپ کے جسم کا ہر حصہ تمام کائنات میں ایک دوسرے پر انحصار کرتا ہے اور دنیا میں کوئی بھی چیز جو موجود ہے اس کا تعلق آپ کی ہر سانس سے ہے۔ تو پھر آپ کی الگ شناخت کہاں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ الگ نہیں ہے اور یہ خانہ خالی ہے۔ یہ ایک کہانی اور بہانہ ہے۔ غور کرو کہ تم موجود نہیں ہو تاکہ تم وجود میں دوبارہ داخل ہو جاؤ۔ تم یہاں ہو یا نہیں ہو۔ تم موجود بھی ہو اور نہیں بھی ہو۔ یہ بہت حیران کن بات ہے جیسے ہم میں سے کوئی تصور کرتا ہے اس لیے کہ ہم میں سے ہر ایک روحانی انسان ہے۔ رومی نے خوب کہا ہے:

قطرہ سمندر بن جاتا ہے
لیکن کبھی سمندر بھی قطرہ بن جاتا ہے

یہ آخری جادو ہے۔ یہ ایک قطرہ ہے لیکن سمندر کی حیثیت سے بات کر رہا ہے۔ یہ تم بات کر رہے ہو' یہ میں بات کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے سنا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تو ہم سب منور ہو جائیں گے۔ جو کچھ میں نے کہا ہے' یہ میں بات کر رہا ہوں' یہاں صرف میں موجود ہوں۔ تمام مخلوق میں میرے سوا کوئی نہیں ہے۔

میں ہوں اور میں ہی ہوں جیسا کہ خدا کہتا ہے۔ شعر میں' میں کا ذکر آیا ہے' شعر میں میں ہوں' گھر میں اور کائنات میں میں ہوں۔

پیدائش کی رات میں جاگ رہا تھا
سب لوگ سو رہے تھے اور میں مصروف تھا
میں وہاں تھا تاکہ پہلی جھپکی دیکھ سکوں اور
پہلی کہانی سن سکوں
میں پہلا شخص تھا جسے شیطان نے بالوں میں جکڑ لیا
وجد کے نقطے کے گرد گھوم کر میں

Marfat.com

روحانی پہیئے کی طرح گھوم رہا تھا
میں تمہارے سامنے یہ کہانی کس طرح بیان کر سکتا ہوں
کیوں کہ تم بعد میں پیدا ہوئے تھے

رومی کا مطلب یہ نہیں ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہم سب اسی وقت پیدا ہوئے تھے۔ لیکن تمہارا خیال ہے کہ تم بعد میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ اسے حقیقی طور پر سمجھنے کے لئے تمہیں اس مقام کی طرف سفر کرنا ہو گا جہاں سے میں بات کر رہا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں سمجھ میں آئے گا اور یہ فہم و فراست ہی تو ہے جو کہ تمہارے اور رومی کے درمیان شناخت کر سکے۔ کیونکہ رومی جو بھی کچھ کہتا ہے وہ سب صحیح ہے۔ تو کیا تمہیں روشنی کی ضرورت ہے؟ تم جاننا چاہتے ہو کہ برکت کیا ہے؟ روحانی روشنی کی طرح سب کچھ میں تمہیں دینا چاہتا ہوں بلکہ حیران کر دینے والے تخیل کے ساتھ۔ اس کے بعد وہ کہتا ہے: آہ' لیکن آپ نے اسے حاصل نہیں کیا ہے اس لیے کہ اسے حاصل کرنے کے مقام پر تم ابھی تک نہیں پہنچے ہو۔ یہ مت سوچو کہ آپ نے اسے حاصل کیا ہے' حاصل کرنے کے مقام پر ابھی تک تم نہیں پہنچے ہو۔ یہ مت سوچو کہ آپ نے اسے حاصل کیا ہے اس لئے کہ تم اسے سن رہے ہو۔ خوشی' خوشی میں حل ہو کر خوشی ظاہر ہوتی ہے جسے ہم کبھی نام نہیں دے سکتے ہیں۔ یہ سات ہزار پردوں کا رقص ہے۔ خوشی کے ان تمام پردوں کو اٹھاتے ہوئے جو وضاحت ہمارے سامنے آتی ہے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کی جاسکے گی۔ اس کے بعد وہ کہتا ہے: انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ اسے فراموش کر دے گا کیونکہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ ایک تصور ہے جب کہ تمہارا ذہن اس تک پہنچنا چاہتا ہے۔

یہ صرف میں بات کر رہا ہوں۔ میں موجود نہیں رہتا۔ اور فوراً جیسا کہ آپ نے کہا کہ وہ ان تصورات کو ختم کرے گا پس تم ناراض ہو گے۔ پس تم کہیں نہیں ہو اور ذہن خوشی کے تصورات میں چلا جائے گا۔

تصوف اور رومی کی شاعری باہم مماثلت رکھتی ہے۔ جب کوئی خاموشی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس وقت ذہن میں خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تصورات ابھر آتے ہیں اور اس کے بعد غائب ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات خاموشی سے کام

Marfat.com

کرنے کے بعد خاموشی کی فہم میں گہرائی پیدا کر دیتی ہے۔ بعض اوقات جب تک خاموشی موجود رہتی ہے وہ ختم ہو جاتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تم نہیں سمجھ سکتے کہ تم بعد میں پیدا ہوئے ہو۔

میں اس پرانے محبوب کا ساتھی تھا
ایک شکستہ پیالے کی طرح میں نے اس کے ظلم کو برداشت کیا
کیوں نہ میں بادشاہ کے جام کی طرح موٹا اور تازہ ہو جاؤں
میں خزانے کے گھر میں رہا ہوں
یہ بلبلہ دریا کیوں نہ بن جائے
میں وہ راز ہوں جو اس کی تہہ میں رہتا ہے

اس مرحلے پر جب وہ کچھ کہنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے تو وہ کچھ کہتا ہے جو کبھی کسی نے نہ کہا ہو۔ الحلاج نے کہا کہ میں اعلیٰ ترین حقیقت ہوں۔ لیکن جب رومی اس نقطے کی طرف راہنمائی کرتا ہے تو کہتا ہے کہ الحق سے آگے کہنے کی ضرورت نہیں ہے' بلکہ اپنے اندر کی آواز سنو۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم الفاظ سے بعید ہیں۔ رومی کے اشعار خود غرضی کو اس مقام تک لے جاتے ہیں جہاں وہ محبت اور برکت کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔

تخلیق کی رات میں جاگ رہا تھا
لوگ سو رہے تھے اور میں کام میں مصروف تھا
میں وہاں تھا تاکہ آنکھ کا جھپکنا دیکھ سکوں
اور پہلی کہانی سن سکوں
میں وہ پہلا شخص تھا جو کہ شیطان نے بالوں میں جکڑ لیا گیا
خوشی کے گرد گھومتے ہوئے میں آسمان کے پہیئے کی طرح گھوم رہا تھا
میں یہ کہانی تمہارے سامنے کس طرح بیان کروں
تم بعد میں پیدا ہوئے
میں اس رات عاشق کا ساتھی تھا
اور ٹوٹے ہوئے پیالے کی طرح میں نے ان کا ظلم برداشت کیا
کیوں نہ میں بادشاہ کے جام کی طرح موٹا اور تازہ ہو جاؤں

Marfat.com

میں خزانے کے گھر میں رہا ہوں
کیوں نہ یہ بلبلہ دریا بن جائے
میں اس کی تہہ میں چھپا ہوا راز ہوں
اس کے آگے کہنے کی ضرورت نہیں ہے
اس کے اندر کی آواز سنو
اور ہم الفاظ سے بعید ہیں

اور روحانی ذہن جن تصورات اور زبان کو تخلیق کرتے ہیں' وہ سب خاموشی میں ہی تخلیق کرتی ہے یعنی خاموشی کے آنے سے یہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ رومی جو کچھ کرنا چاہتا ہے' وہ یہ ہے کہ آپ کا ضمیر بیدار کرے۔ سب سے پہلے وہ تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ توحید کیا ہے اس لیے کہ تم تخلیق کے پہلے ہی مرحلے میں ہو اور شیطان نے آپ کے گرد گھیرا ڈال دیا ہے۔ اور تم پہلی کہانی پڑھ رہے ہو۔ اور پہلی بار آنکھ کھول رہے ہو۔ اس کے بعد وہ آپ کو گہرائی میں لے جاتا ہے اور بتانا چاہتا ہے کہ روشن ضمیر کس طرح بننا چاہئے۔ رومی اس کے بعد تمہیں توحید کے تصور سے خوشی کے تصور کی طرف لے جاتا ہے' پھر وہ تمہیں شیوا سے شکتی کی طرف لے کر چلتا ہے۔ جب تمہیں پتہ چل جائے کہ کچھ حاصل ہو رہا ہے تو پھر وہ آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ میں تمہارے سامنے اسے کس طرح بیان کروں؟ یہ الفاظ جو کہ بہت عظیم ہیں لیکن کچھ نہیں یہ محض تصورات ہیں۔ اور یہ تصورات قید میں ہیں اس لیے رومی تمہیں آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔ میں اسے تمہارے سامنے کس طرح بیان کروں؟ تم بعد میں پیدا ہوئے۔ اٹھو وہ تمہیں سونا دینا چاہتا ہے۔ اور اس کے بعد تمہارے چہرے پر ٹھنڈا پانی چھڑک رہا ہے کیونکہ تم ان تصورات میں کھوئے ہوئے ہو۔ تم سو رہے ہو۔ لیکن شیوا اور شکتی مکمل کائنات ہے۔ اور الفاظ اور تصورات سے بعید ہے۔ اس کے بعد رومی جب بات کرتا ہے۔ تو وہ تمہیں بہت دور خطرناک گہرائی کی طرف لے جاتا ہے۔ پہلی بار وہ تخلیق کے ساتھ اکیلا ہوتا ہے اور اس کے بعد تصوف کا مقام آتا ہے۔ رومی نے کہا

میں اس پرانے عاشق کا ساتھی تھا
روحانی محبوب کا ساتھی تھا

اور میں نے ٹوٹے ہوئے پیالے کی طرح
اس کے ظلم کو برداشت کیا

اس کے بعد رومی کہتا ہے کہ میں شروع سے ہی وہاں موجود تھا کیونکہ میں اس قدیم عاشق کا ساتھی تھا۔ میں نے محبت کی قیمت ادا کر دی۔ وہ قیمت جو تخلیق ادا کرتی ہے۔ یعنی بار بار مرنا اور بار بار جلنا۔ پہاڑوں کو براعظموں کو باہم ملانے کے لئے تعمیر کیا جاتا ہے۔ وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کانپتے ہیں۔ سب کچھ مرجاتا ہے بغیر خدا کے اور وہ سب کچھ ہیں جو کہ عظمت سے عظمت کی طرف محبت کرتا ہے اور اخیر سے اخیر کی طرف سفر کرتا ہے جب صوفی غیر دوہرا پن کی بات کرتا ہے تو ان کا مطلب غیر دوہرا پن ہوتا ہے۔ اس کے بعد رومی کہتا ہے کہ کیوں نہ میں بادشاہ کے پیالے کی طرح موٹا ہو جاؤں۔ وہ پیالہ جو بادشاہ نے ہاتھ میں پکڑا تھا۔ کیونکہ میں خزانے کے گھر میں رہا ہوں۔ اور یہ خزانہ وہ روحانی حالت ہے جو شمس نے اسے بار بار دیا ہے۔ خزانے کا گھر پھولوں کا باغ ہے جسے وہ اپنے روحانی محبوب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ کیوں نہ یہ چھوٹا بلبلہ' یہ چھوٹی سی تخلیق دریا بن جائے یہ کتنا خود رو بیان ہے جسے سن کر آپ کئی وجوہات دریافت کریں گے۔ اس ساری ہستی کا مقصد وہ شاندار صحت ہے جو برائے نام جدید دور کا تصور غیر دوہرا پن کے بالکل نہیں رکھتا۔ جب رومی کہتا ہے کہ یہ بلبلہ کیوں نہ دریا بن جائے وہ کہتا ہے کہ یہ اس بازیچہ ہستی کا پاگل پن ہے کہ بلبلے کو دریا بنا دیتے ہیں۔ دریا میں جو کچھ بھی واقع ہو جاتا ہے وہ بلبلے میں بھی واقع ہو جاتا ہے اور بلبلہ سب کچھ واضح کر دیتا ہے رومی کا یہ کہنا کہ میں اس کی تہہ کا خفیہ راز ہوں۔ اس کا مطلب در اصل امن ہے۔ جب رومی ہمیں مکمل راز عطا کرتا ہے تو اس کے بعد کہتا ہے کہ آگے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آگے کچھ نہیں کہنا ہے
آواز کو اندر سے سنو

اور اس کے بعد تم سننے میں غرق ہو جاؤ' رومی کہتا ہے یاد رکھو جس طرح تم خاموشی میں غرق ہو جاتے ہو' یاد رکھو جس طرح تم اندر کی آواز سنتے ہو' یا جس طرح تم اس ابتدائی تعلیم کو لیتے ہو جو تمہیں اس شعر سے ملتی ہے' یہ تمام گہرائیوں کی

Marfat.com

تعلیمات اور رازوں کی تعلیمات یاد رکھو کیونکہ ان تعلیمات نے اس جگہ پر پہنچا دیا ہے جہاں سے تم چھلانگ لگا سکتے ہو۔ یاد رکھو' رومی کا کہنا ہے کہ ہم الفاظ سے بعید ہیں۔ یہ نظم بیس سطروں پر مشتمل ہے۔ جس میں تصوف کے تمام سفر کو جاگزیں کیا گیا ہے۔ کیا تم رومی کے اس عجیب و غریب عمل کے بارے میں سنجیدہ ہو۔ یہ شعر در حقیقت ہندوؤں کے راج یوگا اور گیان یوگا کے برابر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ ذہن اور دل کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اور انسان کو مکمل خاموشی کی طرف لے جاتے ہیں۔

تخلیق کی رات میں جاگ رہا تھا
کام میں مصروف تھا جبکہ لوگ سو رہے تھے
میں ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا
اور پہلی کہانی سننا چاہتا تھا
اور میں پہلا شخص تھا جسے شیطان نے بالوں سے جکڑ لیا
میں خوشی کے نقطے کے گرد گھوم رہا تھا آسمان کے پہیئے کی طرح
میں اسے آپ کے سامنے کس طرح بیان کروں۔ تم بعد میں پیدا ہوئے تھے
میں اس قدیم عاشق کا ساتھی تھا
اور ٹوٹے ہوئے پیالے کی طرح اس کے ظلم کو برداشت کر رہا تھا
میں کیوں نہ موٹا ہو جاؤں بادشاہ کے پیالے کی طرح
میں خزانے کے گھر میں رہا ہوں
کیوں نہ یہ بلبلہ دریا بن جائے
میں وہ راز ہوں جو اس کی تہہ میں پوشیدہ ہے
خاموش! مزید کچھ نہیں کہنا ہے
صرف اندر کی آواز سنو
یاد رکھیں پہلی چیز جو انہوں نے ذکر کیا تھا یہ تھا کہ
ہم الفاظ سے بعید ہیں

اب یہ دوسرا شعر یعنی خاموشی کا دوسرا رقص ذرا اپنے ذہن کو آغاز کی طرف لے جائیں جہاں سے پوری دنیا باغ باغ ہو جاتی ہے:

مت چھپاؤ مت چھپاؤ اپنے چہرے کی بابرکت جھلک
جہاں تم پاؤں رکھتے ہو' وہاں برکت رہ جاتی ہے
اور آپ کا سایہ بھی جو
تیز پرندے کی طرح مجھے چھو کر جاتا ہے
ایک برکت ہے
بہار آگئی ہے
تمہاری خوبصورت ہوا شہر میں چل رہی ہے
ملک میں' باغوں میں
اور بیابان آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں
وہ محبت کے ساتھ ہمارے دروازے پر آیا ہے
ان کا کھٹکھٹانا بھی برکت ہے
ہم ہر گھر میں اس کے بارے میں پوچھتے ہیں
ان کا جواب بھی برکت ہے
اس جسم کو سنبھالو ہم روح کو دیکھنے کیلئے ایک نظر کی تلاش میں ہیں
یاد رکھو پیغمبر نے کیا کہا
ایک نظر بھی برکت ہے
درخت کا ہر پتہ ان دیکھی دنیا کا پیغام لاتا ہے
دیکھو ہر گرنے والا پتہ ایک برکت ہے
پوری کائنات واحد شکل اختیار کر رہی ہے
زبان کے بغیر گاتے ہیں
کانوں کے بغیر سنتے ہیں
کیا برکت ہے
اے روح چار اجزا میں سے تیرا چہرہ
پانی' ہوا' آگ' اور زمین
ہر ایک برکت ہے
اور جب ایمان کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں تو اسے اکھاڑا نہیں جاسکتا ہے

Marfat.com

بلکہ وقت اور ہوا بھی
یہ ہے برکت
میں آپ کے سامنے جھکتا ہوں
تمہارے پاؤں کی خاک کے سامنے
میرے سر پر تاج ہے
اور جب میں تمہاری طرف قدم بڑھاتا ہوں تو
میرا ہر قدم برکت ہے
میرے سامنے ان کی شکل ظاہر ہوئی
ابھی اسی وقت
جب میں یہ شعر سنا رہا تھا
قسم ہے'
کیا برکت ہے کیا برکت ہے
زمین سے ہر اٹھنے والی نگاہ تیز رفتاری سے
ہر آسمانی نظر ایک برکت ہے
لوگوں کیلئے' بہار کا نظارہ ان کے دل گرم کر دیتا ہے
مچھلیوں کیلئے سمندر کا رقص برکت ہے
چمکتا سورج جو دلوں میں چمکتا ہے
زمین و آسمان اور تمام مخلوقات کیلئے
کیا برکت ہے
دل اس خوشی کے بارے میں بات کرنے کیلئے انتظار نہیں کر سکتا
روح اس زمین کو بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہی ہے
اے خدا' کیا برکت ہے
مجھے اپنی خاموشی کی شراب پلاؤ
ذرا اسے میری ہر چیز کو ترک کرنے دو
اندرونی روشنی کیلئے یہ ظاہر ہو جاتی ہے
یہ برکت ہے

Marfat.com

یہ برکت!

جو کچھ ہم نے سنا وہ روحانی روشنی سے منور ذہن ہے' جو کہ ہر چیز میں اپنی غلامی کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس کے بدلے میں وہ برکت حاصل کرتا ہے۔ اس شعر میں ہمارے سامنے ایک روشن ذہن کی مثال موجود ہے آقا اور غلام کی مثال موجود ہے۔ غلام گہرائی اور نا امیدی کے ساتھ اس کی محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ بلیک نے کہا ہے ابدیت محبت میں ہے۔ یہ شعر شمس تبریز کی پکار سے شروع ہوتا ہے۔ اور جب تک ہم اسے اپنے آقا کے لئے محسوس نہیں کرتے اس وقت تک مکمل نہیں ہو جاتا ہے۔ یہ عیسیٰ کے لئے محبت کا اظہار ہے جو کہ میری مگدالینی کی صورت میں ہے اور گوتم بدھ کے لئے آنندا' راما کرشنا کے لئے وویک آنند کی صورت بدلتا ہے۔

مت چھپاؤ' تمہارے چہرے کا نظارہ بھی برکت ہے

جب رومی کہتا ہے' تمہارے چہرے کا نظارہ بھی برکت ہے' تو اسے پتہ ہے کہ وہ کس کے بارے میں بات کرتا ہے۔

اور جہاں تم اپنے قدم رکھتے ہو' یہ سب برکت ہے
نیز تمہارا سایہ
مجھ پر سے تیز تر پرندے کی طرح گزر جاتا ہے

یہ بیان مجھے اس عورت کی یاد دلاتا ہے جس کا انجیل مین ذکر ہے۔ کئی سال سے وہ اپنا علاج کرا رہی تھی۔ وہ کسی نہ کسی معالج کے پاس جاتی رہی۔ اسے پتہ تھا کہ عیسیٰ مسیحا ہے لیکن وہ اسے پریشان کرنا نہیں چاہتی۔ وہ دخل اندازی کرنا نہیں چاہتی۔ وہ ان سے محبت کرتی ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کے دامن کو پکڑ لے۔ اور وہ ایسا ہی کرتی ہے۔ اس کے بعد وہ کہتی ہے۔ میں نے تمہیں ہاتھ لگایا' اور وہ کہتا ہے' تمہارے ایمان نے تمہیں مکمل کر دیا۔ اور وہ صحت مند ہو جاتی ہے۔

یہ وہ چیز ہے کہ ہم محبوب کی عزت کریں' ان کی تعظیم کریں تو ان لحات میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔

مت چھپاؤ!

اور فوراً یہ حیران کن تبدیلی واقع ہو جاتی ہے اور یہی تبدیلی شعر کے اندر بھی ہو جاتی ہے۔ اس تبدیلی اور شعر کا آغاز شمس سے ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری سطر میں

Marfat.com

یہ پوری دنیا سے مخاطب ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ شمس رومی کی دنیا ہے۔

تمہاری بہار آچکی ہے
یہ بہار اس کی علامت ہے بلکہ روحانی وجودیت کی تازگی کی علامت
تمہاری ہوا' شہر' ملک اور باغ میں چل رہی ہے
اور بیابان میں بھی' یہ برکت ہے
وہ پیار کے ساتھ ہمارے دروازے تک آیا ہے
اس کا دستک دینا بھی برکت ہے

کیا آپ کو معلوم ہے کہ رومی نے یہ اشعار کیسے لکھے' انہوں نے خوشی میں لکھے اور رومی نے ان اشعار کو اس وقت نہیں لکھا جب وہ ستون کے گرد وجد کر رہا تھا۔ شعر سے شعر نکل آتا ہے۔ یہ شعر شمس سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں سایہ' بیاباں' بہار اور بہت سی چیزوں کا ذکر ہے جن میں محبوب کا چہرہ نظر آتا ہے۔ اور جیسے جیسے وہ گہرائی میں چلا جاتا ہے محبوب قریب تر ہو جاتا ہے۔ شمس حاضر ہو جاتا ہے اور روشنی نظر آجاتی ہے۔

مجھے ان کی شکل نظر آئی' ابھی' بالکل اسی وقت
جب میں یہ شعر پڑھ رہا تھا
قسم ہے' کیا برکت ہے' کیا برکت ہے

برکت کو تھاما نہیں جاسکتا اس لیے کہ وہ لامحدودات میں سے آتی ہے' اور برکت مسلسل طور پر حقیقی شکل میں آتی ہے۔

زمین سے اٹھنے والی ہر نگاہ تیز دوڑتی ہے
جبکہ ہر آسمانی نگاہ برکت ہے

اس شعر میں ہم سمجھتے ہیں اصل برکت رومی کے ذہن میں ہے' رومی کے دل میں ہے' رومی کے ضمیر میں ہے۔

زمین سے اٹھنے والی ہر نگاہ تیز دوڑتی ہے
جبکہ ہر آسمانی نگاہ برکت ہے
لوگوں کے لئے' بہار کی نگاہ دلوں کو گرماتی ہے اور
مچھلیوں کے لئے سمند کا رقص برکت ہے

Marfat.com

چمکتا ہوا سورج-----

جب رومی سورج کا ذکر کرتا ہے تو آپ اس پاگل پن کو سمجھ سکتے ہیں۔ اب ہم سے کہا جاتا ہے کہ سورج کے اندر چلے جاؤ۔

چمکتا ہوا سورج جو کہ ہر دل میں چمک رہا ہے
آسمان' زمین اور دیگر مخلوقات کے لئے
کیا برکت ہے
دل انتظار نہیں کر سکتا' اس خوشی کی بات کرنے میں

اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ رومی پر محبت اور عشق کا غلبہ تھا اور وہ اس خوشی کے بارے میں چھپے رہنے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ مزید گہرائی میں جاتے ہوئے رومی لکھتے ہیں:

روح زمین کو بوسہ دیتے ہوئے کہہ رہی ہے
اے خدا' کیا برکت ہے

دل اس خوشی کے بارے میں بات کرنے کا انتظار نہیں کر سکتا جبکہ رومی گہرائی میں چلا جاتا ہے۔ روح زمین کو بوسہ دیتے ہو خاموشی سے کہہ رہی ہے۔

اے خدا' کیا برکت ہے

زمین کو بوسہ دیتے ہوئے' رومی ہمارے وجود کے اندر کا پتہ دیتا ہے یعنی دل اور روح کے بارے میں بات کرتا ہے۔ دل بات کرنے کے لئے انتظار نہیں کر سکتا جبکہ روح خاموشی سے گویاں ہے' روح نے جھک کر زمین کو بوسہ دیا کیونکہ یہاں خدا کی عظمت و کبریا موجود ہے۔ یہ کائنات وہ جگہ ہے جہاں محبوب ہر لمحہ کو آشکار کرتا ہے اور وہ رومی کا مکمل علم اور راز ہے۔ آخر میں رومی مکمل طور پر اس شعر اور ہمارے ذہن کو جدا کر دیتا ہے۔

مجھے اپنی خاموشی کی شراب سے مست کرو
میری ہر خالی جگہ کو بھرو
اندرونی روشنی کے لئے یہ ظاہر ہو جاتی ہے
یہ برکت ہے' برکت ہے
مت جاؤ' ذہن کو متوقف کرو' برکت سے مستفید ہو جاؤ

Marfat.com

باب پنجم

بقا اور ہمیشگی کی بہار

رومی کو پڑھنے یا اس کا ذکر کرنے کا مقصد ہماری روح کی تازگی ہے۔ ہم رومی کا مطالعہ کرنے سے اپنی واپسی، کلچر، علم اور زندگی کی طاقت سدھارتے ہیں، یہ روحانی طاقت رومی ہے جو کہ اپنی شاعری کے ذریعے خاموشی، غور اور بعض دیگر چیزوں کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے۔ آپ میں سے بہت سے لوگ بدل جائیں گے جب ان سے رابطہ ہو جائے۔ آپ کی زندگی تمام عالم اور دنیا مختلف ہو گی کیونکہ آپ کو فطرت کی اصلیت کا پتہ چل گیا اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو گیا ہے۔ جب تم اس بات پر غور کرو گے تو پتہ چلے گا کہ رومی کون ہے اور اپنے آپ کو دریافت کرنے پر غور کرو گے۔ رومی بہت اعلیٰ مقام اور محبت کا اعلیٰ معیار ہے جو کہ ہمارے جسم کا حصہ ہے۔ وہ ہمارا بہترین دوست جو ہمارے بعد میں آنے والے حالات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہماری زندگیوں پر چھا جانا چاہتا ہے۔ ہمارے جسموں پر ان کی تعلیمات ہمیں ابدی حد تک دائمی علم اور دائمی خوشی کی دعوت دیتی ہے۔ یہ طاقت، علم اور فہم کی طاقت ہے۔ یہ صرف وہ طاقت نہیں ہے جو صرف متحرک ہے، بلکہ یہ کیمیاگری کی طاقت ہے۔ یہ ہمیں دانش کا فارمولا نہیں دیتی، بلکہ ہمیں اپنی روح کے گرد کام کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

چراغ مختلف ہیں
لیکن روشنی ایک ہے
دماغ کے بجھتے ہوئے چراغوں کی دوکان میں بہت سے چراغ ہیں
ان کو بھول جاؤ
ضرورت پر غور کرو، روشنی پر غور کرو

Marfat.com

صاف ستھری برکت جو خاموشی سے اپنی مقدس آگ کو پی رہی ہے
روشنی تمام چیزوں سے آگ کی طرف بڑھ رہی ہے
سب لوگ' تمام ممکنہ اچھائی کے بدلے' شیطان' خیالات' جذبات
چراغ مختلف ہیں
لیکن روشنی ایک ہے
ایک بات' ایک طاقت' ایک روشنی ہے' ایک روشن ذہن سب کچھ نکالتا ہے
ایک گھومنے اور جلنے والا موتی
ایک' ایک' ایک
آپ کے گرد اپنے آپ کو عریاں کر دو
محبت کی خاموشی کے پیچھے
رکو جب تک تمہیں کچھ نظر نہ آئے
تم روشنی پر ٹکٹکی لگاتے ہو
اس کی پرانی نظروں کے ساتھ

جب تم اس بربادی سے گزر چکے ہو' اور اپنے آپ کو پیس چکے ہو تو روحانیت کے سامنے اس تعظیم میں تمہاری ہر ناچیز خواہش' جب تم نے اپنے آپ کو خدا کا غلام بنایا' تو اس کے بعد معجزات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور ذہن میں براہ راست ایک خدائی طاقت ابھر آتی ہے۔ اس وقت آپ کے اندر ایک نیا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک درد سے خالی' خواہشات سے خالی' اور غور و فکر سے خالی وجود جس میں خدائی دنیا راز داری کے ساتھ رہتی ہے۔ اس وقت اس حالت میں تم اپنے آپ سے وہ کچھ کہہ سکتے ہو جو رومی نے مندرجہ ذیل شعر میں کہا ہے:

واضح کرو اور مجھے تنگ دل بناؤ
تم اپنے آپ کو فاقے میں مبتلا کرو
ذرا مجھے بخ الفاظ کے صندوق میں کیل ٹھونکنے دو
یہ صندوق آپ کا تابوت ہے
مجھے نہیں پتہ میں کون ہوں

Marfat.com

میں مایوسی میں مبتلا ہوں
میں عیسائی نہیں ہوں' میں یہودی نہیں ہوں اور میں پارسی بھی نہیں ہوں
اور میں بلکہ مسلمان بھی نہیں ہوں۔ نہ تو میرا تعلق زمین سے ہے
اور نہ ہی سمندر سے
فطرت مجھے اپنا نہیں بنا سکتی اور نہ ہی آسمان
چین' ہندوستان اور بلغاریا بھی نہیں
میری پیدائش کی جگہ لامکان ہے
میری کوئی نشانی نہیں ہے
تم کہتے ہو کہ تم میرا منہ دیکھ رہے ہو' میرے کان' آنکھیں اور ناک
مگر یہ میری نہیں ہیں
میں زندگی کی زندگی ہوں
میں وہ بلی ہوں' یہ پتھر کوئی بھی نہیں
میں نے دوہرا پن چھوڑ دیا
میں دیکھتا ہوں' جانتا ہوں' دنیا
ایک' ایک اور پہلی سے ایک
پس مجھے کیا کرنا ہو گا تاکہ تمہیں اس بات پر آمادہ کروں
کہ کون بات کر رہا ہے
یہ تسلیم کرو اور سب کچھ تبدیل کرو
یہ آپ کی اپنی آواز ہے
جو خدا کی دیواروں میں گونج رہی ہے

رومی کے خیالات میں سفر کرنے کے بعد ہم اس شعر پر غور کریں گے۔ میں تمہیں اس موسیقی کے سفر کی دعوت دیتا ہوں جو کہ تمہارے ذہن میں تمام دھاگوں کو جوڑ دیتا ہے۔ رومی نے شاعری لکھنے کا جو راستہ اختیار کیا ہے وہ راستہ مثنوی کا راستہ ہے۔ یہ پڑھنے اور پڑھانے کا مقدس راستہ ہے' سمجھانے اور سمجھنے کا مقدس راستہ ہے۔ ہم نے اس سے قبل دو شعر پڑھے جو کہ ہمیں فہم و فراست کا درس

Marfat.com

دیتے ہیں' یہ وہ اشعار ہیں جو ہمیں فطرت کی حقیقت سے روشناس کراتے ہیں۔ لیکن اب ہم رومی کے بارے میں تین کہانیوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

جب آپ ان تینوں کہانیوں کو پڑھتے ہیں تو اپنا ذہن صاف رکھیں اور ذہن میں اس شخص کا تصور لائیں جو ان کہانیوں کا اصلی محور ہے۔

اگر ہم اس علم و فراست کو تصور میں لائیں تو پتہ چل جائے گا کہ ہمیں دنیا میں کس طرح رہنا ہو گا۔

پہلی کہانی میں رومی اور اس کے شاگرد تالاب کے گرد اندھیرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ رومی خدا کی محبت کی فطرت سے متعلق بات کر رہا تھا۔ رومی واضح حقیقت سے متعلق بات کر رہا تھا کہ اچانک حوض میں موجود مینڈکوں نے شور مچایا جس میں رومی کی آواز سنی نہیں جاتی تھی۔ رومی کے بجائے لوگوں نے مینڈکوں کی آواز میں دلچسپی لی' پس رومی نے مینڈکوں سے کہا: بالکل ٹھیک ہے' خاموش ہو جاؤ۔ اس کے بعد خاموشی میں مکالمات شروع ہوئے۔ جب انہوں نے بات ختم کی اور لوگوں کو ان کی باتوں کا پتہ چل گیا تو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور مینڈکوں نے پھر سے شور مچایا۔

دوسری کہانی بہت شاندار ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ رومی نے کیا کہا ہے۔ اس کہانی سے ان کے علم اور ذہانت کا پتہ چل جاتا ہے۔ رومی نے دل جلایا اور اپنی دنیا کو ختم کر دیا۔ یہ اس دل کی آواز ہے جس نے رومی کے اندر خواہشات کی دنیا کو ختم کر دیا اور اسے ایک ہمہ جہت اور نیک انسان بنا دیا۔ ان کا دل خدا کی محبت کی آگ میں جل گیا اس محبت نے صرف انسان تک سرایت نہیں کیا بلکہ تمام جانوروں اور مخلوقات تک سرایت کیا۔

ایک دن رومی نے اپنے شاگرد سے درخواست کی کہ اسے مزیدار کھانا کھلایا جائے۔ شاگرد یہ سن کر بہت حیران ہو گیا کہ شاید رومی معیاری زندگی گزار رہا ہے۔ رومی نے رات کو دعا کی اور بہت مشکل سے کوئی چیز کھائی۔ شاگرد نے سوچا کہ ہاں' اب استاد قابو آگیا۔ ان کا خیال ہے کہ کہیں اور جا کر یہ سب کچھ کھایا جائے۔ وہ رومی کے پیچھے چلا گیا اور قونیہ کے گلی کوچوں تک ان کا پیچھا کرتا رہا بلکہ میدانی علاقے تک ان کا پیچھا کرتا رہا۔ بعد میں رومی ایک تباہ حال گنبد میں داخل ہو

Marfat.com

گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ رومی چھ بچوں کی ماں کتیا کو کھانا کھلا رہا تھا تاکہ کتیا غذا کھا کر بچوں کو دودھ پلا سکے۔

رومی کو پتہ چلا کہ شاگرد اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ انہوں نے شاگرد کی طرف منہ کر کے ہنس کر کہا کہ دیکھو۔ شاگرد نے غصے سے کہا کہ کیا آپ کو پتہ تھا کہ روئے زمین پر صرف وہی ایک مخلوق تھی جو بھوکی تھی؟ اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ وہ بھوکی ہے حالانکہ وہ کئی میل دور تھی۔ رومی ہنستا رہا ہنستا رہا۔ جب تمہیں پتہ چل گیا ہے تمہارے کان باخبر ہیں پھر وہ دس ہزار میل تک چڑیا کی آواز سن سکتا ہے۔

رابرٹ براؤننگ کے بارے میں جو کہانیاں بیان کی گئیں ہیں وہ ہم نہیں پڑھتے ہیں ہم نہیں ہنستے ہیں وہ کہانیاں جو بیتھوون یا موزارٹ کے بارے میں کہی گئیں ہیں۔ یہ فہم کی مختلف اقسام ہیں جن کا آغاز غالب شدہ آگاہی میں ہو جاتا ہے۔ جن کا آغاز ایک بیدار دل میں ہو جاتا ہے رومی کے بارے میں میں نے وہ کچھ محسوس کیا جو انہوں نے شمس کے بارے میں محسوس کیا۔

جو کچھ آپ کا چہرہ کر سکتا ہے وہ سورج کا روشن چہرہ نہیں کر سکتا
روز قیامت کی ہل چل وہ کچھ نہیں کر سکتی جو آپ کی محبت کر سکتی ہے
جو شخص تمہارا چہرہ دیکھتا ہے وہ پھولوں کے باغ میں نہیں جائے گا
جو شخص تمہاری شراب کا مزہ لیتا ہے وہ کسی اور شراب کا مزہ نہیں لے گا
جب تمہاری بو آجاتی ہے تو مشک کی خوشبو ختم ہو جاتی ہے
جب آپ کی چمک آجاتی ہے تو عقل حیران رہ جاتی ہے

پہلی کہانی میں رومی فطرت کا استاد ہے۔ دوسری کہانی میں اس کا خدمت گار۔ وہ دونوں ہی ہو سکتا ہے کیونکہ فطرت کے ساتھ ان کی روحانی رشتہ ہے۔

دوسری کہانی میں انسان اور کتے کے درمیان حقارت پائی جاتی ہے جیسے رومی کی شخصیت میں ہمیں نظر آتا ہے لیکن رومی کے نزدیک وہ حقارت نہیں ہے کیونکہ اسے اپنا آپ کتے میں نظر آتا ہے اور اسی طرح اسے اپنا آپ عورت میں نظر آتا ہے۔ اسے اپنا آپ باد' ہوا' بچے اور پودوں میں نظر آتا ہے اور سب کچھ اس کے اندر سے نکلتا ہے۔ رومی اپنے لئے موجود نہیں ہے۔ وہ محبت ہو گیا ہے اور محبت بغیر تہہ کے سمندر کی زندگی ہے بلکہ ابدی زندگی ہے۔

تیسری کہانی بہت دلچسپ ہے' یہ کہانی شروع سے آخر تک دلچسپ ہے۔ ایک دن قونیہ کی ایک منڈی کے درمیان رومی نے تصوف کی حقیقتوں کے اعلیٰ معیار پر بحث کی۔ شام کی نماز کے بعد جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو کتوں نے اسے گھیر لیا۔ وہ ان کتوں کی طرف دیکھ کر بولتا رہا۔ اچانک وہ کتے خاموش ہو گئے۔ رومی نے کہا' خدا کی قسم ان کتوں کو ہماری روشنیوں کی سمجھ آ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا' وہ دروازہ اور دیوار خدا کی تعریف کرتا ہے اور روحانی رازوں کو سمجھتا ہے۔

وہ دروازہ اور دیوار نرم نرم باتیں کر رہے ہیں جبکہ پانی' زمین اور آگ سب کہانیاں بیان کر رہی ہیں۔

یہ میرے واسطے بہت تعجب آمیز کہانی ہے کیونکہ یہ دل میں سب کچھ سمو دیتی ہے۔ جبکہ عجیب بات یہ ہے کتوں نے دائرہ بنا کر رومی کو گھیر لیا گویا انہوں نے اس کو استاد مان لیا۔ رومی کا خیال ہے کہ سب کچھ مقدس ہے جبکہ حیوانات نے بھی ان کی بے ضرر ہستی کو پہچان لیا وہ سب ان کے گرد جمع ہوئے اور ان کی محبت کی طاقت کو پہچان لیا۔ اس کے برعکس ان کے تمام شاگرد ان کے ساتھ کئی سال تک رہے لیکن انہوں نے رومی کو صحیح طریقے سے نہیں سنا جبکہ کتوں نے اسے صحیح طریقے سے سن لیا اور بہت کچھ حاصل کر لیا۔ وہ ان کی عزت کرتے ہیں' انہیں سنتے ہیں اور خدا کے سفیر کے آگے سر جھکا دیتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے تجربہ حاصل کر لیا۔ انہوں نے رد عمل دکھایا اور فریاد کی۔ اس لئے رومی کہتا ہے:

میں کہتا ہوں کہ وہ میرے علم سے واقف ہو گئے' وہ سمجھ گئے' اس لیے کہ انہوں نے فوری رد عمل دکھایا۔ لیکن آپ نے نہیں اس لیے کہ تم تنگ نظر ہو گئے ہو۔

اس کہانی کو مزید گہرائی تک لے جانے کے بعد وہ کہتا ہے کہ یہ مت سوچو کہ کتوں نے حاصل کر لیا ہے۔ دروازے اور دیوار باتیں کر رہے ہیں۔ اور خفیہ راز تقسیم ہو چکے ہیں جنہیں آپ بے جان سمجھتے ہیں بلکہ یہ سوچئے کہ دنیا مضبوط ہے اور ہم ساری معلومات جھوٹ کی خود غرضی کے ذریعے حاصل کر رہے ہیں۔ اس طرح ہم سوچتے ہیں اس طرح ہم نہیں کرتے ہیں۔ جس طرح ہم زندگی کے

Marfat.com

بارے میں سوچتے ہیں اس طرح زندگی نہیں گزارتے ہیں۔ کچھ بھی ایسا نہیں ہے جس طرح ہم دیکھ رہے ہیں لیکن ایک دفعہ جب روشنی ذہن میں آجائے اور ہمارے ذہن میں روحانی سوچ پیدا ہو جائے تو پھر ہم ان تمام چیزوں کو سمجھنے کے قابل ہوں گے۔ رومی کہتا ہے کہ کتے سمجھ رہے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں جبکہ دروازے اور دیوار بھی خاموش ہیں۔ اس تصور سے رومی کا مقصد یہ ہے کہ تم میری نعمتوں اور باتوں پر غور کیوں نہیں کرتے۔ رومی یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ چھوٹی سی چیز جسے ہم تصور کرتے ہیں وہ دیوار اور دروازہ ہے اگر ہم ہوشیار ہوتے تو ہمارے ذہن میں ظاہر ہو جاتے۔ اب سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ یہ کہانیاں کسی چیز کے بارے میں ہیں یعنی روحانی صحبت اور روحانی عمل کے بارے میں ہیں۔ ہمیں اس وقت سمجھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور ہم روحانی عمل کے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم مولانا جلال الدین رومی کے اشعار پڑھتے ہیں جو خدا کی محبت کا درس دیتے ہیں اور وہ خود بھی عمل میں خدا کی محبت ہے۔ میں نے رومی کے بارے میں بعض اہم چیزیں آپ کے سامنے ذکر نہیں کی ہیں۔ رومی ایک مذہبی طریقے کا بانی بھی تھا اس نے نہ صرف یہ طریقہ دریافت کیا بلکہ زندگی بسر کرنے کا مولوی طریقہ دریافت کیا۔

مولوی کے نام سے یہ طریقہ ان کی زندگی اور کام کا حصہ بن گیا ہے۔ ان کی کتابیں مولوی طریقت کے لوگ پوری دنیا میں مہینوں تک پڑھتے ہیں۔ لوگ ان کی غزلیں گاتے ہیں' مثنوی سناتے ہیں' ان پر غور کرتے ہیں اور ان پر تبصرے کرتے ہیں۔ اگر آپ مولوی طریقے کے جلسوں کو دیکھنے کیلئے پیرس' استنبول' قاہرہ اور لاہور چلے جائیں تو رومی کو وہاں موجود پائیں گے۔ لوگ ان کی غزلیں گاتے ہوئے رقص کرتے ہیں۔ جب وہ مثنوی کو کھولتے ہیں تو انہیں پتہ ہوتا ہے کہ وہ کس کو پڑھ رہے ہیں۔ وہ ان کے محبوب اور انسانیت کے دوست کو پڑھ رہے ہیں۔ وہ اس شخص کو پڑھ رہے ہیں جو براہ راست حقیقت کے راز کو جانتا ہے وہ اپنے محبوب کے ساتھ اظہار محبت کے طور پر پڑھتے ہیں اور رقص کرتے ہیں۔ اور محبت کے اظہار کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رومی مرا نہیں ہے بلکہ وہ الہام کا ایک مکمل سرچشمہ ہے۔

Marfat.com

اس طریقے میں میں رحم کرنے والے کا بلبل ہوں
میری حدود اور سرحدوں کو مت دیکھئے' میری کوئی حدود نہیں ہیں
شمس تبریز نے میری پرورش محبت سے کی ہے
میں روح مقدس سے بڑا ہوں اور کروبیاں سے بھی

اب ہم دوسرے شعر کی طرف آتے ہیں:

میری وضاحت کرو اور مجھے تنگ کرو تم اپنے آپ کے بھوکے ہو
ذرا مجھے سرد الفاظ کے صندوق میں کیل ٹھونکنے دو
وہ صندوق آپ کا تابوت ہے

وہ یہ سب کچھ غصے سے کہتے ہیں۔ رومی کی وضاحت کریں۔ تم خود اپنے آپ کے بھوکے ہو کیونکہ اگر یہ باتیں صحیح مقام سے آتی ہیں تو یہ ہمارے اپنے ہی دل سے نکلتی ہیں' یہ وہ تمام طریقے ہیں جن کے ذریعے ہم رومی کی تعریف کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تعریفیں ہیں جن میں میں رومی کی وضاحت کرنے سے روکتا ہوں۔ رومی 1207ء تا 1273ء "رومی صوفی" رومی مقدس استاد جنہوں نے شاعری لکھی ہے۔ ہر وقت جب آپ رومی کی تعریف کرتے ہیں تو آپ اپنے آپ کی مختلف طریقوں سے تعریفیں کرتے ہیں۔ اور بعد میں ان تاریخوں کو ترک کر کے رومی کا مقابلہ کریں۔ رومی کا مقابلہ روح سے کریں اور براہ راست ان کی آگ کے شیشے پر نظر ڈالیں۔ مجھے الفاظ کے صندوق میں کیل ٹھونکنے دو کیونکہ یہ صندوق آپ کا تابوت ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو وہ خود ہی اکثر کرتا ہے۔ الفاظ کے تابوت بناتا ہے۔ اور تمہیں اس کے اندر بند کرتا ہے۔ الفاظ کے ان تابوتوں کو نظریات کہتے ہیں یہ وہ نظریات ہیں جسے آپ سوچتے ہیں' یہ تصورات دراصل آپ کے سوانح حیات ہیں اور جو کچھ آپ سوچتے ہیں' وہ آپ کی شناخت ہے۔ ہماری دنیا وہاں ہے جہاں یہ چیزیں موجود رہتی ہیں کیونکہ ہم نے اپنے آپ کو مردہ کہا ہے۔ کیا مرتے ہیں' متفرق مخلوقات مرتے ہیں اور اپنا ماحول بھی تباہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ مایوس ہیں ہم مایوس ہیں کیونکہ ہم اپنے بارے میں لوگوں کو بتاتے ہیں جو کہ ایک ناقابل برداشت عمل ہے۔

ذرا اس بات پر غور کریں کہ بہت سارے لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ وہ

Marfat.com

مر رہے ہیں اور ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ خدا محبت اور امید میں موجود نہیں ہے۔ لوگ مایوس ہیں کیونکہ یہ معلومات ناقابل برداشت ہیں۔ زندگی ایک فضول تجربے کا نام نہیں ہے۔ یہ وہ تجربہ ہے جس میں ہر لمحے کو خاص اہمیت حاصل ہے جس میں ہر شخص نیکو کار کی طرح زندگی گزار رہا ہے اور خدا کیلئے زندہ رہ رہا ہے۔ اس بارے میں وہ جانتے ہیں یا نہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے ہم اس سیارے کو تباہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے خیال میں ہم یہاں رہنے کے قابل نہیں ہیں۔ لیکن زندہ رہنے کی ایک وجہ وہ ہے جس کا رومی نے تجربہ کیا ہے اور وہ ہے روحانیت کا تجربہ اس کے بعد رومی کہتا ہے مجھے پتہ نہیں میں کون ہوں تم سب جانتے ہو کہ تم کون ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی سوانح حیات کے بارے میں دریافت کیا ہے لیکن مجھے پتہ نہیں کہ میں کون ہوں۔ میں اپنی سوانح حیات میں لاکھوں تجربوں سے گزرا ہوں۔ اور مجھے کہا گیا ہے کہ جس چیز نے بھی میری نمائندگی کی ہے وہ فضول ہے۔ پس مجھے پتہ نہیں کہ میں کون ہوں' میں ہوں اور یہ لفظ لغوی اور واضح تشویش ہے پریشانی کا یہ اعلیٰ معیار تمہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ تم موجود ہو۔ رومی نے کہا ہے کہ سفر کرنے والے کی حد اتحاد ہے لیکن اتحاد میں رہنے والوں کی حد کیا ہے۔ روشنی ایک معلوم حالت نہیں ہے۔ درحقیقت روشنی وہ علم ہے جہاں فیصلہ کن حالت کی سی کوئی چیز نہیں ہے۔ جہاں مقام عدم ہے اور تبدیلی کے امکانات نہ ختم ہونے والے ہیں۔ جیسا کہ رومی نے کہا ہے کہ میں ایک حیران کر دینے والی شفاف مایوسی ہوں۔ میں شفاف ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ یہ خدائی اور روحانی تجربہ ہے اور مجھے پتہ ہے کہ میری رہنمائی کی جائے گی اور سزا مل جائے گی۔ مجھے پتہ ہے کہ اشارے سے مجھے سمجھا دیا جائے گا اگر میں حقیقت پر غور کروں تو مجھے معلوم ہے کہ واضح اشارے میرے دل سے ملیں گے۔ مگر مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ رومی نے اپنے مکالمے میں کہا ہے کہ کائنات کو ہر لمحے میں تخلیق کیا جاتا ہے اور ہر لمحے میں اسے تازگی ملتی ہے۔ اپنے ذرائع سے اور ابدی روشنی سے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر تجربے کو روشنی کی مدد حاصل ہے۔ اور خدائی زندگی ایک مسلسل اور حیران کر دینے والی کڑی ہے جو کہ آخری لمحے تک راہ راست پر چلتی ہے۔

عقل کی بعید سے خوبصورت محبت پیدا ہوتی ہے
اس کا دامن کھینچتے ہوئے شراب کا پیالہ ہاتھ میں ہوتا ہے
اور محبت کی بعید سے' وہ ایک جسے بیان نہیں کیا جاسکتا ہے
جسے ہم صرف "وہ" کہہ سکتے ہیں جو آتا ہے

میں ایک حیران کر دینے والی صاف اور شفاف تشویش ہوں۔ صوفیا کے نزدیک زندگی کا سب سے بڑا راز بھروسہ ہے۔ اگر آپ مکمل بھروسہ کرتے ہیں تو پہلے سے ہی ان اشاروں کے لیے قابل قبول ہوں گے جو آپ کی زندگی خدا اور آپ کی گہرائی تمہیں دے رہے ہوں گے تمہیں سراغ مل جائے گا اور معلومات بھی اگرچہ تمہیں تشویش محسوس ہوتی ہے کیونکہ تم استاد نہیں ہو بلکہ استاد وہ ہے یعنی خدا ہے تم اس تجربے پر قابو نہیں پا رہے ہو اور اس تجربے کے ساتھ ایک ہو رہے ہو' اس تجربے کی تعظیم کرتے ہو اور تجربے بنانے والے کی خدمت کرنے کی کوشش میں لگے ہو جہاں تک تم کر سکتے ہو وہ محبت اور وہ آگ دراصل اس کی فطرت ہے جیسا کہ رومی نے مثنوی میں کہا ہے کہ آسمان مجھے نہیں تھام سکتا' نہ خلا اور پردار علم' نہ روحیں۔

مجھے مہمان کی طرح رکھا گیا ہے' نیک لوگوں نے اپنے دلوں میں
کسی علم تعریف اور بیان کے بغیر
اس آئینے میں ہر لمحے روح کو پچاس شادیوں کی دعوتیں دکھاتے ہیں
اس آئینے پر غور کرو' لیکن کبھی نہیں' بلکہ مجھ سے پوچھو تاکہ بیان کروں
دوسرے شعر کی طرف واپس آنے سے قبل آیئے سینٹ وکٹر کے رچرڈ
کے الفاظ سے جو کہ عظیم عیسائی صوفی ہے اس بحث کو ختم کرتے ہیں:

"جب روح خدا کی محبت کی آگ میں جلتی ہے تو لوہے کی طرح سب سے پہلے اس کا رنگ اڑ جاتا ہے اور بعد میں سفید رنگ پکڑتے ہوئے آگ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ آخر میں یہ مائع شکل اختیار کر لیتی ہے اور اصلیت ختم ہو جاتی ہے اور ایک نئی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ گرم اور ٹھنڈے لوہے کے درمیان فرق دراصل روح اور روح کے درمیان فرق کو واضح کرتا ہے۔

"اور جب روح خدا کی محبت کی آگ میں مبتلا ہو جاتی ہے" یہ بڑی عجیب

Marfat.com

بات ہے کہ روح مبتلا ہوتی ہے۔ تم خود روحانی تجربہ کر سکتے ہو لیکن تم صرف اپنے آپ کو اس مقام پر لے جاسکتے ہو جہاں طاقت تمہیں قابو کر سکتی ہے' تمہیں مایوس کر سکتی ہے۔ بیداری پہلے سے قدرت نے منتخب کر رکھی ہے لیکن ہم اسے انتخاب نہیں کر سکتے ہیں۔ اپنشد میں آتما نے بیداری کا انتخاب کیا تھا' تم بہت کچھ کر سکتے ہو' غور کر سکتے ہو' اپنے آپ کو صاف کر سکتے ہو' اپنی اخلاقی حرکات کا تجزیہ کر سکتے ہو لیکن صرف قدرت ہی محبت کی آگ میں روح ڈال سکتی ہے' تم مکمل خاکساری اور صبر کے ساتھ اس وقت کا انتظار کر سکتے ہو جب تم غالب آجاتے ہو لیکن اس لمحے کو تم سمجھ نہیں سکتے ہو بلکہ صرف قدرت ہی سمجھ سکتی ہے۔

پہلے مرحلے پر یہ اپنی شکل بدل دیتی ہے

پہلے مرحلے پر تبدیلی اور پرہیز گاری ہے۔ روح اپنی شکل بدل دیتی ہے اور یہ بہت مشکل تجربہ ہوتا ہے جب وہ پاگل پن کو چھوڑ دیتی ہے' ظالم پن اور حدود کو جو کہ خودی کے ساتھ چسپاں ہیں۔ اس کے بعد روح سفید ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ تم بھی سفید ہو جاتے ہو۔ اس تہذیب و ثقافت میں ہر شخص یہ تصور کرتا ہے کہ یہ سب کچھ خدا ہی کر سکتا ہے اور ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ نہ تو ہم غور کر سکتے ہیں اور نہ دل کھول سکتے ہیں۔ ہمارا ذہن روشن تو ہو جائے گا لیکن اپنے آپ کو روشنی دینے کا کام جذبات کا ہوتا ہے۔ تم درحقیقت اپنے آپ کو عریاں کرو' محبت میں مبتلا ہو کر دل کھول کر محبت کرو۔ تم اپنا دل محبوب کو دے دو چاہے وہ کتنا بڑا کیوں نہ ہو' لیکن دل کو کس طرح بڑا کیا جاسکتا ہے؟ خدا کو وہاں سے محبوب بناؤ جہاں تم کھڑے ہو۔ یہ دوسرا مرحلہ ہے جس میں سفید گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور محبت کی آگ کو اجازت دی جاتی ہے کہ خدا کی محبت تمہیں لپیٹ میں لے لے' تمہیں جلائے تاکہ تم سفید ہو جاؤ اس لیے کہ خدا کی روشنی بھی سفید ہے۔ جل جاؤ اس کی حساسیت میں لیکن تم ابھی تک وہی لوہا ہو جو کہ گرم تو ہے لیکن اصلی شکل میں موجود ہے۔

اس کے بعد دوسرا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے جس میں تم صاف و شفاف پریشانی محسوس کرتے ہو۔

وہ جل کر سفید ہو جاتا ہے اور آگ بن جاتا ہے

Marfat.com

آگ کے ساتھ شناخت کو محسوس کیا گیا' اس کا مطلب ہے کہ باخبر ذہن میں ہر بلندی اور ارتقاع کے مقام پر الوہیت کو پہچانا گیا ہے۔

آخر کار' یہ مائع ہو جاتی ہے اور اپنی حیثیت اور اصلیت کھو بیٹھتی ہے۔ یہ مائع ہو جاتی ہے۔ یہ سفیدی در اصل خوغرضی ہے اور آخر کار اپنی شکل بدل دیتی ہے۔ اپنی حیثیت بدل لیتی ہے اور مکمل طور پر کسی اور چیز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

کسی اور چیز میں مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے یعنی مکمل طور پر اسے ہم کسی اور چیز کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک دفعہ جب لوہے کو مائع میں تبدیل کیا جائے تو ہم اس سے انتہائی اہم چیز بنا سکتے ہیں۔ ہم اس سے ایئرپورٹ' پرندے اور دیگر کام کی چیزیں بنا سکتے ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح روشنی کے ذریعے انسان بہت سے کام کر سکتا ہے۔

اور گرم اور ٹھنڈے لوہے کے درمیان فرق دراصل گرم اور نیم گرم لوہے کے درمیان فرق سے مختلف نہیں ہے اور روح قدرتی روشنی سے تابدار ہو جاتی ہے۔

روح کو قدرتی روشنی سے منور کیا جاتا ہے جو دراصل صاف و شفاف حیرت و درماندگی ہے اور فہم و فراست کی طرف جانے والے راستے کا سراغ مل جاتا ہے خدائی محبت بذات خود خدا کا علم ہوتی ہے اس لئے اسے خدا کی روشنی سے منور کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اسے خدا کی حقیقت کا علم منور کرتا ہے۔

تصوف سے بے خبر رہنے کی صورت میں سائنس دان کس طرح Unified Field theory یعنی نظریہ متحدہ کا سراغ لگاتے ہیں؟ وہ کس طرح حقیقت کا علم حاصل کرتے ہیں جبکہ ان کو حقیقت کا پتہ بھی نہیں ہوتا؟ وہ کس طرح سائنس کی تحقیق کرتے ہیں حالانکہ ان کا ذہن روحانی علم سے خالی ہوتا ہے؟

علم جس کے بارے میں جلال الدین رومی کہتا ہے کہ تم علم سے بعید پاگل پن میں چلے جاؤ کیونکہ روح کی دیوانگی خدا کی روشنی سے منور ہو جاتی ہے۔ مندرجہ بالا سوالات پر ہماری تہذیب کے مستقبل کا انحصار ہے۔

ہمارے تعلیم کے مرکز' ہماری زندگی اور ذاتی زندگی میں روحانی خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ اب ہم ایک بار پھر شعر کی طرف آتے ہیں:

Marfat.com

میری وضاحت کرو' تم اپنے آپ کے بھوکے ہو
مجھے منجمد الفاظ کے صندوق میں کیل ٹھوکنے دو
کیوں کہ یہ صندوق آپ کا تابوت ہے
مجھے نہیں پتہ کہ میں کون ہوں
میں ایک متعجب اور واضح مایوسی ہوں
میں عیسائی نہیں ہوں...

"میں عیسائی نہیں ہوں۔" آپ نے غور کیا ہو گا کہ رومی جانتا ہے کہ ہم ان کی تعریف کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ رومی نے لکھا ہے کہ وہ قونیہ میں پیدا ہوا۔ وہ مسلمان تھا اور وہ صوفی تھا۔ "میں عیسائی نہیں ہوں" اور تم بھی نہیں ہو۔ تم تو عیسائی ہو' نہ یہودی' نہ آگ کی پوجا کرنے والے اور نہ ہی مسلمان ہو۔ بلکہ تم ایک روحانی وجود ہو جو کہ کسی خاص طریقے سے لامکان پر پہنچنا چاہتے ہو۔ تمہارا نام بھی نہیں ہے اور راہ گم کردہ ہو۔ اگر تم بہت ہشیار ہو تم فنی مہارت کی تلاش میں ہو جو تمہارے کام آسکے۔ یا پھر دوسروں کی قدر کرتے ہو۔ رومی نے لکھا ہے کہ اپنی شناخت کرنے سے رکو اور اپنے آپ پر الزام مت لگاؤ۔ کیونکہ تم الزام سے مبرا ہو اور تم تمام الزامات کا ذریعہ بھی ہو۔ مگر تم قدرت کا سمندر ہو جہاں روشنی کے تمام دریا آکر ختم ہو جاتے ہیں اور یہاں سے جاری ہو جاتے ہیں۔

میں عیسائی نہیں ہوں' یہودی اور آگ کی پوجا کرنے والا نہیں ہوں'
بلکہ میں مسلمان بھی نہیں ہوں کیونکہ جب مقدس آگ پکڑ لیتی ہے تو
مذاہب کے بھید بھاؤ تباہ ہو جاتے ہیں۔
میرا تعلق کسی زمین' یا کسی مشہور یا غیر معروف سمندر سے نہیں ہے۔
فطرت نہ مجھے قبول کر سکتی ہے اور نہ ہی مانگ سکتی ہے۔

کیا تم یہ سنتے ہو؟ وہ مکمل حیرانگی کہ ہم کسی طرح تدریجی طور پر جوان ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ایملی ڈکنسن نے کہا ہے کہ سچائی کی روشنی تدریجی طور پر طاقتور ہو جاتی ہے۔ ورنہ دنیا اندھی ہو جائے۔

میرا تعلق کسی زمین' معروف یا غیر معروف سمندر سے نہیں ہے۔ میں علم کا کھیل نہیں ہوں' میں کولمبس کے نئے براعظم کی تخلیق میں نہیں ہوں اور میں

فضائی شٹل میں نہیں ہوں۔ یہ ہماری جاہلیت کا براہ راست نتیجہ ہے کہ ہم اربوں ڈالر اس مقام پر پہنچنے کیلئے خرچ کرتے ہیں جو کہ داخلی طور پر ہمارے اندر ہے۔ یا اس مقام پر پہنچنے کیلئے ہم مشینی آلات پر اربوں ڈالر خرچ کرتے ہیں تاکہ اس مقام پر پہنچ جائیں جو ہمارے اندر ہے۔ یہ بات سن کر شاید آپ حیران ہو جائیں' کیا تمہیں معلوم ہے کہ روحانی علم دنیا میں کیا کرتا ہے؟ یہ ان اربوں ڈالر کو ایک بار پھر ہمارے اندر کے رہنے والے افراد کے کام پر لگاتے ہیں' وہ لوگ جو فاقہ کشی کا شکار ہیں۔ وہ لوگ جو بیماری کا شکار ہیں اور خوف میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم انسانیت کو اس راستے پر جانے کی اجازت نہیں دیتے۔

میرا تعلق کسی زمین' معروف یا غیر معروف سمندر سے نہیں ہے
نہ قدرت مجھے قبول کر سکتی ہے اور نہ ہی مانگ سکتی ہے

سائنس دانوں' ڈاکٹروں اور ماہرین نفسیات کے کھیل سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ روحانی شخصیت کے راز جو ہمارے اندر موجود ہے اسے ہم کسی بھی صورت میں واضح نہیں کر سکتے۔ لیکن رومی کہتا ہے کہ نہ تو قدرت مجھے رکھ سکتی ہے اور نہ ہی آسمان قبول کر سکتا ہے۔ آسمان میں رومی کی کوئی دلچسپی نہیں تھی اور نہ ہی آزادی سے۔ ان کی ان چیزوں میں دلچسپی اس لیے نہیں ہے کیونکہ وہ پہلے ہی سے آسمان پر موجود ہے اور وہ روحانی بیداری کے عالم میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ رومی نے ان الفاظ کے ساتھ سارے کھیل کا مقصد واضح کر دیا۔ وہ لکھتا ہے۔ اٹھو! تم جو سوچتے ہو اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اس ختم ہونے والی دنیا سے بھی آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی تمہارا ان تصورات سے تعلق ہے جن سے تمہیں تکلیف پہنچی ہے۔

نہ قدرت مجھے قبول کر سکتی ہے اور نہ ہی مانگ سکتی ہے اور نہ آسمان
نہ ہندوستان' نہ چین' نہ بلغاریا
میری جائے پیدائش عدم ہے
میری علامت ہے' نہیں بھی ہے
تم کہتے ہو کہ تم میرا چہرہ دیکھتے ہو' میرے کان' آنکھیں اور ناک

رومی کی کوشش ہے کہ وہ کچھ کرے' اپنے کام میں کچھ پیچیدہ چیزوں کو

Marfat.com

آسان کرے' وہ اپنی قدرتی شناخت کو جانتا ہے لیکن وہ شعر لکھتا ہے جن سے ہمیں خوشی ملتی ہے۔ تاہم وہ اپنے اشعار کو تجریبی شکل دیتا ہے تاکہ ہمیں اس بات سے روک سکے کہ ان کے اشعار کو محض تصور نہ سمجھے۔

ان کے ساتھ ایک ہونے سے ہم اپنے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں اور یہ عقل و فہم کی کیمیا گری ہے۔

شمس تبریز نے میری پرورش محبت سے کی
میں روح مقدس سے بڑا ہوں اور کروبیان سے
تم کہتے ہو کہ تم میری آنکھیں' کان اور ناک دیکھتے ہو
ہم سب وہم و خیال میں گم ہیں۔ علیحدگی کے وہم و خیال میں

میں آپ سے مختلف ہوں' تم ان سے مختلف ہو' وہ بلیک بورڈ سے مختلف ہے اور وہ درخت سے مختلف ہے۔ وہ بلکہ بیدار ہیں جو کہ علیحدگی اور فرق پر مبنی بیداری ہے لیکن ہم اس حقیقت کو اس وقت سمجھ سکتے ہیں جب ہم اس کی وجہ معلوم کریں۔

تم کہتے ہو کہ تم میری آنکھیں' ناک اور کان دیکھتے ہو
وہ میری نہیں ہیں

کچھ بھی میرا نہیں ہیں اور آپ کا بھی نہیں۔ درحقیقت ہم سب جیسا کہ رومی نے کہا ہے:

زندگی کی زندگی ہے

میں ذریعہ ہوں' میں وہ معجزاتی بہار ہوں جس سے یہ سب کچھ وجود میں آتا ہے پس یہ مت کہو' میں' تم' کوشش کرو اور جاؤ وہاں جہاں الفاظ کی پہنچ نہیں ہے جہاں یہ تمام حقیقتیں موجود ہیں۔ جب تم اس مقام پر پہنچ جاؤ گے تو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تم زندگی کی زندگی ہو۔

میں وہ بلی ہوں' یہ پتھر' کوئی نہیں
میں نے دوہرا پن چھوڑ دیا ہے

کون رومی کی بات کر رہا ہے' کون بات کر رہا ہے؟ چیزوں کو علیحدہ کرنا چھوڑ دو اور اس کے بعد تم خبریں سنو گے۔ وہ میری باتیں نہیں ہیں' نہ آپ کی ہیں' صرف

Marfat.com

خبریں ہی ہیں۔

میں زندگی کی زندگی ہوں

میں وہ بلی ہوں' یہ پتھر' کوئی نہیں

میں نے دوہرا پن چھوڑ دیا ہے

کیا تم دیکھ رہے ہو کہ وہ کیا کرتا ہے؟ یہاں ایک بلی ہے وہ دراصل سچائی ہے۔ تم یہ مت سوچو کہ پتھروں کو آگاہ کر دیا گیا ہے یا آگاہی سے بھر دیا جاتا ہے بلکہ سب کچھ طاقت کے گرد گھومتا ہے اور سب کچھ وجد میں ہے۔ پس ہمیں معلوم ہوا کہ رومی بلی سے پتھر تک رقص کر رہا ہے اور وہ عدم میں رقص کر رہا ہے اور آخری شناخت میں رقص کر رہا ہے۔

میں بلی ہوں' یہ پتھر' قریب ہوتا جا رہا ہے' رومی تمہیں غصہ دلا کر گہرائی میں لے جانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ تمہارے ذہن میں دھماکے سے کچھ چیزیں نکل آئیں' تصورات اور الفاظ سے ہٹ کر بعض چیزیں نکل آئیں۔ میں نے دوہرا پن چھوڑ دیا ہے کیونکہ یہ سب جھوٹ ہے۔ تو تمہیں پتہ چلے گا کہ اگر تم اس بیان پر سنجیدگی سے غور کرو کہ اس کا مطلب کیا ہے کہ کسی کے بارے میں تم اعلیٰ خیالات نہیں رکھتے ہو کیونکہ وہ سب تم ہی تو ہو اس کا مطلب ہے کہ کوئی غریب شخص آپ کا بھائی بہن نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو بھی شخص زمین پر مرتا ہے وہ تم میں سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ماحول اور تم دونوں ایک ہو۔ اس لئے کہ آپ تمام تحفے اس سے منسوب کریں گے تاکہ اس ماحول کو بچایا جائے۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو کوشش اور اسے اس قسم کے ماحول میں کرو جسے محبت کا ماحول کہتے ہے اور سب کچھ ہے۔ یہ اشعار ہم ہیں وہ ذہن کے ساتھ کھیلنے والی چیز نہیں ہے بلکہ یہ آگ میں داخل کرنے اور کسی کو آگ میں لے جانے والی چیز ہے۔ آگ میں تم جل جاتے ہو اور خدمت گار بنتے ہو اور نہ ختم ہونے والی محبت کی ذمہ داری بن جاتے ہو۔

رومی کے بارے میں جو کہانیاں میں نے سنائی ہیں وہ تمام کہانیاں خدمت کی کہانیاں ہیں شاگردوں کی خدمت کرنے کی کہانیاں اور بھوکے کتے کی خدمت کی کہانیاں اور انسانیت کی خدمت کرنے کی کہانیاں ہیں۔

Marfat.com

میں دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں ہر وقت اور جہان کو
ایک ' ایک ' پہلے سے ایک
پھر مجھے آپ کو یقین دلانے کے لئے کیا کرنا ہو گا کہ کون بات کر رہا ہے؟

اس شعر کے آخر میں ' تمام معلومات ہمیں دینے کے بعد ' اور اس کے بعد کہ تم کون ہو؟ رومی ہر صوفی اور پیغمبر کی طرح کہتا ہے:

میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ کون بات کر رہا ہے؟

ولی اللہ کیا کرتا ہے؟ وہ دنیا کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو آگ میں ڈال دیتا ہے۔ فہم و فراست کیا کرتی ہے اور ولی اللہ کون ہے؟ فہم و دانش آگ میں چھلانگ لگاتی ہے اور آگ کی علامت بن جاتی ہے۔

وہ آگ بن جاتی ہے اور آگ کی آواز میں بات کرتی ہے۔

لوگوں کو کسی چیز کی تسلیم کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے تم کیا کر سکتے ہو؟ تمہیں اس چیز کا حصہ بننا پڑے گا جس کے بارے میں بات کرتے ہو تاکہ وہ حقیقت تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ اسے زندگی کی محبت کا پاگل پن کہتے ہیں

مادر ٹریسا نہیں کہتی کہ عیسیٰ محبت ہے بلکہ وہ خود محبت ہے اس لیے کہ عیسیٰ کی محبت اور خود عیسیٰ ان کے اندر پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ جب وہ یہ کہتی ہے کہ عیسیٰ ان کے اندر ہے تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ عیسیٰ زندہ حقیقت ہے۔

ولائی لامہ روشنی کے بارے میں بات نہیں کرتا۔ وہ بدھ مت اور ہمدردی کی بات بھی نہیں کرتا ہے ' کیونکہ وہ بذات خود بدھ ' روشنی اور ہمدردی ہے۔ اور اس کے سانس میں یہ تینوں چیزیں موجود ہیں۔

یہ سوالات جو رومی آپ سے پوچھتا ہے وہ اس شخص کے مقام کے حوالے سے پوچھتا ہے جس نے اپنے آپ کو آگ میں ڈالا اور آگ بن گیا ہے۔ اسے پتہ ہے کہ سب کچھ آگ میں جل جاتا ہے اور وہ آپ سے پوچھتا ہے کہ ان کے سوال کو دانشورانہ تجاوزات مت سمجھئے بلکہ اس کی گہرائی میں جاکر اسے تبدیلی کا عمل سمجھئے۔ وہ بے صبر ہے جس طرح دیگر لوگ بے صبر ہیں اور وہ اس آگ سے کسی کو بچانے کے چکر میں ہے۔

میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ کون بات کر رہا ہے؟

Marfat.com

اسے تسلیم کرو اور سب کچھ تبدیل کرو۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ کرسی میز یا کتابوں کی الماری کو تبدیل کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ پوری زندگی میں تبدیلی لاؤ اور تمام سیاسی خواہشات' ماحول اور تعلقات میں تبدیلی پیدا کرو۔ غریبوں کو کھانا کھلاؤ' عدل و انصاف کرو' جنگلات کی حفاظت کرو' سمندروں کو صاف ستھرا رکھو' شہر تعمیر کرو' تعلیمی ادارے بناؤ تاکہ روحانی طلبا کو علم کی روشنی سے روشناس کرایا جائے۔ رومی تصوف کی تاریخ سے بات کر رہا ہے۔ وہ انسان سے موجودہ دور کی بات کر رہا ہے کہ اس دنیا کو کس طرح بچایا جاسکتا ہے جس کا مطلب انسانی ضمیر میں فوری تبدیلی لانا اور روئے زمین پر رہنے والے انسان کی خدمت کے لئے تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے۔ اگر اس ہدایت پر عمل ہو جائے تو پھر اس سیارے کی حفاظت ممکن ہے اور اگر اس ہدایت پر عمل نہ کیا گیا تو پھر اس سیارے کو بچانا ممکن نہیں ہے۔

تسلیم کرو کہ کون بات کر رہا ہے' اسے تسلیم کرو اور سب کچھ تبدیل کرو
یہ آپ کی اپنی آواز ہے جو خدا کی حدود میں گونجتی ہے

وہ ایک پیغمبر کی حیثیت سے اپنے شاعری کے ذریعے ہم سے بات کر رہا ہے۔ سب کچھ خدا کا ہے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں زندگی کی زندگی ہوں اور تم بھی۔ میں ایک بلی ہوں' پتھر ہوں اور تم بھی۔ میں نے دوہرا پن چھوڑ دیا ہے اور تم بھی چھوڑ سکتے ہو۔ یہ سب کچھ میں اگر تھوڑی سی فہم و فراست ہو۔ میں ہر وقت دنیا کو ایک کی نظر سے دیکھتا ہوں جس دیوانگی کی طرف رومی ہمیں دعوت دیتا ہے وہ ابدیت کی مکمل بہار کا موسم ہے۔ ہم ابدیت میں ہیں اور جب تک ہمیں یہ معلوم نہیں کہ ہم ابدیت میں ہیں ہم کس طرح موثر ہو سکتے ہیں۔ ہم وقت پر تخلیق کیسے کر سکتے ہیں جب تک ہمیں ابدی علم و محبت کا پتہ نہیں ہے کہ ہم وقت کے فاصلے کم کرکے ابدیت تک کیسے پہنچ جائیں۔ رومی کے لئے 1271ء یا 1993ء کا سال' قدیم مصر کا زمانہ یا تمام لمحات ابھی تازہ ہیں اور یہ تمام ابدی لمحات ہیں۔ رومی ان لمحات میں سانس لے رہا ہے جو ہم لے رہے ہیں۔ تمام اوقات اور جہان' نہ صرف یہ جہان' جبکہ تمام جہان یعنی بیٹل گس' انڈرو میڈا نیبولا کی دنیا' تمام کہکشاں' تمام کائنات' عقل و دانش کے تمام مراحل' یہ تمام ایک' ایک اور ایک ہیں۔

مین تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ کون بات کر رہا ہے؟
مان لو اور سب کچھ تبدیل کرلو۔

جب ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ ہم کون ہیں؟ تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ ہم رومی میں سے ہیں' ہم دلائی لامہ میں سے ہیں اور ہم اپنے آپ کے پیغمبر ہیں اور ہم اپنے آپ کی روشنی ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ آپ کو خیالات و احساسات کی کہکشاؤں تک لے جاؤں۔ ہم گروہی شکل میں آگے گئے کیونکہ منور ذہن سیدھے خط میں حرکت نہیں کرتا۔ رومی کی شاعری خط مستقیم پر سفر نہیں کرتی بلکہ یہ چھلانگوں اور جست مارنے کی شکل میں سفر کرتا ہے جس کی جڑیں سچائی میں ہیں۔ یہ شاعری جس کی جڑیں بیداری میں ہیں۔ شناخت اور اتحاد میں ہیں۔

اگر تم احساسات اور خیالات کے ان مہ و انجم کو اپنے اندر کام کرنے کی اجازت دیتے ہو تو تم اپنے آپ کو تجربے میں حصہ لینے کی اجازت دیتے ہو۔ کیوں تم اس چیز کو قابو میں کرنا چاہتے ہو اور کسی سے یہ توقع کرنا چاہتے ہو کہ وہ رومی کے بارے میں بتائے اور تم آخر کار چاہتے ہو کہ رومی نے شمس کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ تمہارے اندر بھی واقع ہو جائے۔

جب آپ کا تصور میرے دل میں رقص کرتا ہے
کتنے مخمور تصورات اس کے پہلو میں دیکھے جاتے ہیں
وہ تمہارے تصور کے گرد گھومتے ہیں' چاند کی طرح
آپ کی عظمت درمیان میں گھوم رہی ہے
جب یہ تمام تصورات آپ کے تصوز کے سامنے سر خم کر دیتے ہیں
تو یہ آئینے کی طرح سورج کی شعاعیں چھوڑتے ہیں
تمہارے نام کی نسبت سے میرے الفاظ مخمور ہو جاتے ہیں
دل سے زبان اور زبان سے دل تک ہزار بار سفر کرو
میرے الفاظ مخمور' دل مخمور اور آپ کے تصورات مخمور ہیں
وہ ایک دوسرے کے اوپر پھیل جاتے ہیں

اور اس پھیلاؤ سے اب ہم ایک بار پھر شعر کی طرف رجوع کرتے ہیں:

چراغ مختلف ہیں
روشنی ایک ہے
بہت سے چراغ' مرتے ہوئے ذہن کی دکان میں
ان سب کو بھول جاؤ

رومی کہتا ہے کہ تم مرنے والے جسم میں موجود ہو۔ یہ مت سوچو کہ روشنی حاصل کرنا آسان کام ہے۔ اسے حاصل کرنے کیلئے تمہیں سخت کوشش کرنی ہو گی۔ وہ کہتا ہے کہ چراغ مختلف ہے لیکن روشنی ایک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مختلف تصورت' نظریات اور مذاہب مختلف ہیں۔ لیکن ان سے منعکس ہونے والی روشنی ایک ہے۔ لہٰذا ان چراغوں کو بھول جاؤ۔ اور ان حیران کر دینے والے نظریات اور نظام مابعدالطبیعیات کو بھول جاؤ۔ اگر تم واقعی روشنی چاہتے ہو تو براہ راست روشنی کی طرف چلو۔ اس کے گرد گھومنا چھوڑ دو۔ اور چراغوں کی دوکان پر مختلف سایوں کے پیچھے بھاگ دوڑ مت کرو' بلکہ صرف مکے والی روشنی کے پیچھے جاؤ اور اس کی ضرورت پر اپنی توجہ مرکوز کرو۔ یہ ضرورت ایک روحانی وجود ہے اور ایک ضروری حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ

"خدا کے سوا سب کچھ فنا ہو جاتا ہے۔"

اس کے بعد رومی کہتا ہے کہ روشنی پر توجہ مرکوز کرو۔ یہ روحانی روشنی ہے جو تمام کائنات کو منور کرتی ہے۔ یہ روشنی تمام چیزوں کی تخلیق کا باعث ہے۔ خدا کی محبت کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ ہر جگہ موجود ہے۔

یہ کمالیت کا سورج ہے۔ اس کی روشنی امر ربی ہے اور مخلوق اس کا سایہ ہے۔ جو کچھ ہم ہیں یا ہم دیکھتے ہیں یا جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ دراصل روشنی ہے جو کہ فروعی شکل روشنی کے ساتھ ایک کھیل ہے۔ جب آپ ضرورت پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے تو روشنی کے بارے میں پتہ چل جائے گا کہ یہ تمام چیزوں کو منور کرتی ہے۔ جب تم اپنی توجہ روشنی پر مرکوز کرو گے' چراغ کے اوپر نہیں بلکہ روشنی کے اوپر تو تمہیں سب کچھ کے بارے میں با آسانی پتہ چل جائے گا۔ صوفیانہ زندگی میں یہ بہت بڑی چھلانگ ہے جسے توجہ اور غور کے سمندر میں لگایا جاتا ہے۔

استاد پر توجہ مرکوز کرنے کی بجائے روشنی پر توجہ مرکوز کریں کیونکہ یہ استاد کے چہرے کو آپ کیلئے منور کر دیتا ہے۔ یہ اس لیے کہ جب تم استاد کا چہرہ دیکھتے ہو تو تم اس کے چہرے پر غور کرنے کی فکر میں پڑ جاتے ہو۔

اس کے بعد رومی نہایت صاف اور شفاف انداز میں ہم سے روشنی کے بارے میں مخاطب ہے کہ یہ کائنات اور یہ مخلوق مقدس آگ ہے جس سے روحانی روشنی اٹھتی ہے اور اس کے بعد ایک خوشی کی حیثیت سے دل میں گھر کر لیتی ہے۔ جب دل کو روحانی روشنی سے منور کر دیا جاتا ہے اور دل کا روشنی سے سامنا ہو جاتا ہے تو دل' ذہن اور پورا جسم خود بخود منور ہو جاتا ہے۔ اس مٹھاس میں نہانے کے بعد سینٹ جان کے مطابق یہ خدا کی زندگی کے حضور ہے۔ اور وہ روشنی جس میں تم نہا کر آئے ہو' سب کچھ منور کر دینے کے علاوہ اپنی مقدس آگ نوش کرتی ہے۔ کیونکہ وہ آگ پر امن ہوتی ہے۔ آگ کی فطرت کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ بھی جنوبی ہندوستان کی روایات میں یا پھر پتھروں میں۔ روشن اور منور ذہن بنانے کیلئے نقشے کا یہ افتتاحی خاکہ ہے۔ شانتی ذہن کی فطرت اور امن کو کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جہاں آگ ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ اپنی دھوئیں میں سے ظاہر ہو کر آپ کو روشنی دیتا ہے۔ زندگی میں جو بھی کچھ واقع ہو جاتا ہے وہ دراصل وہی روشنی ہے جو تمہاری طرف بیداری کی حالت میں پہنچ جاتی ہے۔ جب آربندو کو اپنے گھر کے برآمدے میں بچھو نے کاٹ لیا تو اس نے کہا' آہ محبوب نے مجھے پیغام بھیجا ہے۔ وہ مذاق نہیں کر رہا تھا بلکہ حق پر تھا۔ وہ درد سے بعید اور خوشی کے مقام پر پہنچ چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اسے جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور جو بھی کچھ کاٹتا ہے وہ محبوب کی طرف سے ایک پیغام ہوتا ہے۔ جو کچھ آپ سوچتے ہیں اور جس چیز کو آپ اچھا تصور کرتے ہیں وہ ممکن ہے اچھا نہ ہو کیونکہ اس کے نتائج سے تم بے خبر ہوتے ہو۔ جس چیز کو تم برا تصور کرتے ہو وہ ممکن ہے اچھی ہو۔ تاہم اسے آپ نے اپنے ضمیر میں اچھا نہیں سمجھا ہے۔ اور اس کے اچھے اور برے نتائج سے بے خبر ہو۔ اس مقام پر تم کچھ بھی نہیں ہو۔ بلکہ آپ کا تاریک ذہن چیزوں کی تقسیم میں مصروف ہے۔ کوئی بھی روحانی روشنی مرنے والے سے گلی کوچوں میں پھرنے

Marfat.com

والے کی طرف نہیں جاتی یعنی کینسر سے مرنے والے کی خوشی صحت مند کو منتقل نہیں ہو جاتی۔ مہارشی درد میں مبتلا تھا اور نہیں بھی تھا۔ درد اپنی جگہ ایک تخلیق ہے لیکن یہ امن اور برکت کا ایک حصہ بھی ہے' جب راما کرشنا سے کہا گیا کہ روحانی ماں کے بارے میں وضاحت کرے تو انہوں نے خوفناک وضاحت کر دی۔ تاہم وہ ایک روح افزا وضاحت تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس عورت کو دیکھیں جو حاملہ ہوتی ہے اور دریا کے پانی سے عریاں ہو کر نکلتی ہے اور پھر خوبصورت بچے کو جنم دیتی ہے۔ یہ بات سن کر ہر کسی کو ہنسی آجاتی ہے۔ لیکن اس کے بعد راما کرشنا کہتا ہے کہ اپنے بچے کو ماں پیدا کر کے بڑی خوشی کے ساتھ دریا کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کہانی میں راما کرشنا جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اس سے ہمارا خوف دور ہو جاتا ہے۔ اور یہ وہ تجربہ ہے جس میں ہم تقسیم ہو گئے ہیں لیکن جو ہاتھ ہمیں رلا رہے ہیں' یہ وہ ہاتھ جنھوں نے ہمیں پیدا کیا۔ ماں بچے کو جنم دیتی ہے' تباہ ہو جاتی ہے اور موت سے بعید زندہ رہتی ہے۔ ہم ابدیت کے عمل میں زندگی گزار رہے ہیں اور کائنات کی مکمل زندگی میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس میں حصہ لینے کیلئے ہمیں وہ کچھ کرنا ہو گا جس کے بارے میں رومی اور راما کرشنا ہم سے کہتے ہیں۔ یہ ہمارے تصورات اور اچھائی اور برائی' تخلیق اور تباہی کے بارے میں ہمارے خیالات ختم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ انسان کو یہ پتہ نہیں ہوتا ہے کہ روشنی جس طرح زندگی میں کام دیتی ہے' اسی طرح موت میں بھی کام دیتی ہے۔ جس طرح خوشی اور تباہی میں کام دیتی ہے' اسی طرح درد اور تخلیق میں بھی کام دیتی ہے۔ جب ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ خدا موجود ہے تو ہمارے ذہن پر امن ہو جاتے ہیں۔ یہ آرام اور سکون کی عام شکل نہیں ہے بلکہ یہ ہمدردی کی ایک شکل ہے۔ تم روشنی کا حصہ بن جاتے ہو اور روشنی چھوڑتے ہو۔

رومی نے ایک بار پھر کہا ہے۔ چراغ مختلف ہیں لیکن روشنی ایک ہے۔ یہ ایک ہی بات ایک طاقت اور ایک روشنی ہے اور یہ تمام ایک ہی چیز ہے۔ رومی اپنے شعر کا دوسرا حصہ ختم کرتے ہوئے اتحاد اور یگانگت کا دوسرا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں تاہم انہوں نے اسے کبھی بیان نہیں کیا۔ اور وہ اسے اگر بیان نہ بھی

Marfat.com

کرے تو اس کی وضاحت الفاظ کے بس کی بات نہیں ہے کیونکہ الفاظ بادشاہ کے تخت کے سامنے گرتے ہیں۔

میرے الفاظ مخمور ہیں' میرا دل مخمور ہے
اور آپ کے تصورات مخمور ہیں
وہ ایک دوسرے کے اوپر پھیلے ہوئے ہیں
اور صرف ایک نظر
ایک گھومنے والے' ایک جلنے والے موتی
ایک۔ ایک۔ ایک

یہ حقیقت ہے کہ روشنی منور ذہن کے ذریعے پھیلتی ہے اور رومی مزید کچھ نہیں کہتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر علم کا حلقہ اثر ختم ہو جاتا ہے۔ علم کے اختتام جس کا تجربہ تھامس ایکویناس نے 1293ء میں نیپال میں کیا یعنی اپنی کتاب سمّ لکھنے کے بعد تھامس نے خدا کے وجود کا تجربہ براہ راست کیا اور اس کے بعد انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ لکھنے کیلئے ان کے پاس الفاظ نہیں تھے بلکہ صرف اور صرف حیرانی اور خوشی تھی۔

ایک گھومنے والا' جلنے والا موتی
ایک۔ ایک۔ ایک

کیا ہم جاننا چاہتے ہیں' اور واقعی چاہتے ہیں کہ رومی کو گھبراہٹ اور درماندگی کے بارے میں کیا پتہ چلا ہے۔

اپنے آپ کو میدان بناؤ
اور عریاں ہو جاؤ
خاموشی کی اندھی محبت کے سامنے
وہاں رکو جب تک تم دیکھ سکو
تم روشنی کے اوپر جا رہے ہو
اس کی اپنی روشن آنکھوں سے

جس طرح حکیم سنائی غزنوی نے حدیقہ میں لکھا ہے کہ اے میرے بھائی اگر تم

پوچھتے ہو کہ ایمان کی علامات کیا ہیں تو میں آپ کو کسی شک و شبے کے بغیر واضح جواب دوں گا۔ ایمان کا مطلب سچائی پر چلنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا ہے۔ ایمان کا مطلب زندہ کائنات کی طرف منہ کرنا اور دنیاوی انعامات سے روگردانی کرنا' شہرت اور عظمت سے پرہیز کرنا اور خدا کی عظمت کی قدر کرنا اور خدا کی طرف رجوع کرنا' شیطان سے بچنا' زیادہ باتیں کرنے والوں سے بچنا اور خاموشی پسند کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھنا' خدا کے انکشافات سے خدا کی ہمدردی کی طرف سفر کرنا اور وہاں سے ان کے علم کی طرف سفر کرنا' اسے ایمان کہتے ہیں۔ اس کے بعد تم پوشیدہ راز سے گزرتے ہوئے غربت کے دروازے پر پہنچو گے۔ جب تم غربت کے دوست بن جاؤ تو آپ کی گہری روح دل بن جائے گی۔ اور پھر خدا اس دل سے غربت کو نکالے گا۔ جب غربت ختم ہو جائے تو اس میں خدا اپنی جگہ بناتا ہے۔ اور جب خدا تمہارے دل میں بیٹھ جاتا ہے تو تمہارے اندر روشنی پھیلنا شروع ہو جائے گی۔ دل کے بارے میں رومی نے اپنی مثنوی میں لکھا ہے کہ دل روشنی کے سمندر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور دل خدا کی نظر اور قیام کی جگہ ہے۔

دل کے سمندر میں محبت کے منہ کھل جاتے ہیں
اور دونوں جہانوں کو سمندری مچھلی کی طرح نگل لیتے ہیں
دل سے غیر دنیاوی رازوں کے بارے میں پوچھو
سمجھو جو کچھ سمجھا نہیں جاسکتا ہے
انسان کے پتھر دل میں آگ جل رہی ہے
یہ آگ اپنی جڑوں کیلئے سارے پردے جلا رہی ہے
جب سارے پردے جل جاتے ہیں تو اس کے بعد دل کو سمجھ آجاتی ہے
پرانی محبت نئی شکل میں ابھر آتی ہے
روح کے دل میں' اور دل کے مرکز میں

Marfat.com

باب ششم

انسان کامل

روحانی علم کے بارے میں اسلامی تصوف کا تصور جس نے رومی کو بصیرت دی ہے' ایک مکمل اور انسانیت کے حوالے سے ایک عالمی تصور ہے (انسان کامل) اس سلسلے میں ہم سب سے پہلے رومی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

محبت کے اظہار کے سلسلے میں عقل کمزور ہے یعنی عقل محبت کے اظہار سے قاصر ہے۔ محبت بذات خود اپنی حقیقت کے اظہار کے قابل ہے۔ محبت بذات خود محبوب کو ظاہر کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ پیغمبروں اور مکمل انسانوں نے سچائی کا راستہ اختیار کیا تھا ان کا راستہ ہی سچائی کا راستہ ہے۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو محبت میں موت کو ترجیح دو' محبت میں مرجاؤ۔ اگر تم زندگی چاہتے ہو تو پہلے روحانی موت مرجاؤ۔ خدا نے تمام کائنات میں انسان کی روح سے زیادہ حیران کن اور کوئی چیز پیدا نہیں کی ہے' اور جب تم اس کمالیت میں داخل ہو جاتے ہو' جو تمہارا آغاز ہے تو تم اپنے آپ کو اس دنیا سے باہر پاؤ گے' جو آپ کے لئے ماں کی چھاتی کی حیثیت رکھتی تھی۔ تم ایک اور ان دیکھی دنیا میں ہو گے اور یہی ابدی زندگی ہے۔

تم اس زمین کو چھوڑ کر وسیع و عریض مقام پر پہنچ جاؤ گے۔ تمہیں پتہ چل جائے گا کہ قرآن کیا کہتا ہے؟ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

"خدا کی زمین بہت وسیع ہے" قرآن کی یہ آیت اس نقطے کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صوفیائے کرام کا علاقہ علم و کرامت بہت وسیع ہے۔

کسی انسان کا دل اس مکمل وجود کے دل سے مشابہت رکھتا ہے جو اپنی اصلیت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اب ہم ایک مکمل عالمی انسان کے بارے میں ابن عربی کی

Marfat.com

باتوں پر غور کریں گے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے وہ ان کے اندرونی اور گہرے تجربے سے باہر آتا ہے۔ رومی کے ذہن اور آواز میں جذبات کی گرمی ہے جبکہ ابن عربی کی آواز موتی کی آواز ہے۔

"مکمل انسان خدا کا مکمل تصور ہے جس میں تمام خوبیاں موجود ہوں' وہ اپنے اندر خدا اور کائنات کی تصویر ترسیم کرتا ہے اور بذات خود روحانی ہستی کو ان کے تمام ناموں کے ساتھ ظاہر کرتا ہے' وہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں خدا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ تخلیق کی آخری وجہ ہوتی ہے۔"

ایک سرگرم' ایک بیدار' عیسیٰ' گوتم بدھ اور عالمی انسان کی خواہش ہے کہ تصوف اور روحانیت میں پانچ بنیادی مرتبے ہونے چاہئیں' طاقتیں اور بلند مراتب' بالکل ہاتھ کی پانچ انگلیوں کی طرح' مکمل انسان خدا کا محبوب ہوتا ہے' روحانی رازوں سے واقف انسان' روحانیت کا آئینہ' خدا کا نائب اور خلیفہ' مخلوق کا نائب اور خلیفہ' اس دنیا اور اگلی دنیا کے درمیان ثالث کا کردار اسے عیاں کرتا ہے۔ وہ خدا اور انسانیت کے درمیان بھی ثالث کا کردار ادا کرنے والا انسان ہوتا ہے۔

پانچ طاقتیں' تمام ایک دوسرے پر منحصر اور منسلک ہوتی ہیں اور ایک دوسرے پر روشنی ڈالتی ہیں۔ پانچ طاقتیں' محبوب' روحانی راز جاننے والا' روحانیت کا آئینہ خدا اور مخلوق کا نائب اور خلیفہ' خدا اور انسان کے درمیان ثالث۔ رومی اور دیگر صوفیائے کرام جو کچھ ہمیں بتانا چاہتے ہیں وہ دراصل اس مکمل انسان کی خوبیاں ہیں۔ انسانیت کو مکمل انسان کی نظر کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت انسانی نسل کی فلاح کی ضرورت سے کم نہیں ہے۔ جس چیز کی تم عبادت کرتے ہو' وہی ہو جاتے ہو' جس چیز کی تم تعریف کرتے ہو وہ ہو جاتی ہے اور جس چیز کی تم تلاش میں ہو وہ مل جاتی ہے۔ اگر جن چیزوں کی ہم عبادت کرتے ہیں' یا ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ صرف مجسمے ہوں تو پھر ہم اپنی اصلیت سے دور ہو جائیں گے نیز ان تمام طاقتوں سے محروم ہو جائیں گے جو خدا نے ہمیں عطا کی ہیں جبکہ اس سیارے کو بچانے کے لئے ہمیں ان طاقتوں کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

اب مجھے صوفی کی کہانی بیان کرنے دیجئے' جب میں 26 سال کا تھا آکسفورڈ سے چار ماہ کے لئے ہندوستان چلا گیا۔ میں نے چند دن لداخ میں گزارے اور اس کے بعد نیپال چلا گیا اور وہاں پوکھارا کے ایک پرانے ہوٹل میں ٹھہرا۔ اس وقت میں نے اپنی زندگی کے سب سے اہم تعلقات بنائے' یہ تعلقات اس شخص کے ساتھ استوار کئے جس نے میری زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ وہ پچیس سالہ ایرانی نوجوان تھا' جو بہت خوبصورت اور خوش شکل تھا۔ وہ میرے ساتھ والے کمرے میں اپنے دوستوں کے ساتھ مقیم تھا۔ ہم بہت جلد اچھے دوست بن گئے' ایک دن میں اس وقت ان کے کمرے میں چلا گیا جب وہ قمیص پہن رہا تھا۔ اس کی پشت پر کوڑوں کے نشان تھے میں نے اس سے پوچھا کہ یہ تمہاری پشت پر کیسے نشان ہیں۔ اس نے بتایا کہ اب میں ساری کہانی آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اسے شاہ کی حکومت نے گرفتار کر لیا تھا اور اس پر سخت تشدد کیا گیا۔ بعد میں وہ نیپال میں مہاجر ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس خوفناک تجربے نے مجھے بہت پریشان کر دیا۔ اس نے کہا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس نے کہا! اب چھ بجے کا وقت ہے اور میں تمہیں گانا سناؤں گا۔ صبح کا وقت تھا پوکھارا کے پہاڑوں پر برف کی سفید چادر نے ڈیرہ ڈال دیا تھا اور برف سے تمام پہاڑ چمک رہے تھے۔ میرے دوست نے کہا کہ مجھے ان پہاڑوں کے مرکز میں لے جاؤ۔ وہاں اس نے آنسو بھرے چہرہ کے ساتھ گانا سنایا۔ اس نے جلال الدین رومی کی یہ غزل سنائی:

جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ درخت پر سے نکلنے والے سورج میں
تمہارا چہرہ مشاہدہ کروں
اور جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہوا میں باز کا دمامہ سنوں اور
تمہارے ہاتھ پر ایک بار پھر روشنی
تم کہتے ہو' اسے کہو میں یہاں نہیں ہوں
جو میں جانتا ہوں وہ مسترد کردہ خشک کلام ہے
میں ہر عارفانہ کلام میں آپ کا خوبصورت چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں
اور بارش کے پہیے کے ساتھ گھوم جاؤں

Marfat.com

اور ہر نیچے آنے والے سانس کے ساتھ گر جاؤں
اور سمندر میں بڑی مچھلی کی طرح تیرتا جاؤں
اور یعقوبؑ بن جاؤں جس نے یوسفؑ کو پہچان لیا
شہر کی جگہ ریت کا ٹیلہ بن جاؤں
بزدلوں سے تنگ آچکا ہوں میں شیروں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں
اور موسیٰ کے ساتھ' رونے والے لوگوں کے ساتھ نہیں
شرابی کی طرح بڑھکیں مارنا چاہتا ہوں
اور پرندوں کی طرح گانا چاہتا ہوں
میں اس سے پریشان نہیں ہونا چاہتا' کہ کون کیا کہتا ہے اور سوچتا ہے
گذشتہ رات معلم چراغ لے کر گھر گھر پھرتا رہا
اس کے بارے میں معلوم نہیں' مگر
وہ جس کی میں تلاش میں تھا
چاہنے سے بعید' مقام سے بعید' داخلی طور پر' وہ ایک
بانسری نواز ہے کہ مجھے اس کے ملنے کی امید نہیں ہے'
محبت کھیلتی ہے' اور کھیلتی رہتی ہے' موسیقی کی طرح
ذرا اس سازگر کو یہ شعر ختم کرنے دو
شمس! میں پانی کا پرندہ ہوں۔ تمہارے سورج کی طرف اڑتا ہوں

اس نے بلند آواز میں گانا گایا اور ایسا لگتا تھا کہ اس کی آواز سے پہاڑ ہل رہے ہیں۔ پھر اس نے ان شعروں کا ترجمہ کیا اور کہا:

تم جانتے ہو کہ تمہارا کلچر بیمار کیوں ہے؟ اس لئے کہ یہ کلچر باغیوں کی تقلید کرتا ہے نہ کہ محبت کرنے والوں کی۔ یہ اس لئے کہ وہ انسانی عقل کی عبادت کرتا ہے نہ کہ خدا کے کلام کی یہ اس لئے کہ اس نے کمالیت کے تصور کو چھوڑ دیا ہے اور روحانیت کو نہیں مانتا ہے' یہ اس لئے کہ اس نے کمزور راستے کا انتخاب کیا ہے اور محبت کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔

اس کے بعد اس نے کہا! میں نے آپ کو جو گانا سنایا یہ دراصل گانا نہیں

Marfat.com

ہے' یہ محض شعر نہیں ہے۔ جلال الدین رومی کا شعر ہے' یہ خدا کی مہربانی' انکشاف اور طاقت و خوبصورتی کی علامت ہے اور یہ پوری انسانیت کی اس کی اصلیت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

رومی کی شاعری مکمل انسان کے اندر براہ راست آغاز ہے۔ رومی کی شاعری صرف اس طاقت کا انکشاف نہیں ہے جو مکمل انسان کو عطا کی گئی ہے بلکہ اس کمالیت کی عکاسی ہے اور تمام چیزوں' خوشی' آرام' زخم' درد اور برکت میں اس کی نمائش ہے' پس ہم اس کمالیت میں حصہ لے سکتے ہیں جو ہمارے اندر پہلے سے موجود ہے۔

اب میں اس شعر کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں اور اس میں سے مکمل انسان کی خصوصیات واضح کرنا چاہتا ہوں۔

میں کیا چاہتا ہوں

یہ فقرہ: میں کیا چاہتا ہوں' واضح کرتا ہے کہ مکمل انسان فیصلے کرتا ہے۔ مکمل انسان' وہ شخص ہے جو اس معیار کی تلاش میں ہے اور اس کی یہ اولین خواہش ہوتی ہے' وہ پورے امکان کے علاوہ تمام خواہشات اور خام امکانات کو ترک کر دیتا ہے جس میں رومی شمس کو دیکھنا چاہتا ہے' فطرت میں خدا کی حیثیت سے اور فطرت کے ذریعے روشن خدا کی تلاش میں ہے۔ رومی نے لکھا ہے: میں تمہاری موجودگی کو درخت میں دیکھنا چاہتا ہوں جو کہ بذات خود خوبصورتی کے ساتھ موجود ہے۔ ایک مکمل اور بیدار انسان کی آنکھوں سے تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور تمام چیزوں میں روشنی نظر آتی ہے اگر ان آنکھوں سے مریض دیکھا جائے' یہ وہ چیز ہے جو چاہتا ہے' وہ عام تصور نہیں چاہتا ہے۔ وہ روحانی تصور چاہتا ہے اور مکمل کمالیت کی تلاش میں ہے۔

میں تمہارا چہرہ درخت میں دیکھنا چاہتا ہوں
نکلنے والے سورج اور ہوا میں

انسان کامل روحانیت کا آئینہ ہے' رومی شمس کے نام کو لفظی لطیفہ کہتا ہے جس کا مطلب سورج ہے لیکن اسے پتہ ہے کہ سمندر کے اوپر سے نکلنے والا سورج خدا کا

سورج ہے اور وہ اس سے علیحدہ نہیں ہے۔ سورج سورج ہے اور وہ شمس ہے' وہ زندگی دینے والا ہے' روشن ہے' کائنات کی روح' وہ مکمل سورج کی نشانی ہے' اور مکمل کائنات میں اور دوبارہ پیدا ہونے والی کائنات میں۔ پس رومی جس چیز کے بارے میں پوچھتا ہے وہ روحانی علم ہے۔

جو کچھ میں سننا چاہتا ہوں وہ باز کا دمامہ ہے
اور آپ کے بازو پر دوبارہ روشنی

خدا مالک ہے اور وہ سر پر روح کا تاج پہنتا ہے جس طرح بادشاہ باز کو اپنی کلائی پر باندھتا ہے۔ یہ ایک قابل فخر تصور ہے' بادشاہ کھڑا ہے' ڈھول بج رہا ہے اور روح کے باز کو بلاتا ہے کہ تاریکیوں پر پرواز کرو اور روشنی کی طرف واپس آجاؤ۔ رومی جس چیز کا سوال کر رہا ہے یا بھیک مانگ رہا ہے وہ ہر سانس' ہر لفظ' ہر کار کی آواز' اور بادشاہ کے ڈھول کی آواز ہے تاکہ اس تجربے کے ذریعے اصلیت کا پتہ چلایا جائے۔

کمالیت کی حالت واضح نہیں ہے' یہ وجد کرنے کی حالت ہے' یہ لامحدود دعا کی حالت ہے' چوکس ہونے کی حالت' قابل تبدیلی کی حالت' پہلے تبدیل ہونے والی حالت جس طرح کائنات بدلتی رہتی ہے' اگر تم ایک مکمل انسان کی طرح خدا کے آئینے سے واقف ہو گئے تو اس میں تمہیں خدا کی تصویر نظر آئے گی' جو کچھ تم بن جاتے ہو وہ تمام مختلف پہلو روحانیت کی' بچہ' بوڑھی عورت' بوڑھا آدمی' لڑکی' رقاص' صوفی' شاعرہ سب کچھ اور محبت کا کھلونا ہوتا ہے۔ خودی کے تصورات کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اگر وہ مکمل طاقت کے ساتھ موجود ہے۔ بلکہ ہم مستقل خواہشات اور اپنے آپ کو بار بار مکمل خواہشات کی آگ میں ڈالنے کے بارے میں کچھ کر سکتے ہے جب تم شعر سنتے ہو تو تم ایک مکمل انسان کے بارے میں سنتے ہو۔ تم ان کی دعائیں جس سے وہ ہر سیکنڈ اپنے آپ کو تروتازہ بنا دیتا ہے' دل کی ہر دھڑکن (میں کیا چاہتا ہوں؟)

اور میں چاہتا ہوں۔ یہ ہر دل کی دھڑکن ہے اور دل کی ہر شریان میں موجود ہے۔ ہر وقت آپ کے دل کی دھڑکن یہ کہہ رہی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ

Marfat.com

تمہارے اندر ہی رہوں۔ گہرا، گہرا، اور مزید گہرا تاکہ میں اعلیٰ مرتبت اور خدائی محبت کی گہرائی میں ڈوبتا چلا جاؤں۔ میں تمہیں ان خیالات کے ساتھ چھوڑ جاؤں اور تمہیں دنیا کے معجزات کے ساتھ، ان کے حوالے کروں جس کے بارے میں رومی کہہ رہا ہے کہ:

رازوں کی پھولوں والی کتاب (گلشن راز) شبستری نے لکھی ہے اور اس پر ساتویں صدی میں لاہجی نے تبصرہ کیا ہے۔ رومی کے شعر کے ساتھ لاہجی کا تبصرہ بھی ہمارے ذہن میں ہے۔ پہلے ہم اس کی دو سطریں پڑھیں گے اور پھر اس کے بعد تبصرے پر غور کریں گے:

محبت کے ذریعے سب کچھ ظاہر ہو چکا ہے وہ جو موجود ہے
اور محبت کے ذریعے وہ جو موجود نہیں ہے ظاہر ہوتا گیا ہے

اگر تمہیں ان سطروں کے معنی کا علم ہے تو گویا آپ نے حقیقت کا مشاہدہ کیا ہے۔ محبت کے ذریعے ہر وہ چیز ظاہر ہو گئی ہے جو موجود ہے۔ یعنی خدا کی محبت میں سے سب کچھ آشکار کیا گیا ہے۔ اور محبت کے ذریعے وہ چیز جو موجود نہیں ہے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اب ہم لاہجی کے تبصرے پر غور کرتے ہیں:

شبستری کا خیال ہے کہ انسان دنیا کی آنکھ ہے۔ اور دنیا خدا کا انعکاس ہے اور خدا بذات خود آنکھ کی روشنی ہے۔ انسان وہ آنکھ ہے جو آئینے میں دیکھتی ہے اور آئینے کی طرح اس شخص کا چہرہ منعکس ہو جاتا ہے جو اس میں دیکھتا ہے، اور پھر یہ انعکاسات بذات خود آنکھ بن جاتی ہے۔ اور عین وقت پر جب آنکھ آئینے میں دیکھتا ہے تو آنکھ کے انعکاسات بھی اس میں دیکھتا ہے۔ خدا جو کہ بندے کی آنکھ ہے وہ بندے ہی کے ذریعے اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ یہ نکتہ، بہت واضح ہے کہ ایک طرف خدا بندے کی آنکھ اور دوسری طرف انسان دنیا کی آنکھ ہے، کیونکہ دنیا اور انسان باہم ایک ہے اور انسان اس کی آنکھ ہے۔ اسے ایک مکمل انسان کہتے ہیں۔ جب انسان ہر موجود چیز کا خلاصہ ہے تو وہ گویا اپنے آپ میں ایک دنیا ہے۔ پس خدا! اور انسان اور دنیا کے درمیان ایک مستقل رشتہ موجود ہے۔ اگر تم ایک منور ذہن سے اس راستے پر نظر ڈالو جس میں روشنی اس راستے پر تمام آئینوں کے درمیان

Marfat.com

سفر کرتے ہیں تو تمہیں روشنی کی بصیرت کا پتہ چل جائے گا۔ لاہجی نے اس تجربے کو انتہائی سادہ زبان میں مکمل کر لیا۔ مکمل انسان' مکمل وجود صرف وہ ایک ہے جس نے بیداری کی حالت میں فہم حاصل کیا۔ اور یہ فہم تمام صوفیانہ تعلقات منصوبات اور منظم زندگی کی نفاست اور جذبات سے حاصل کیا۔ اسے پتہ ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ خدا روحانی وجود کی شراب کا مزہ اس مکمل انسان کی زبان کے ذریعے چکھ رہا ہے۔ مکمل انسان کو پتہ چلا ہے کہ بنیادی مقصد ان کا زندہ رہنا ہے۔ اور محبت کی نظر سے ہر اس آنکھ کی طرف دیکھتا ہے۔ ایک بار پھر رومی کے ایک شعر پر غور کرتے ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں شبستری اور لاہجی کی بصیرت کا صحیح تجربہ ہو جائے۔

"جو کچھ میں چاہتا ہوں کہ سنوں وہ باز کا دمامہ اور آپ کے بازو پر دوبارہ روشنی ہے۔"

جب تم خدائی وجود کے ساتھ تسلیم کے تعلقات سے منسلک ہوتے ہو تو خدائی وجود بذات خود تمام پہلوؤں میں منعکس ہو جاتی ہے تاکہ تمہیں نہ صرف ان کی کمالیت اور ان کی طاقت دکھا دے بلکہ تمہاری اپنی خفیہ کمالیت اس کے محبوب' شاگرد' غلام' خدمت گار اور بچے کی حیثیت سے دکھا دے۔ پس تم دیکھتے ہو کہ یہ شاعری کس معیار اور کس راز سے متعلق بحث برتی ہے۔

تم کہو ان سے کہ میں یہاں نہیں ہوں۔ جو کچھ میں چاہتا ہوں
وہ معزولی کی خوش کلامی کی آواز ہے۔

جب آربندو کو بچھو نے کاٹ لیا تو اس نے کہا کہ آہ محبوب کی طرف سے پیغام آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ زندگی کی تمام مشکلات کو گلے لگانا۔ کیونکہ اس درد میں محبوب کا وجود ہے' اور ان میں شمس بھی موجود ہے جو رومی سے شاید بہت سخت ہو اور وہ اسے ممکن ہے دکھ پہنچائے تاکہ اسے بیدار کرے اور رومی کو پتہ چل جائے کہ رومی ان کی زندگی کا حصہ ہے۔ رومی کو پتہ چلا ہے کہ کمالیت کا انحصار ممکن طور پر خوش کلامی پر ہے جب کوئی دری کو چھڑی سے مارتا ہے تو وہ دراصل دری کو نہیں مارتا ہے بلکہ صرف وہ مٹی ہی نکالتا ہے۔

Marfat.com

اب میں تمہیں دوسرے سفر کی طرف رتیر ماریہ رلکے کے خط کے ذریعے لے جاتا ہوں۔ وہ مغربی روایات کا شاعر ہے۔ جس نے رومی کی شمع کو تھاما ہوا ہے۔ اپنے خطوط میں رلکے نے فہم و فراست کے مکمل معیار اور زندگی کی گہرائی کو بیان کیا ہے۔ جس کے ذریعے تم اس قابل ہو جاتے ہو کہ تم تخلیق وحدانیت پر غور کر سکو۔ ان خطوط کو پڑھیں جنہوں نے کوینٹس ایم ایس کو جنوری 1933ء میں لکھے تھے۔

ان لوگوں کی حالت پر افسوس کریں جو تسلیاں دیتے ہیں
جبکہ وقت تسلیاں نہیں دیا کرتا جیسا کہ کوئی کہتا ہے

ہم بعد میں غور کرتے ہیں۔ اور ہم کس چیز اور حکم پر کم غور کرتے ہیں جو کہ بعد میں خاموشی سے ایک ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہمیں کرنا ہو گا وہ یہ ہے کہ مشکلات اور ظلم کا سامنا کرنا ہو گا اور میں تمام جدید مذاہب پر یہ الزام لگاتا ہوں کہ وہ اپنے ماننے والوں کو صرف تسلیاں دیتا ہے بجائے اس کے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ظلم کے بارے میں آگاہ کریں۔

جو کچھ انہوں نے کہا وہ تبدیلی کی قبولیت کے وجد کے مترادف ہے۔ صرف زندگی کا پاگل پن نہیں بلکہ ظلم اور سب کچھ کو قبول کرنا ہو گا کیونکہ مذہب ماننے والوں کو تسلیاں دیتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔

رلکے آگے لکھتا ہے:

لیکن اس خود روی کا گہرا تجربہ جسے ہم میں سے چند لوگ عقیدے کے ساتھ محسوس کرتے ہیں زندگی کے تعلقات میں تبدیلی لاتی ہے۔ ہم موت کے ساتھ تعصب رکھتے ہیں اور یہ نہیں تصور کرتے ہیں کہ یہ ہماری دوست ہے گہری دوست ہے۔ موت کے خوف سے انسان پرہیزگاری اور پاکی کی طرف چلا جاتا ہے۔

جلال الدین رومی نے خوب کہا ہے!

تم کہتے ہو' اسے بتاؤ کہ میں یہاں نہیں ہوں
معزولی اور خوش کلامی کی آواز جو میں چاہتا ہوں
ہر قصیدے میں آپ کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں

Marfat.com

بارش کے پہیئے کے ساتھ گھومنا چاہتا ہوں
ہر تجربے کی سانس کے ساتھ گرنا چاہتا ہوں
مچھلی کی طرح سمندر میں ناچنا چاہتا ہوں
یعقوب کی طرح یوسف کو پہچاننا چاہتا ہوں

بہت سے متعجب تصورات ہیں لیکن میں آخری تصور کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ یہ انسان کامل کی حالت ہوتی ہے۔ یوسف یعقوب کا بیٹا ہے جسے اس کے بھائیوں نے دھوکہ دیا۔ وہ مصر میں غلام کی حیثیت سے رہا اور بعد میں وزیر بن گیا۔ کئی سال کے بعد بھائیوں نے دوبارہ ان سے ملاقات کی اور یعقوب نے اپنے پیارے بیٹے کو پہچان لیا' اور یہ دراصل اصل نے اصل کو پہچان لیا' روح نے روح کو پہچان لیا۔ محبت کرنے والے نے محبوب کو پہچان لیا۔ بیدار انسان کو وجود نظر آتا ہے چاہے کسی کے چہرے میں ہو یا کسی اور چیز میں۔ جب رومی چاہتا ہے کہ وہ یوسف کو پہچاننے والا یعقوب بن جائے تو وہ دراصل یہ چاہتا ہے کہ روح کی روح بن جائے جس میں سب کچھ موجود ہو اور یہ روح اصلیت کی روح ہوتی ہے۔ وہ اصلیت اور حقیقت ایک ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد رومی کہتا ہے:

میں ڈرپوک لوگوں سے تنگ آچکا ہوں

میرا خیال ہے کہ یہ بہت اہم پہلو ہے مرد اور عورت کی کمالیت کا کیونکہ یہ بات بڑی اہم ہے کہ انسانی نسل کی بہادری کو محسوس نہ کیا جائے۔ راز جاننے کے لئے اپنے علم کو ظاہر نہ کیا جائے کہ گویا ہم خفیہ رازوں سے واقف ہیں۔ رومی آزادی کی آواز ہے جس کا غصہ' شور' خود روی اور جذبہ ہمیں حوصلہ دیتا ہے۔

میں شیروں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں

رومی شمس کی طرح لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ موسیٰ اور محمدؐ کے ساتھ رہنا چاہتا ہے جو تخیل' محبت اور آزادی کے ساتھ گرج رہے ہیں۔ مثنوی میں رومی مکمل انسان کے کام کے بارے میں بتاتا ہے۔ شیروں کی فوج سے پیچھے رہنے والا شیر اب بکریوں کے گلہ کے پیچھے جا رہا ہے اور بکریوں نے اسے جو کچھ سکھایا ہے وہی کچھ وہ بھی کرتا ہے۔ وہ ایک کمزور شیر ہے اور بکریوں کی طرح بابا کرتا ہے۔ تصور

Marfat.com

کریں کہ شیر بکریوں کے پیچھے بے یار و مددگار بھاگ رہا ہے اور وہ خوفزدہ ہے۔ ایک دن جنگل کے شیر نے اسے دیکھا کہ شیر کا بچہ بابا باکر رہا ہے۔ ایک دن شیر اس بچے کو اٹھا کر لے گیا اور کہا کہ ہم دونوں ایک ہیں' ہم دونوں شیر ہیں' میں آزاد جنگلی بادشاہ ہوں اور تم بھی آزاد جنگلی بادشاہو مگر میں گرجتا ہوں اور تم بابا باکرتے ہو۔ اب تم گرجنا شروع کرو۔ ان کی اپنی حالت قابل رحم تھی' لیکن سترہ سال کی شاگردی اور سترہ سال تک نماز' روزہ اور عبادت کرنے کے بعد وہ شیر کی طرح گرج اٹھا اور اصلی شیر بن گیا اور اسے اپنی اصلیت کا پتہ چل گیا۔ یہ وہ عمل ہے جو مکمل مرد یا عورت کرتی ہے۔ وہ شیر کی طرح زندگی گزارتے ہیں' گرجتے ہیں اور اصلیت کو پہچانتے ہیں۔ پیغمبر اور رومی جیسے لوگ اس قسم کا عمل کرتے ہیں اور انہیں اپنی اصلیت کا مکمل پتہ ہوتا ہے۔ یہ پیغام ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ ہمارے اس کلچر پہ غور کرو کہ لوگ دھیمی آواز سے روتے ہیں۔ ہماری مایوسی' ٹوٹ پھوٹ اور بوریت کو دیکھو۔ دیکھو اس کلچر نے ہمیں سب کچھ سے محروم کر دیا ہے اور ہم اپنے آپ کے غلام بن گئے ہیں۔ ہم کس طرح روشنی کی طرف سفر کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم اعلیٰ مرتبت کی طرف سفر کرنے سے انکار کرتے ہیں جس کے بارے میں رلکے اور رومی نے اصرار کیا ہے۔ رومی اور رلکے دونوں نے خوشی اور اصلیت میں زندگی گزارنے کی تلقین کی ہے۔ مکمل انسان یا انسان کامل دیگر انسانوں کو چیلنج کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں یہ کروں یا وہ کروں تو تم بھی ویسے کرو کیونکہ ہم دونوں ایک ہی چیز کے انعکاس ہیں۔ ہم سب خفیہ راز ہیں۔ انسان راز ہے اور خدا انسان کے راز کا راز ہے۔ لیکن غور کرو کہ سفر کو اس کی تمام مشکلات کے ساتھ شروع کرنا ہوگا۔

میں بزدلوں سے تنگ آچکا ہوں' میں رہنا چاہتا ہوں
موسیٰ کے ساتھ' دھیمی آواز میں رونے والوں کے ساتھ نہیں
میں شرابیوں کی ہرزہ گوئی چاہتا ہوں

ہم کس چیز کی تمنا کرتے ہیں اور کس چیز کے لئے دعا کرتے ہیں؟ جس چیز کی ہم دعا اور تمنا کرتے ہیں' وہ مخموریت کی واپسی ہے' ہم ان سائنس دانوں فنکاروں اور

Marfat.com

رقاصوں کے انتظار میں ہیں جو کہ روحانیت کے نشے سے مست ہیں تاکہ ہم مستقبل کی خطرناک جنگ کی تیاری کریں۔ ہم خدا کی محبت کے نشہ میں مست ہونا چاہتے ہیں تاکہ ہم اپنے زخموں کو برداشت کر سکیں۔ ہمیں مارا جائے گا' ہمیں ذبح کیا جائے گا' کاٹ دیا جائے گا' جلا دیا جائے گا اور ہماری بے عزتی کی جائے گی' اس وقت تک جب تک ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ ہم کون ہیں۔ رومی نے جو کچھ کہا ہے وہ یہ کہ ہمیں خدا کی محبت میں مست ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی اصلیت کو پہچان سکیں۔ ہمیں اپنی رگوں اور خون میں نشے کی ضرورت ہے' ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں' ہم مکمل خطرے اور خوف و خطر کی طرف جانا چاہتے ہیں۔

میں پرندے کی طرح گانا چاہتا ہوں

صرف مکمل پرہیزگاری' امن اور استحکام پرندے جیسی آواز کی اجازت دے سکتی ہے

میں شرابیوں کی ہرزہ گوئی چاہتا ہوں

میں پرندے کی طرح گانا چاہتا ہوں

پرندے کی آواز سے اس دنیا میں کوئی چیز تازہ نہیں ہے' رومی جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ پرندے کی طرح وہ دھوپ میں آزادی کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہے اور خوشی کا گیت' گانا چاہتا ہے' جس طرح شیلے نے اپنی کتاب (قصیدہ آسمانی پرندے) نازل ہونے والی خوشی میں لکھی ہے' اس نازل ہونے والی خوشی کی طرف جو کہ تخلیق کی تازگی کا گانا گا رہی ہے۔

میں پرندے کی طرح گانا چاہتا ہوں

پریشان نہیں ہوں کہ کون سنتا ہے اور کیا سوچتا ہے

انسان کامل شمس تبریز سے بھی آگے نکل چکا ہے۔ اور ان کا حوالہ بذات خود خدا ہے۔ خدا کی سچائی تمام انسانوں کیلئے ایک دیوانہ پن ہوتا ہے جس میں وہ بے حال ہو جاتا ہے۔ اور پھر خدا اس سچائی میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ مولانا رومی نے لکھا ہے:

گزشتہ رات بڑا استاد گھر گھر گیا' چراغ ہاتھ میں لیے

وہ جس کی تلاش میں ہے وہ نہیں ملتا

Marfat.com

وہ کامل انسان ہے جس کی مجھے تلاش ہے
مکمل انسان اپنے آپ کی تلاش میں سفر کبھی ختم نہیں کرتا کیونکہ مکمل وجود کی طرف سفر نہ ختم ہونے والا ہوتا ہے۔ جس میں مکمل آگاہی اور ہر چیز کا تجربہ ہوتا ہے۔ ان اشعار میں روحانی آگ میں سب کچھ جلنے والا ہوتا ہے۔ ان اشعار کے اخیر میں رومی اس مکمل انسان کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں جس کی وہ تلاش میں ہیں۔ اور یہ کامل انسان دراصل شمس ہے۔ طلب سے بعید' بعید المقام' اندرونی شکل' اندرونی چہرہ وہ ایک بعیدا لطلب جو کہ بعید خواہشات کے نفسیاتی یار سے بعید ہے۔ اور وہ خواہش صرف ذہن میں پیدا ہوتی ہے۔ بعید المقام اس کی شناخت جسم اور جسم کے اردگرد چیزوں کے ذریعے نہیں ہوتی' کیونکہ جسم اور اس کے اردگرد چیزیں اور تمام مخلوق خدائی روشنی دینے والے انکشافات ہیں۔
اندرونی چہرہ وہ مذاق ہے بعید المقام مگر ابھی تک اندرونی چہرہ' اندرونی شکل جہالت میں نہیں بلکہ خدا کی طرف ہر اندرونی شکل میں مکمل بیداری اور بابرکت ضمیر کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ بانسری کہتی ہے کہ اسے ملنے کی امید نہیں ہے لیکن محبت کا کھیل ہے۔ رومی کے شعر کا ایک حصہ اس سفر کو نہیں جانتا۔ رومی کہتا ہے۔ یہ بڑا وسیع اور کمالیت کا تصور جس تک پہنچنے کے لیے مجھے کوئی امید نہیں ہے اگر میں اس راہ میں جان بھی دے دوں یا اپنی زندگی ختم کروں پھر بھی ناممکن ہے۔ رومی اور صوفیائے کرام کا مقصد کمالیت کے بارے میں خاکساری ہے جبکہ کمالیت سے رومی کا مقصد روشنی کی جڑ اور روشنی کا پھیلاؤ ہے' یہ کمالیت دوسرے الفاظ میں نہ ختم ہونے والی اور اپنے آپ میں تجربہ کرنے والی چیز ہے۔ اپنی شکل کی وضاحت میں کمالیت تنقید اور تبدیلی کا نام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رومی پہلے سے ہی اپنے اندر کی آواز کی نشان دہی کر رہا ہے۔ وہ آگے جانا نہیں چاہتا اور اسی لیے اس نے وہ نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ اپنے تمام اشعار میں اور اپنے تمام فرمودات میں یہ تمام نذرانہ ہائے عقیدت اس طاقت کے لیے ہے جس کے وہ غلام اور خدمت گار ہیں لیکن محبت کام کرتی ہے۔
محبت کام کرتی ہے اور محبت کام کرتی ہے۔ اور موسیقی بجائی گئی

Marfat.com

رومی کہہ رہا ہے' میں یہ نہیں کر سکتا۔ میں اپنے آپ کو نہیں بدل سکتا۔ اور جو کچھ میں کر سکتا ہوں' وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو محبت کے ساتھ کھیلنے پر رضا مند کروں اور اپنے وجود کو محبت وصول کرنے پر آمادہ کروں۔ اور اعلیٰ موسیقار بن جاؤں اور اپنے آپ کو بار بار عشق کی آگ میں جلاؤں تاکہ محبت بدل جائے۔ یہ کام کرنے اور گہرائی میں جانے سے خدا کی مہربانی سے میرے اندر کمالیت پیدا ہو جاتی ہے:

ذرا موسیقار کو اپنا شعر مکمل کرنے دیں

غالباً رومی کا مقصد یہ نہیں کہ سازندے کو شعر مکمل کرنے دیں' بلکہ ان کا مطلب ہے کہ سازندے کو میری زندگی ختم کرنے دیں۔ مجھے مزید زندگی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی موسیقی کی کیونکہ یہ ساز میرے اندر بجایا جا رہا ہے۔ اعلیٰ ترین سازندے کو کھیلنے دو اور اسے اپنی خواہش پوری کرنے دو کیونکہ میں خدا کی بانسری ہوں۔ اور خدا کا ساز ہوں۔ یہ سب کچھ ایک مکمل انسان ہونے کی خواہش ہے۔

اے شمس میں پانی کا پرندہ ہوں اور تمہارے سورج کی طرف اڑ رہا ہوں

اب ہم انسان کامل کے بارے میں تصوف کے مزید حوالے دیں گے اور ہم آخر تک ان شعروں کو پڑھیں گے جن میں ہم نے جو کچھ سنا ہے' رلکے نے سنا ہے' شبستری نے سنا ہے' لاہجی نے سنا ہے' تاکہ اس شعر میں ہمارے تمام آئینے منعکس ہو جائیں۔

مولانا جلال الدین رومی کے بیٹے سلطان ولد نے ولد نامہ میں لکھا ہے:

انسان دو دفعہ پیدا ہوتا ہے' ایک دفعہ ماں کے بطن سے اور دوسری دفعہ اپنی ہستی اور اپنے وجود سے۔ یہ جسم انڈے کی طرح ہے اور جسم اور وجود انڈہ بن جاتا ہے اور پھر اسے محبت سے گرمی ملتی ہے۔ پھر یہ وجود جسم سے بھاگ جاتا ہے اور روح چلی جاتی ہے اور وقت سے بعید ازلی دنیا میں چلی جاتی ہے۔ یہ وجود انڈے سے پرندے کی شکل میں نکل کر ازلی دنیا میں چلا جاتا ہے۔

میں نے ان حوالہ جات کو پانی کے پرندے کے بعد انتخاب کیا ہے کیونکہ رومی ہی آبی پرندہ ہے۔ وہ چڑیا ہے' سیمرغ ہے' جنت کی چڑیا جو کہ سورج میں اڑتی ہے۔ اس کے بعد دو اور حوالے میں رومی کے مکالمات میں سے دیتا ہوں۔ پہلا

Marfat.com

حوالہ اس کے مکالمات میں نہایت اہم حیثیت رکھتا ہے جو کہ کمالیت کی نشانی ہے۔ یہ بہت عجیب و غریب ہے لیکن مکمل طور پر صحیح ہے۔ یہ شبستری اور لاہجی کے حوالوں کی طرح صحیح ہے۔

انسانی سوال اور خواہش اس چیز کی تلاش پر مشتمل ہے جو کہ ابھی تک کسی کو نہیں ملا ہے۔ انسان رات دن اس کی تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے۔ یہ جستجو بھی' جہاں یہ چیز مل جاتی ہے' بہت عجیب اور حیران کر دینے والی ہے۔ یہ جستجو انسانی تصورات سے نہایت افضل اور مکمل ہے اور انسان کے لئے تکلیف آور ہے۔ انسان کی جستجو نئی چیز کے لئے ہے جو اسے ابھی نہیں ملی ہے۔ یہ وہ جستجو ہے اور اس خبر کے لئے ہے جو کسی کو مل گئی ہے اور کوئی اس کی تلاش میں ہے۔ یہ خدا کی جستجو ہے جو تمام جہانوں کا خالق ہے اور اسی کی طاقت سے یہ دنیا تخلیق ہوتی ہے۔ خدا نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں اور وہ یگانہ خالق ہے لیکن اس کے باوجود وہ بھی جستجو میں ہے۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کا مطلب ہے کہ

اے انسان جب تک تم جستجو میں ہو جو کہ وقت پر پیدا کیا گیا ہے اور وہ انسانی منسوبات ہیں' یعنی جب تک تم انسانی منسوبات کی تلاش میں ہو اس وقت تک تم منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکو گے اور جب تمہاری جستجو خدا کی جستجو سے مل جاتی ہے اور خدا کی جستجو تمہاری جستجو پر غالب آجاتی ہے تو پھر تم خدا کی جستجو کے ذریعے کسی چیز کو تلاش کرتے ہو اور وہ ایک مکمل وجود ہے۔ افضیلت اور عمدگی کے لئے خودی کی تلاش افضلیت میں ضم ہو گئی ہے۔ گویا انفرادی جستجو خدا کی جستجو میں ضم ہو گئی ہے اور اب یہ خدا کی جستجو ہے جس کا نام سچائی اور حقیقت ہے۔ پس تم خدا کی جستجو کے ذریعے تلاش کرتے ہو کیونکہ تم بعد میں خدا کے اندر کا حصہ بن جاتے ہو' خدا کے لئے خدا کا ساتھی بن جاتے ہو۔

ایک بار پھر شعر کی طرف رجوع کرنے سے قبل دوسرا حوالہ بھی جلال الدین رومی کا ہے جو کہ ایک اعلیٰ اور مکمل وجود پر دلالت کرتا ہے۔ ان لوگوں میں سب سے کامل جو کہ افضلیت اور عالی مقام تک پہنچ گیا ہے اور خدا کی جستجو کا حصہ بن گیا ہے وہ محمد ﷺ ہے محمد ﷺ تصوف کی بنیاد ہے اور ان میں انسان کامل کی تمام

Marfat.com

خصوصیات موجود ہیں۔ محمد ﷺ خدا اور انسان کے درمیان ثالث ہے۔ الہام لانے والا ہے۔ محبت کے ذریعے خدائی رازوں سے واقف ہے۔ خدا کی محبت اور خدا کی عبادت کرنے والا پیغمبر ہے۔

ان دونوں حوالہ جات میں تصوف کے اعلیٰ راز موجود ہیں جبکہ حدیث رسول میں بھی یہ اعلیٰ راز موجود ہیں!

مسلمان اعلیٰ ترین جنت اور اس کا دل خدا کا تخت ہے۔ اللہ کا رسولؐ ان دونوں حقیقتوں پر پورا اترا ہے۔ انسان کامل ستاروں کی اونچائی معلوم کرنے کا خدائی آلہ ہوتا ہے۔ تمام الہامات اور وحی کا نزول' کائنات کے دل اور خدا کے کمالات منعکس کرنے والے دل پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"اے محمدؐ اگر میں تمہیں پیدا نہ کرتا تو میں اس دنیا کو پیدا نہ کرتا۔"

حضرت محمدؐ کے مکمل آئینے میں خدا نے اپنی تصویر دیکھی اور پھر دنیا کو پیدا کیا۔ پس صوفیا کے نزدیک محمدؐ ایک مقدس انسان کامل ہے جو ہر کسی کی منزل ہے۔ ہر کسی کی خواہش اور ہر کوئی اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اب ہم محمد ﷺ کی کمالیت کے بارے میں ایک بار پھر جلال الدین رومی کو سنتے ہیں:

محمد ﷺ کو ناخواندہ یعنی امی کہا گیا ہے کیونکہ وہ پڑھ لکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ علم' لکھنے اور پڑھنے سے محروم تھا۔ وہ چاند کے چہرے پر خصوصیات کو جانتا ہے!

لیکن لکھ نہیں سکتا تھا

پھر یہ کیا ہے کہ وہ اس دنیا کو نہیں سمجھ سکتا تھا لیکن پوری دنیا ان سے سیکھ رہی تھی۔ کیا چیز' دعا' حالانکہ دنیاوی علم و دانش ان کے پاس نہ تھا۔ ان کی دانش کسی چیز کو تخلیق نہیں کر سکتی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی کتاب لکھا کرتا ہے تو اس میں لکھنے کی اہلیت ہوتی ہے۔ پس جو لوگ اپنی طرف سے کوئی چیز تخلیق کرتے ہیں اسے دنیاوی سمجھ لیا جاتا ہے' اور یگانہ علم و دانش پڑھنے اور پڑھانے کے قابل ہوتا ہے جبکہ دنیاوی علم و دانش کو سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ خود سکھاتا ہے۔ پس اس کی جڑیں

وحی میں ہیں اور وحی کے بارے میں انسان نے پیغمبروں سے سیکھا ہے' اور پیغمبر عالمی عقل و دانش ہوتے ہیں۔

ایک پہاڑی کوے کی کہانی سے علم کے تجربے کا اندازہ لگاتے ہیں جب قابیل نے ہابیل کو مار دیا تو اسے پتہ نہیں تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے لیکن جب پہاڑی کوے نے دوسرے پہاڑی کوے کو مار دیا تو اس کی قبر کھود کر اسے دفن کر دیا اور اس پر مٹی ڈال دی پھر قابیل نے پہاڑی کوے سے یہ ترکیب سیکھی کہ قبر کس طرح کھودنی ہے اور کسی کو کس طرح دفن کرنا ہے۔ جس شخص کے پاس عقل ہو اسے پڑھانے کی ضرورت پیش آتی ہے جبکہ عالمی فہم و دانش تمام چیزوں کے باہر پیغمبروں' اولیائے کرام اور انسان کامل وہ اشخاص ہیں جنہوں نے شخصی اور عالمی علم و دانش کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے اور اسے باہم منسلک قرار دے کر وہ خود بھی متحد ہو گئے۔ انسان کامل کے اندر خدا کے ساتھ یگانگت پائی جاتی ہے جیسے کہ حدیث شریف میں کہا گیا ہے۔

"مسلمان کا دل خدا کا تخت ہے" جبکہ خدا کی روشنی اور طاقت اس تخت سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انسان کامل اس یگانگت کے ذریعے چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور وہ کائنات کی تخلیق کی آخری وجہ بن جاتی ہے جیسا کہ مولانا رومی نے مثنوی میں لکھا ہے:

دیکھنے میں تم چھوٹی کائنات لگتے ہو جبکہ درحقیقت تم بڑی کائنات ہو۔ ظاہری طور پر درخت کی شاخ پھل پیدا ہونے کی اصلی وجہ ہے لیکن درحقیقت شاخ پھل کی وجہ سے وجود میں آئی ہے' اگر پھل کی تمنا نہ ہوتی تو کیا باغبان پھل کا پودا لگاتا؟ رومی کے شعر کی طرف واپس آنے سے قبل اب ہم نصر کی کتاب' علم اور تقدس کے اختتامیہ پر نظر ڈالتے ہیں جس میں نصر ماتم کرتے ہیں کہ تہذیب کی حیثیت سے ہمیں کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم اپنی تہذیب کے مرکز سے دور ہو چکے ہیں ہم اپنی خواہشات اور انسان کامل کے تصورات سے دور ہو چکے ہیں جب تم یہ پڑھتے ہو تو ذہن میں یہ ضرور رکھئے کہ رومی نے محمدؐ کے بارے میں لکھا ہے کہ

"وہ کامل انسان تمہارے دل میں ہے"

Marfat.com

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ لاادری (وہ جن کا قول یہ ہے کہ ہم خدا کے بارے میں نہ کچھ جانتے ہیں نہ جان سکتے ہیں) انسانیت' روحانیت کے مشروب کے آغاز کو محسوس کیے بغیر امن میں رہتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ انسان کی رگوں میں یہ مشروب آدھے راستے کے مکان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ روحانی شخص اصلی انسان کی حیثیت سے خدا اور انسان کامل کے درمیان ایک پل ہے جو کہ صدیوں سے اس زمین پر موجود ہے اور اس جدید دور میں جدیدیت کے حملے کے باوجود ادھر ادھر محفوظ رہتا ہے جبکہ دیگر قسم کے انسان کی ہمدردی نے انسانی زندگی کی خاصیت اور زمین کے وجود کو خطرے میں ڈال دیا۔ ایسے ہی عمل کی وجہ جو کہ پرو متھین شخص کے حوالے سے غیر متوقع لگتے ہیں' تقدس کے نقطہ نظر سے بہت واضح ہے' یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انسان کے بارے میں اور روحانیت کے بارے میں وہ بات کی جائے۔ دانشور کبھی کبھی اسلامی ہمدردی کی بات کرتے ہیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ یورپی تہذیب کسی بھی انسانی ہمدردی کا نام نہیں ہے۔ روایتی تہذیب نے انسان کے تخلیقی کلچر اور اصولوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسے انسانی ہمدردی کی اعلیٰ روایت قرار دیا ہے لیکن جس شخص کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے یہ وہ شخص ہوتا ہے جو کہ نہ تو مقدس ہے اور نہ ہی زمین اور آسمان کے درمیان ایک رابطہ ہے۔ انسان کی یہ بنیادی فطرت ہے کہ وہ غیر اسلامی ہمدردی کو ناممکن بنا دیتا ہے۔

مابعد الطبیعاتی طور پر یہ ناممکن ہے کہ دیوتاؤں کو قتل کر کے روحانیت کا نشان کو مٹا دیا جائے۔ یعنی دراصل انسان کے اوپر سے روحانیت کی نشانی کو مٹا دیا جائے بغیر اسے تباہ کرنے کے۔

یہ بہت سخت اور واضح طور پر صحیح الفاظ ہیں۔ مابعد الطبیعاتی' جسمانی' جذباتی اور روحانی طور پر یہ ناممکن ہے کہ دیوتاؤں کو ختم کر کے اور انسان کو تباہ کئے بغیر اس پر سے روحانیت کی نشان مٹا دیا جائے۔ جدید دنیا کا تلخ تجربہ حقیقت کے لئے ایک غالب شہادت ہے۔ کائنات کی طرف خدا کی توجہ دراصل روحانیت کی توجہ ہے جبکہ درحقیقت یہ بذات خود ایک انسانی چہرہ بھی ہے۔

شبستری پر لاہجی کے تبصرے کو یاد رکھئے کہ وہ آنکھ جو کہ آنکھ میں دیکھتی ہے وہ دراصل اپنے آپ کو دیکھتی ہے۔

نصر نے لکھا ہے:

کوئی بھی شخص جب تک انسان کا نشان نہیں مٹاتا اس وقت تک خدا کے چہرے کو نہیں مٹا سکتا۔ جب تک انسان کو چھوٹا نہیں بناتا اور اس کے وجود کو نہیں مٹاتا۔ اگر نطشے کہتا ہے کہ خدا مرگیا ہے تو دراصل وہ کہتا ہے کہ انسان مرجاتا ہے۔ یہ بات بیسویں صدی کی تاریخ سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔ لیکن درحقیقت نطشے کا جواب انسان کی موت نہ تھا بلکہ یہ جواب دراصل اس شخص کے بارے میں تھا جس نے سوچا کہ وہ مرکز کے بغیر دائرے میں زندہ رہے گا۔ اس کے برعکس روحانی شخصیت جس کی طرف جدید دنیا نے توجہ نہیں دی ہے مسلسل طور پر ان انسانوں کے اندر رہتا ہے جو اپنے اوپر فخر کرتا ہے کہ وہ پیشروؤں کے خیالات رکھتے ہیں۔ وہ زندہ رہتا ہے اور کبھی نہیں مرتا۔

وہ شخص جو شخص رہتا ہے اور مسلسل طور پر محفوظ رہتا ہے بلکہ زندگی کی اس غیر روحانی اور غیر سیکولر زندگی میں بھی وہ اپنی منزل مقصود سے باخبر ہوتا ہے' وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کے کام سے بھی باخبر ہوتا ہے۔ وہ انسانی زندگی کی قیمت سے آگاہ اور دنیا میں رہنے والی مخلوق کو اجازت دیتا ہے کہ وہ کائنات سے بعید سفر کرے۔ وہ اپنی ذمہ داری سے باخبر ہوتا ہے۔

اسے پتہ ہے کہ انسان کی عظمت ان کے مکاری پر انحصار نہیں کرتی اور نہ ہی ان کی تخلیق پر بلکہ اس طاقت پر منحصر ہے جو اسے اپنے آپ سے خالی کرتا ہے تاکہ وہ ابتدائی سوچ میں رہے' تاکہ روحانی غربت کا حصہ بن جائے' تخلیق کا حصہ بن جائے جو اسے سچائی کا تجربہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

شیخ سعدی نے لکھا ہے کہ انسان بعض وقت اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اسے خدا کے بغیر کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سرفرازی آدمیت کا مرکز ہے۔

اب ہم ایک بار پھر رومی کے شعر کی طرف آتے ہیں کہ جس ذہن میں

Marfat.com

روشن حقیقت کا تصور آتا ہے وہ کون سا ذہن ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے؟ اس سلسلے میں ہم رومی کے شعر کو پڑھتے ہیں! آپ نے گھنٹوں اس پر غور کیا ہو گا۔ اسے اپنے اندر جگہ دینے کی کوشش کی' اپنے ذہن میں جگہ دی اور تصوف کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے آپ کی مسلسل کوششیں اور علاوہ ازیں اس شعر کی طرف دوبارہ آنا اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ تم اس کا اصل مقصد جاننا چاہتے ہو۔ اس کے بعد تم اسے سیکھتے ہو۔ اور یہ شعر مختلف صورتوں میں تمہارے سامنے آتا ہے اور آپ خود بھی بدل جاتے ہیں۔ اور جو کچھ آپ کرتے ہیں' وہ درحقیقت رقاص کے ساتھ ایک رقص ہے۔ روحانیت کی تخلیق بھی آپ کا حصہ ہے۔ اور یہ روحانی شعر آپ کے روحانی جسم میں رقص کرتا ہے۔ اور تم اپنے آپ کو بیدار رکھنے کیلئے اسے پڑھتے ہو۔ اور پھر اس کے ذریعے اپنے روحانی احساسات کو آگے لانے کی کوشش کرتے ہو۔ اس کے بعد تم اس شعر کی گہرائی تک پہنچ کر اپنے اندر محسوس کرتے ہو۔ بعدازاں ان الفاظ میں چھپے ہوئے خفیہ رازوں کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتے ہو:

جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ
تمہارا چہرہ درخت میں دیکھوں
نکلنے والے سورج اور ہوا میں
جو کچھ میں چاہتا ہوں
وہ باز کے دمامے کی آواز ہے
اور تمہارے بازو پر ایک بار پھر روشنی کی جھلک
تم کہتے ہو' مجھے بتاؤ میں یہاں نہیں ہوں
عارفانہ کلام میں تمہارا خوبصورت چہرہ
بارش کے پہیئے کی طرح تمہارے گرد
ہر سانس کے تجربے کے ساتھ
سمندر کے مچھلی کی طرح تیرنا چاہتا ہوں
یوسف کو پہچاننے کیلئے یعقوب بننا چاہتا ہوں

Marfat.com

شہر کی جگہ صحرائی پہاڑ بننا چاہتا ہوں
بزدلوں سے تنگ آچکا ہوں۔ میں شیروں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں
موسیٰ کے ساتھ۔ بزدل لوگوں کے ساتھ نہیں
شرابیوں کی ہرزہ گوئی چاہتا ہوں
پرندے کی طرح گانا چاہتا ہوں
پریشان نہیں ہوں کہ کس نے سنا اور کون کیا سوچتا ہے
گزشتہ رات استاد گھر سے گھر تک چراغ سمیت گیا
اس کی تلاش میں جس کا ملنا مشکل ہے
میں صرف اس کی تلاش میں ہوں
چاہت سے بعید' جگہ سے بعید' میرے اندر وہ ایک
بانسری کہتی ہے کہ مجھے اس کے ملنے کی امید نہیں ہے' مگر محبت کا کھیل
ہے
محبت اور موسیقی کا کھیل
سازندوں کو یہ شعر ختم کرنے دیں
اے شمس' میں آبی پرندہ ہوں اور تمہارے سورج کی جانب اڑ رہا ہوں۔

میرے لئے اور ہم سب رومی اور شمس کے سورج میں سمندری پرندوں کی طرح اڑ رہے ہیں۔ اگر تم سورج کی طرف اڑتے ہو تو سورج کی روشنی تمہیں بڑا حوصلہ دیتی ہے اور ایک کامل انسان کے مرتبے کے قریب پہنچ جاتے ہو۔ آہستہ آہستہ سیکھتے ہو اور حقیقت جس کا ذکر رومی نے مثنوی میں کیا ہے اس سے واقف ہو جاتے ہیں۔ تم صرف ایک وجود نہیں ہو بلکہ آسمان اور حقیقت کے گہرے سمندر میں ہو۔ بلکہ تم ہزار دفعہ سمندر سے بڑے ہو۔ جس میں "ہزار تم" ڈوب سکتے ہو۔ جب سچائی تمہارے اندر گہرائی میں پہنچ جاتی ہے تو تم اپنے اندر محبت اور خفیہ رازوں کے لئے' اپنے اندر خلیفہ اور ثالث اور وہ شخص محسوس کرتے ہو' جو دوسروں کو محبت سکھاتا ہے۔ یہ تمام خصوصیات حضرت محمدؐ اور رومی میں موجود ہیں۔

تم شہر علم کا دروازہ ہو

Marfat.com

کیوں کہ تم

کھل جاؤ اے دروازے' ان کے لئے جو دروازے کی تلاش میں ہیں

کھل جاؤ ابد تک' اے رحمت کے دروازے

منزل مقصود کا دروازہ ہم اور ان سب کے لئے کھلا ہے جو محبت کرتے ہیں۔ کمالیت کی کوشش سے دستبردار مت ہو۔ یہ مت سوچو کہ صرف رومی' سینٹ فرانسس یا بدھ مت کے رہنما ہی اس مقام پر پہنچ سکتے ہیں۔

رومی نے ہمیں حضرت موسیٰ کی کمالیت سے متعلق کہا ہے:

موسیٰ کا ذکر انسانوں کے دل کو قید کر سکتا ہے

وہ صدیوں پرانی کہانیوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں

موسیٰ کا ذکر تو صرف ایک بہانہ ہے

موسیٰ کی روشنی آپ کا اپنا سکہ ہے میرے دوست

باب ہفتم

آسمانی کتاب اور اس کی عظمت

مولانا جلال الدین رومی کے مندرجہ ذیل اشعار روحانی اور صوفیانہ نہیں ہیں البتہ وقت کی نزاکتوں سے خبرداری کی آواز ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

جو کچھ تم دیکھتے ہو اس کی جڑیں ان دیکھی دنیا میں موجود ہیں
ممکن ہے شکل بدل بھی جائے مگر خوشبو وہی ہو گی
ہر حیران کن نظارہ ختم ہو جائے گا ہر شیریں لفظ مٹ جائے گا
لیکن ان کی جڑ ابدی ہے وہ ختم نہیں ہوں گے اور مایوس کن نہیں ہیں
نشو و نما کرتے ہیں، شاخ بن جاتے ہیں اور نئی زندگی اور خوشی عطا کرتے ہیں
تم کیوں رو رہے ہو؟
تمہارے اندر چشمہ ہے
اور پوری دنیا اس سے نکلتی ہے
ایک مکمل وسیلہ ہے
اور اس کا پانی بہہ رہا ہے
پریشان مت ہو سیر ہو کر پیو
مت سوچو کہ یہ خشک ہو جائے گا۔ یہ نہ ختم ہونے والا سرچشمہ ہے
جب سے تم اس دنیا میں آئے ہو
ایک سیڑھی تمہارے آگے رکھ دی گئی ہے
تاکہ تم نیچے آسکو

Marfat.com

تم زمین سے پودے کی شکل میں نکلے
پودے سے تم جانور بن گئے
اس کے بعد تم انسان بن گئے
علم عطا کیا گیا' عقل اور ایمان
اپنے جسم کو دیکھو جو مٹی سے پیدا کیا گیا کس طرح مکمل ہو چکا ہے
تم اس کے اختتام سے کیوں خوفزدہ ہو؟
تمہیں نیم مردہ حالت میں جب پیدا کیا گیا
جب کہ تم موجودہ حالت سے دور نکلنا چاہتے ہو
اس میں شک نہیں کہ تم فرشتہ بن جاؤ گے اور آسمان پر چلے جاؤ گے
لیکن وہاں رک نہ جانا کیونکہ انسان بوڑھے بھی ہو جاتے ہیں
آسمانی دنیا سے ایک بار پھر گزر جاؤ
اور چھلانگ مارو' فہم و دانش کے سمندر میں
ذرا پانی کے قطرے کو سمندر بننے دو کیونکہ وہ تم خود ہو
لیکن یہ مت سوچو کہ صرف قطرہ ہی سمندر بن جاتا ہے
بلکہ سمندر بھی قطرہ بن جاتا ہے

جب بھی آپ یہ شعر پڑھتے ہو تو آپ اپنے اندر ان الفاظ کے ساتھ بصیرت اور الہام محسوس کریں گے۔ یہ وہ شعر ہے جو کہ خوشی' عزت اور امن کا درس دیتا ہے۔ اس خوشی اور امن کا درس دیتا ہے جو کہ روحانی زندگی کے اندر نہ ختم ہونے والے علم سے جڑیں پکڑتی ہے۔ یہ وہ علم ہے جو کہ ہمارے پاس نہیں بلکہ رومی کے پاس ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کی ہمیں اب ضرورت ہے اور یہ علم ہمیں تبدیلی کے بارے میں بتاتا ہے۔ اس علم کے ذریعے جو کچھ بھی واضح ہو جاتا ہے اس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو تیار رکھنا پڑے گا۔

آپ کو معلوم ہو گا کہ میری ایک دفعہ ایک عیسائی صوفی بیڈ گر فتھ کے ساتھ ہندوستان میں ملاقات ہوئی تھی جس کی کرامت نے مجھ پر روحانی اثر کیا۔ ان کی عمر کے 49 سال سے لے کر ان کے مرنے تک (1993ء) میری ان سے ملاقات

Marfat.com

ہوتی رہتی تھی۔ اس دوران وہ ایک روحانی سفر میں مصروف تھا۔ جب پہلی بار میری اس سے ملاقات ہوئی۔ تو میں نے آسٹریلیا کے ایک منصوبے کیلئے ان سے انٹرویو لیا۔ ہم دونوں نے آپس میں روحانی محبت محسوس کی اور کئی گھنٹوں تک باتیں کرتے رہے۔ ہماری بات چیت کے اختتام پر انہوں نے میز سے ہاتھ میری طرف بڑھا کر میرا ہاتھ پکڑ لیا کہ اینڈریو آپ جانتے ہیں کہ خدا نے ہمیں وقت دیا ہے' اور جس وقت کا ہمیں انتظار تھا وہ وقت آخر کار آگیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ جب ہم ان کی لائبریری میں بیٹھ گئے تو اس کی کھڑکی سے روشنی ان کے چہرے پر آپڑی کیونکہ وہ ایک پاک اور خدا سے محبت کرنے والا شخص تھا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ ان آخری دنوں میں میں نے ان سے پوچھا کہ اگر یہ آخری دن ہے تو ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ انہوں نے میری طرف دیکھ کر تبسم کی حالت میں کہا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم علامت بن سکتے ہیں جو بھی کچھ ہو جاتا ہے وہ روحانی خوشی کی علامت اور روحانی محبت کا سرچشمہ ہوتا ہے۔
میری دوسری ملاقات ان سے اس وقت ہوئی۔ جب وہ خود ایک الہام بن چکے تھے۔ اسے دو دفعہ دل کا دورہ پڑا جس نے اس کے دل اور ذہن کو مکمل طور پر مفلوج کر دیا۔ ان کے بستر سے جہاں پر وہ فالج کے بیمار کی حیثیت سے پڑا تھا۔ انہوں نے کئی ایک معجزے دکھائے جس نے مجھے تشویش میں ڈال دیا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ وہ روحانی محبت کی علامت بن گیا۔ بعض وقت جب وہ بات کرنے کے قابل نہیں ہوتا تھا تو اس کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آتے۔ اور جس شخص کے ساتھ وہ بات نہیں کر سکتا تھا اس کے سر اور منہ پر ہاتھ پھیرتا تھا۔ اور اس کے چہرے پر حیران کن انداز سے دیکھا کرتا تھا۔ وہ بار بار حیرت کی نظروں میں ان کے پاس بیٹھے ہوئے اشخاص کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ اور ان کے چہرے پر آنسوؤں کے قطرے نظر آتے۔ مجھے اور اس کے آس پاس بیٹھے دیگر افراد خدا کی نظروں سے دیکھا کرتے۔ روشن جذبات اور ہمیشہ زندہ رہنے والے احساسات کی آنکھوں سے وہ ہمیں اپنے دل کے اندر خدا کی محبت کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ جس جگہ وہ رہتے تھے وہاں سے چار الفاظ ملے' الہامات کے زمانے سے ان کی تعلیم محبت کے عدم سے

Marfat.com

یہ تر و تازہ نظر اور عیسائیت کی خدمت انہیں اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ چار الفاظ ہیں جن پر غور کرنے سے انسان کو تھکاوٹ نہیں ہوتی یہ الفاظ دو مختلف معنی رکھتے ہیں اس کے براہ راست معنی یہ ہیں کہ عیسائی ہونے کے عمل کو محسوس کرتے ہوئے عیسیٰ ایک روشنی کی شکل میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ دن کی روشنی کی نظر سے ہر انسان کو مسیح کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور ہر شخص اپنے اندر آخری روشنی کے مکمل احترام کی خواہش رکھتا ہے درحقیقت ایسے ہی وجود یعنی نشوونما پانے والے مکمل محبت کے ساتھ پوری زندگی خدمت کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان الفاظ کے ایک اور معنی بھی ہیں۔ بیڈ گر فتھ کا عقیدہ ہے اور تمام صوفیائے کرام جانتے ہیں کہ ممکن ہے اس دور کی تباہی اور پریشانی انسانیت کو اجتماعی سوچ دے کر اس پر یہ واضح کرے کہ بیداری کی بہت بڑی تبدیلی کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ اور جن حالات سے ہم دو چار ہیں' اس کیلئے فوری احساسات کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ان حالات کو تبدیل کر سکتے ہیں تو ہمیں اپنی روحانی شناخت اور ذمہ داری کا احساس کرنا ہو گا۔ تاکہ صوفیانہ روایت کے مطابق ہمارے اندر نشوونما پانے والے انسان عیسائی روایت کے مطابق ہمارے اندر خدا کا وجود ظاہر ہو جائے اور انسان مکمل طور پر ارتقا کے مختلف مراحل پر پہنچ جائے۔ یہ امکان ہم سے بہت کچھ کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ کیونکہ ہم اس احساس سے تعلق رکھتے ہیں جس پر قربانی اور تبدیلی کے حوصلے اور امکانات کا مکمل انحصار ہے اگر ہم تبدیلی کا حوصلہ اور امکان اپنے اندر پیدا کریں تو ہمارے دل وہاں ہوں گے جہاں مستقبل کیلئے معجزات موجود ہیں۔ اس سلسلے میں اب ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں دل سے یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ یہ امکانیت ہے۔ ماحولیات کے ماہرین نے جو کہ کئی سال سے اس سیارے کو بچانے کیلئے جنگ لڑ رہے ہیں' یہ اعلان کیا ہے کہ یہ جنگ عروج پر پہنچ چکی ہے اور اس سیارے کو بچایا نہیں جاسکے گا کیونکہ اب یہ سیارہ بیماروں کا ہسپتال بن چکا ہے۔ ہمیں اس امکانیت پر زور دینا ہو گا اور اپنی تباہی پر ماتم کرنا ہو گا۔ اس خوف اور غصے کی حالت میں ہمیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ انسان کی حیثیت سے ہمیں موت کا سامنا ہے۔ ہم ایک گرنے والے جسم میں پہلے سے ہی سنسار کے خطرے سے دوچار ہیں۔

Marfat.com

ہم موت کی شدت سے دوچار ہیں۔ جہاں شہرت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ سنسار خدا کی عجیب و غریب اور خطرناک مشین ہے جسے ہم روشنی اور عزت و وقار کیلئے تیار کر رہے ہیں۔ ایک دن گوتم بدھ کے پاس ان کے ایک شاگرد نے آکر کہا۔ تمہیں نروان کا پتہ ہے۔ اور تم نروان میں رہتے ہو تو یہ نروان ہمیں کیوں نہیں دیتے ہو؟ بدھ نے کہا میں ہر کسی کو نروان دوں گا لیکن سب سے پہلے بستی میں جاکر لوگوں سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ واپس آکر مجھے بتاؤ کہ ان میں سے زیادہ تر لوگ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد میں ہر کسی کو نروان دوں گا۔ شاگرد یہ سن کر بہت خوش ہوا۔ اس نے جاکر تمام لوگوں سے پوچھا۔ قدرتی طور پر ایک نے کہا مکان' دوسرے نے کہا گرل فرینڈ' تیسرے نے کہا بوائے فرینڈ' ایک اور شخص نے کہا تین ہزار ڈالر سالانہ۔ کسی نے نروان کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس مثال کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی خواہشات کا تعین کریں۔

اور یہ اس وقت ممکن ہے کہ ہم الہام کے امکان اور حقیقت کو تسلیم کریں کیونکہ یہ چیز ایک روحانی خوشی کا باعث بنتی ہے۔ محبت کی موثر اور اعلیٰ ترین شکل اپنے اندر ابھرنے والے مسیح اور رومی کی خدمت کرنا ہے۔ ہم روحانی محبت میں دوسروں کو بھی تباہی کی دعوت دیں کہ وہ اس میں اپنے آپ کو تبدیلی کے لیے تباہ کریں۔ اب ہم مشکل حالت میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان حالات میں ہماری اس کی سوا کوئی خواہش نہیں ہے کہ ہم اپنے اندر کی اونچائی اور عروج پر پہنچ جائیں۔ کیونکہ یہی عروج ہمیں ممکنہ طور پر حوصلہ' جذبہ اور پرہیزگاری کے احساسات سے سرشار کرتے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اوپر جو مصیبت آنے والی ہے' اس سے محفوظ رہنے کے لیے اقدامات کریں۔ اس مفروضے میں ایک اور راز پوشیدہ ہے' اور یہ راز بیڈ کی آخری باتوں میں پوشیدہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اپنے اندر ابھرنے والے مسیح کی خدمت کرو۔ اگر ہم مکمل اور ممکنہ تباہی کو کسی مشورے اور مصلحت کے بغیر تسلیم کریں۔ اگر ہم اس خاموش امکان کے بارے میں دریافت کریں۔ اور یہ فیصلہ کریں کہ ہم روئے زمین پر زندہ روحانیت ہیں۔ جس طرح خدا کا خلیفہ اور ثالث خدا کا محبوب اور دوست یا اگر ہم اپنے اندر ابھرنے والے ظلم کا

Marfat.com

تسلسل تاریخ کے خلاف جاری رکھیں اور ابدی وجود کو متحرک کریں۔ اگر ہم یہ کر سکتے ہیں۔ تو پھر ایک امکان موجود ہے اور وہ یہ کہ روحانی وجود کے متحرک کرنے کے ذریعے ہم اپنے وجود کے ہر حصے' ہر سانس' ہر حرکت کو روحانی وجود کی روشنی کے لیے تیار کریں اور پھر تاریخ وقت اور سب کچھ کو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اور تباہی کی اس لہر کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم اس خوبصورت چیلنج کو پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ تو پھر ہمیں ہر لمحہ اس کی نذر کرنا ہو گا' دیوانہ پن اختیار کرنا ہو گا۔ بلکہ محبت کے ساتھ اور اس کے بعد ہم خدا کی مہربانی اور طاقت کے حقدار ہوں گے تاکہ ہم الہام کو امید میں تبدیل کریں۔

رومی کا مطالعہ کرنا' رومی کے ساتھ رہنا اور رومی کو اپنے دل میں جگہ دینے سے ہی تبدیلی کے عمل کی تکمیل ہو جاتی ہے' رومی کی شاعری میں تم تبدیلی کے عمل سے یعنی اپنی شناخت کی تبدیلی سے گزرتے ہو۔ جب تک ہمیں یہ پتہ نہ چل جائے کہ یہ دنیا خدا کی محبت کی نشانی ہے اس وقت تک ہمارے اندر اس دنیا کو بچانے کا حوصلہ پیدا نہیں ہو گا۔

ہم کس طرح اپنے آپ کو بچانے کا حوصلہ اور جذبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ جب تک ہمیں یہ پتہ نہ ہو کہ ہم خدا کے نائب ہیں اور ہمیں اس جگہ کے بارے میں معلوم نہ ہو جہاں خدا ظاہر ہو جاتا ہے' ہم اس دنیا کو کس طرح بچا سکتے ہیں۔ اگر ہم موثر طریقے سے اپنے آپ کو متحرک نہ کریں' یا اس دنیا کی حفاظت کو ایک ضرورت نہ سمجھیں اور یہ بھی غیر محدود فہم و فراست سے ہٹ کر جس نے ہماری خود غرضی کی سرحدوں کو عبور نہیں کیا' تو پھر اس وقت پر شک مت کریں کہ اس مقصد تک پہنچنے کے لئے روشنی' روح اور دل کو استعمال میں لاتے ہوئے ایک روحانی دنیا تعمیر کر سکتے ہیں۔ یہ دنیا دفتر میں ہو کلاس روم میں ہو یا گھر میں ہمیں ان تباہ کن حالات سے نکالنے اور اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے گرد تمام حالات میں تبدیلی لانا ہو گی۔ خدا کی محبت کے بارے میں بیڈ نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ چاہے ہم بدھ مت کے پیروکار ہوں' مسلمان ہوں' یا عیسائی ہمیں دعوت دی جاتی ہے کہ الہام اور محبت کو اپنے دل میں جگہ دیں' اس کا سامنا کریں اور اندرونی طور

Marfat.com

پر مسلسل روتے رہیں' روشنی کے لیے فریاد کریں' محبت کے ساتھ بغیر نفرت کی جنگ کریں اور زمین پر خدا کی حکومت قائم کرنے کے لئے جنگ کریں۔

اگر ہم اس چیلنج کو قبول کر سکتے ہیں تو ہم آگے جاسکتے ہیں۔ اس کے بعد جیسا کہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور نور کے تھیٹر تباہ ہونے والے ہیں' نیز اس ناقابل برداشت امکان میں دو چیزیں وقوع پذیر ہو جاتی ہیں۔ پہلی یہ کہ ہسپتال میں خاموش نرسیں موجود ہوں گی۔ اور وہاں وہ لوگ قدم زن ہوں گے جو مرنے والوں کو اپنے دل سے لگاتے ہوئے ان کے ساتھ سانس لینے والے' ان کے ساتھ محبت کرتے ہوئے ان کی آنکھوں کی روشنی یہ ظاہر کرے کہ موت آخری امکان نہیں ہے۔ وہاں پر وہ لوگ بھی ہوں گے جو الہام کو اپنے دلوں کے ساتھ لگاتے ہوئے اپنے ہر اقدام کو فوری طور پر خدائی محبت کے امن کے ساتھ موثر بنائیں گے۔ ہم سب کو تلقین کی جاتی ہے کہ ہمیں دنیا کے اختتام پر روشنی کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ہم تباہی' خوف اور قتل و غارت گری کا راستہ اختیار کرتے ہوئے اس راستے کے ذریعے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کریں گے یا پھر نروان کی نظر نہ آنے والی دنیا کی طرف چلے جائیں گے۔ آخر کار سنسار ہمیں یہ دکھا رہا ہے کہ یہ پہلے کونسا مقام تھا' موت کا مقام تھا' نا امیدی کا مقام تھا' مفروریت کا مقام تھا یا کوئی اور مقام تھا' اگر ہم ان تمام کو مد نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں تو ہم رومی اور گوتم بدھ کے ذہن اور دل تک پہنچنے کے لئے اعلیٰ فہم و فراست کو استعمال کریں گے۔ اور پھر ہم اس جسم میں رہ سکتے ہیں اس سے قبل کہ وہ فاقہ کشی کا شکار ہو جائے' آکسیجن سے محروم ہو جائے یا پھر ان درختوں اور پودوں کے ساتھ مر جائے جنہیں قتل کیا جا رہا ہے تو پھر ہمیں پتہ چل سکتا ہے کہ ہمارے اندر ایک لافانی زندگی موجود ہے۔

رومی کے کلام کی طرف واپس آتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ انتہا کے ساتھ محاذ آرائی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بے پروائی اور سرد مہری کی الہام کے ساتھ ساز باز سے' ہم بے خبری کی حالت میں رہ جاتے ہیں۔ انکار ہمیں تاریکی میں بند کر دیتا ہے۔ کمزور سرگرمی کا جہالت کے ساتھ جوڑ توڑ ہے جب وہ سیاسی

سرگرمی پر ترجیح دیتی ہے تو دل میں اسے ڈھونڈنا ممکن نہیں ہے۔

تبدیلی کے بنیادی عمل سے نہ پھوٹنے والے تمام افعال باطل ہیں۔ اسلامی تصوف کا مطالعہ تہذیب کی حیثیت سے ان مسائل سے متعلق ہے جن کا ہم سامنا کر رہے ہیں کیونکہ اسلامی تصوف دیگر تمام راستوں سے موثر راستہ ہے۔ یہ نہ صرف اچھا راستہ ہے بلکہ اس کے الہام میں اسلام کی جڑیں ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

کسی بھی وقت اگر اللہ چاہے تو تمام مخلوق کو نابود کر سکتا ہے۔ کسی بھی وقت اگر خدا چاہے تو پہاڑوں کو بادل کی طرح غائب کر سکتا ہے۔ کسی بھی وقت اگر خدا چاہے تو ہمیں نیست و نابود کر سکتا ہے۔ محمد ﷺ' مسلم صوفی اور دیگر مذاہب کے صوفیائے کرام خدا کی طاقت کے قہر سے واقف ہیں اور کبریا کی عظمت اور ہر چیز کے پیچھے خدا کی عظمت سے واقف ہیں۔ رومی کو پڑھانا آسان کام نہیں ہے بلکہ یہ کام فطرت انسانی کی الہامی نظر سے متعلق ہے۔ بعض وقت الہام مکمل روحانی ہوتا ہے' بلکہ اصلی ہوتا ہے۔ تمام صوفیانہ روایات خدا کی عظمت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ روحانیت کے منفی پہلوؤں سے بحث کرتے ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے:

اے میرے بندو مجھے آپ کی حرکات اور خیالات سے نہ تو فائدہ اور نہ ہی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور آپ کی عبادت اور تسلیم میری بادشاہت کی عظمت میں اضافہ نہیں کر سکتا۔ تمہاری تنقید اور بغاوت میری محبت کی عظمت کو کم نہیں کر سکتا۔ وہ میں ہی تھا جس نے ایک باخبرانسان کو وہ کچھ عطا کیا ہے جو اس نے چاہا تاہم یہ میری بادشاہت میں کمی کا باعث نہیں بن سکتا۔ کوئی بھی سمندر میں ڈوبنے والی سوئی اس کی گہرائی تک پہنچ سکتی ہے۔

اگر میں اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو میں جبرائیل سے کہتا ہوں کہ میں اس بندے سے محبت کرتا ہوں اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو اور اس کی مدد کرو۔ اس کے بعد جبرائیل آسمانوں میں اعلان کرے گا کہ خدا اس بندے کو پسند کرتا ہے اس لئے تم سب اس کی مدد کرو اور اس سے محبت کرو۔ اس کے بعد

Marfat.com

اس خاص بندے سے گہری محبت کا اظہار کیا جاتا ہے اور زمین پر تمام موجودات خوش ہو جاتی ہیں۔

آخرت کے روز میں اعلان کروں گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو کہ دنیا میں میری روحانی عظمت کے ذریعے ایک دوسرے سے محبت کیا کرتے تھے اور یہ محبت صرف اور صرف میری عظمت کی خاطر کیا کرتے تھے۔ آج میں ان کو اپنے سائے میں پناہ دے کر مژدہ سناتا ہوں اور یہ وہ دن ہے جس میں میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

روز قیامت خدا کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے۔ یہ الفاظ اور جملے دوبارہ پڑھئے کیونکہ اگر تم نے اندر کے کانوں سے اسے سنا اور غور کیا تو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس قسم کے عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

انسانیت کے ساتھ گہری محبت کے سوا کوئی بھی اقدام نہیں لیا جا سکتا ہے۔ عمل کو ہم اپنے اندرونی محسوسات کے ذریعے لے سکتے ہیں۔ انسانیت کیلئے اقدام لینا ایک مایوس کن اور شکست آمیز عمل ہو گا ہر اس شخص کے لیے جو امن عدل اور محبت کیلئے جنگ لڑ رہے ہیں وہ اس بات پر مجبور ہیں کہ وہ سیاست دانوں اور موت کے سوداگروں کے خلاف بھرپور مجادلہ کریں۔ ہم خون کے پیاسے ہیں۔ ہمارے سامنے بوسنیا کے خون خرابے اور قتل و غارت گری کی مثال موجود ہے۔ جہاں تمام اخلاقی حدود کو پامال کیا گیا اور اگر ہم اپنے اقدامات کو انسانیت کے مفاد کے لئے وقف کریں تو ہم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ نہ صرف ہمیں پریشان کرے گا بلکہ مایوس بھی کرے گا صحیح عمل اور اقدام صرف اور صرف خدا کے لئے کیا جاتا ہے۔ تاہم خدا خوش ہو جائے اور راضی ہو جائے جس کے ذریعے ہم خدا کے عدل' اور امن کا نظام رائج کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے اندر خدا کی محبت کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ مولانا رومی نے لکھا ہے کہ محبت کرنے والا شخص گوبر سے پلا ہوا اناج نہیں ہے بلکہ موتیوں کا وہ چھپا ہوا پیالہ ہے جو اناج کے اندر سے ہی نظر آسکتا ہے۔ یہ روحانی قانون ہے جو عموماً" ہندو متی تصوف اور بدھ مت میں بھی رائج ہے۔ یہ قانون کسی قسم کی قربانی چاہتا ہے۔

Marfat.com

اب میں ایک بار پھر آپ کے سامنے چار مثالیں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ الہام کے ساتھ کام کرنے کا بنیادی مقصد کیا ہے۔ یہ چاروں کہانیاں جدید دنیا کے جہنم سے آئی ہیں' وہ جہنم جو مسلسل گرم ہوتا جا رہا ہے۔ پہلی کہانی للی نامی ایک عورت سے متعلق ہے۔ جو بظاہر کمبوڈیا' برما' روس اور تبت کے چینی کیمپ میں ہونے والے واقعات پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ کہانی دراصل آوش وٹز سے آئی ہے اور اس خاتون سے متعلق ہے جس نے 1930ء میں روشنی سے متعلق انکشاف کیا۔ یہ انکشاف بنیادی طور پر ہنگری میں گاؤں کے لوگوں سے متعلق ہے جو گاؤں سے باہر سچائی کی تلاش میں نکلے ہیں۔ للی کو ایک فرشتے نے پکڑ کر اسی کے ذریعے تبدیلی کا ایک حیران کن پیغام دیا جس کا گیتا ملاز کی کتاب (فرشتوں سے باتیں) میں حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں تبدیلی کی پیش گوئی کی گئی ہے اور یہ وہ پیش گوئی ہے جو آربندو' ٹائل ہارڈ ڈی شارڈن اور بدھ مذہب کی پیش گوئیوں سے مماثلت رکھتی ہے۔ للی کو روشنی نے گھیر لیا اور اسے درمیانی کردار کے طور پر استعمال کیا اس کے عمل کے بارے میں ایک شخص کی طرف سے قیمتی دستاویز پہنچی ہے۔ للی روزانہ حاجت مند لوگوں کو کھانا کھلاتی تھی اور ضرورت مندوں اور پریشان حال لوگوں کو وقت دیتی تھی کہ انہیں اس نقاب یعنی ظالمانہ نقاب کے ذریعے شناخت نہیں کیا گیا ہے۔ اس نے ان چند محافظوں کو تسلی دی جن کا دل ٹوٹا ہوا تھا۔ اس کہانی میں بتایا گیا ہے کہ ان لوگوں کو بھی اس نے تسلی دی جو لوگوں کو تندور میں زندہ جلایا کرتے تھے۔ للی نے وہاں جاکر انہیں ہاتھ سے پکڑ لیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ بذات خود ان کی جان کے لئے خطرہ ہے۔ جو علم للی کے پاس تھا ہمیں آج اس کی ضرورت ہے کیونکہ ہم خود اس قسم کے حالات سے دو چار ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص کو قربانی دینا ہوگی اور یہ قربانی ہر شخص اور ہر حریص شخص کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی غیر مشروط محبت کا اظہار کرنا ہوگا۔ دوسری کہانی مہاتما گاندھی سے متعلق ہے جب گاندھی کو قتل کر دیا گیا تو اس نے اپنے بازو سے قاتل کا سر پکڑا اور ہنس کر کہا: رام رام۔ ان کا یہ آخری عمل اس سرزمین پر نازل ہونے والے خوف اور تشدد کا اندیشہ تھا جو اسے اندر سے ہی تباہ کر رہا تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ

Marfat.com

انسان کو خدا سے معافی مانگنا چاہیئے لیکن اس حالت میں بھی مہاتما گاندھی نے خدا کی محبت کو زندہ رکھا۔ ایک دفعہ گاندھی سے پوچھا گیا کہ آپ ہندوستان کے لوگوں کو کیا پیغام دیتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میری زندگی بذات خود ایک پیغام ہے۔

تیسری کہانی دلائی لامہ کے بارے میں ہے۔ اور یہ وہ شخص ہے جو خاموشی کے ساتھ خوبصورت زندگی اور خوبصورت امیدوں کو لے کر دن گزار رہا ہے۔ ایک دن دھرم شالہ میں وہ ہمدردی کے بارے میں خطاب کر رہا تھا۔ وہ بہت خوش تھا اور مذاق کی حالت میں باتیں کر رہا تھا۔ اس دوران میں اچانک ایک راہب اس کی طرف بڑھا۔ جب اس نے دلائی لامہ سے بات کی تو اس کا چہرہ مخدوش ہو گیا۔ اس نے اپنے چہرے کو ہاتھوں سے چھپا لیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کا جسم خاکساری سے ہل رہا تھا۔ وہ رو رہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ دنیا ابھی اور اسی وقت تباہ ہونے والی ہے۔ آخر اس نے سر اٹھا کر کہا کہ گزشتہ رات چین میں ساٹھ راہبائیوں اور ایک سو بیس راہبوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ہمیں چین کے لوگوں کیلئے دعا کرنی چاہیئے۔ ہم سب کو مغفرت کی اس قسم کی دعا کرنی چاہیئے۔ اس سے قبل کہ ہم مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ اور سب کیلئے غیر مشروط محبت کا اظہار کریں۔ یہ وہی طاقت ہے جو ہمیں سکون دیتی ہے۔

چوتھی کہانی جسے میں سب سے آخر میں بیان کر رہا ہوں' وہ انسان کامل کے بارے میں مولانا رومی کے نقطہ نظر پر غور کرنے کیلئے ہے۔ للی نے آپ میں الہام کے آثار دیکھے ہوں گے اور اس کے آخری اقدام میں یہ آثار نمایاں ہے۔ مہاتما گاندھی نے یہ چیز دیکھی ہو گی کہ ایک سیاستدان روحانی شخصیت بن گیا۔ اور انہوں نے اس مقصد کیلئے جان دی۔ جبکہ دلائی لامہ نے بگڑے ہوئے انسانوں کی فلاح کے لیے دعا کی۔

میری پسندیدہ شخصیت وہ ہے جس کے ٹھکانے کے بارے میں مجھے علم نہیں' اسے شاید مار دیا گیا یا تشدد کیا گیا۔ یہ وہ ایرانی نوجوان ہے جس نے مجھے رومی کی علم کی طرف راغب کیا۔ جس نے میرے سامنے رومی کی نظم پڑھی۔ اب میں اس نوجوان کے بارے میں آپ کے سامنے ایک کہانی بیان کروں گا۔ ایک دفعہ

Marfat.com

دلائی لامہ نے پوچھا کہ بارہویں صدی کے اہم واقعات کیا ہیں۔ پھر اس نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ تشدد' قتل و غارت گری۔ میرے دوست پر تشدد کیا گیا۔ اس کو خوف زدہ کیا گیا اور اس پر تشدد کے طریقے استعمال کیے۔ اس نے بتایا کہ اس دوران میں دو چیزوں نے اسے حوصلہ دیا۔ پہلی چیز یہ کہ اس کے ذہن میں پیغمبروں اور نیک لوگوں کی زندگی کی مثال تھی جو ان مشکلات سے نکلے تھے۔ اس کے ذہن میں حلاج جس نے تصوف کے لئے جان دی اور بغداد کے ایک چوک میں پھانسی کا پھندا قبول کیا۔ اسے پتہ تھا کہ تبدیلی کے عمل سے گزرنے والے تمام صوفیائے کرام ان مراحل سے گزرے ہیں۔ اسے ماضی کے عظیم صوفیا اور مسلمانوں کی قربانی کی داستان یاد تھی۔ انہی شاندار داستانوں نے اسے حوصلہ دیا۔ ایک دن ایک فوجی نقاب پوش نے اس پر تشدد کیا اور تشدد کرنے والے کے چہرے پر آنسوؤں کے قطرے دیکھے اس وقت اس نے نقاب پوش کے لئے دعا مانگی۔ ان چاروں مثالوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم ہر وقت روز آخرت کو یاد رکھیں۔ ان تمام افراد نے خود ساختہ سچائی اور خوشی سے نفرت کی۔ انہوں نے سچائی کا ثبوت دیا اور جہنم کو جنت میں تبدیل کر دیا۔

اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ کیا کرنا چاہئے تو میں کہوں گا کہ کچھ نہیں' بلکہ بہت کچھ کرنا چاہئے۔ اب ہم مولانا رومی کے شعروں پر نظر ڈالتے ہیں:

جب سے تم اس دنیا میں آئے ہو
سیڑھی کو آپ کے سامنے رکھ دیا گیا
تاکہ تم نیچے آسکو
زمین سے تم پودا بن گئے
اور پودے سے جانور بن گئے
اس کے بعد تم انسان بن گئے
تمہیں علم عطا کیا گیا' عقل اور ایمان
جسم کو دیکھو' مٹی سے پیدا کیا گیا
کس طرح مکمل شکل میں بن گیا

Marfat.com

اس کے ختم ہونے سے کیوں خوفزدہ ہو؟
تمہیں نیم مردہ حالت میں پیدا کیا گیا
اگر تم موجودہ حالت سے باہر نکلنا چاہتے ہو تو
اس میں شک نہیں تم فرشتہ بن جاؤ گے اور آسمان پر چلے جاؤ گے
لیکن وہاں رک نہ جانا کیونکہ انسانی جسم بوڑھا بھی ہو جاتا ہے
آسمانی دنیا سے ایک بار پھر دستبردار ہو جاؤ
چھلانگ مارو فہم و دانش کے سمندر میں
پانی کے قطرے کو سمندر بننے دو کیونکہ وہ تم خود ہو
لیکن یہ مت سوچو کہ صرف قطرہ ہی سمندر بن جاتا ہے
بلکہ سمندر بھی قطرہ بن جاتا ہے
بلکہ دوزخ اور الہام میں ہم روشنی تک پہنچ سکتے ہیں'
خاموش' محبت کرنے والے' آزاد اور خوش و خرم رہو۔

مولانا جلال الدین رومی نے مثنوی میں لکھا ہے:
اے میرے بچو سمجھو ہر اس چیز کو جو کائنات میں موجود ہے' وہ عقل اور خوبصورتی سے بھری ہے۔ یہ دراصل خدا کے دریا کا قطرہ ہے' یہ پوشیدہ خزانہ ہے اور یہ خزانہ پھوٹ پڑا جس سے زمین آسمان سے بھی زیادہ روشن ہو گئی۔

اب ہمیں کیا کرنا ہو گا؟ ہمیں وہ آئینہ بننا ہو گا جس میں خدا کی خوبصورتی ہمیشہ نظر آتی ہے۔ ہمیں دلائی لامہ' شیخ بن تونس اور گاندھی بننا ہو گا جن میں خدا کی خوبصورتی نظر آتی ہے۔ مثلاً مادر ٹریسا کے چہرے میں عیسیٰ کی محبت نظر آتی تھی۔ اب ہم اس روحانی وجود کے تین پہلوؤں پر غور کریں گے جس کے بارے میں رومی نے یہ شعر لکھا تھا۔ اسلامی تصوف کے پہلے پہلو کو خدائی راز جاننے والا یہ خوبصورت نام ایک روحانی شخص کو دیا گیا ہے۔ خدائی راز جاننے کا مطلب کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ خدا کے مکمل راز سے آگاہی حاصل کرنا' سب کچھ خدا ہے۔ اور سب کچھ خدا نے پیدا کیا ہے اور سب کچھ بلکہ دنیا کی تباہی بھی خاموشی' امن اور خدا کی عظمت کے ساتھ واقع ہو جاتی ہے اس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خدا

کے رازوں سے خبرداری کا مقصد ہے محبت اور اتحاد پر قائم رہنا۔ مولانا روم نے مثنوی میں لکھا ہے۔ اس دنیا میں باغ کے وجود سے قبل شراب' انگور اور ہماری روح کو ابدی شراب کے ذریعے مخمور کیا گیا ہے۔ بغداد کے بارے میں ہم سب فخر سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں اعلیٰ سچائی ہوں۔ مخمور الحلاج کے واقعے سے بہت پہلے ابدیت کی شراب ابھی تک بہہ رہی ہے۔ رومی آگے جاکر لکھتا ہے کہ بغداد کے واقعے پر ہم سب فخر سے کہتے ہیں کہ میں اعلیٰ سچائی ہوں۔ منصور کے واقعے سے بہت پہلے تمام صوفیائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ تمام دنیا ابدیت سے زیادہ حقیقی اور سچی نہیں ہے۔ ایک دفعہ رسول پاکؐ نے فرمایا میں اس وقت بھی پیغمبر تھا' جب حضرت آدم کی مٹی تیار ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو روشنی ان کی طرف سے آتی ہے' وہ حقیقی روشنی ہے۔ اسلام میں تمام روحانی مراحل حقیقی مراحل ہیں۔ جب تک ہم قرآن مجید کا مسلسل طور پر مطالعہ نہ کریں' اسلام کو نہیں سمجھ سکتے۔ قرآن کو بڑے عجیب و غریب انداز میں ترتیب دیا گیا۔ اور قرآن نے ہی اس روحانی زندگی کی شدت کو محسوس کیا۔ صوفیائے کرام کو پتہ ہے کہ انہیں اس دنیا میں کس طرح زندگی گزارنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ بہت سے لوگ خصوصی طور پر غیر مسلم جب وہ قرآن پڑھتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ انسانی نقطہ نظر سے ایک قسم کی بے ربطی انہیں پیش آتی ہے۔ یہ صرف روحانی مسودہ یا ارسطو کی منطق نہیں ہے۔ بلکہ اس میں منطق اور تصوف دونوں موجود ہیں۔ یہ شاعری نہیں ہے بلکہ یہ بہت طاقتور اور شاعرانہ انداز سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قرآن مجید اس انسانی زبان کو آشکار کرتا ہے جسے روحانی الفاظ کے ذریعے ختم کیا گیا ہے۔ قرآن کے پڑھنے سے رومی کے اشعار کے معیار کا پتہ چل جاتا ہے۔ قرآن مجید کی آیات اور سورتیں دل کو تسکین دیتی ہیں۔ عربی زبان ہزار چیزوں میں بٹی ہوتی ہے جبکہ قرآن کی زبان سلیس' رواں اور سادہ ہے۔ جب تم قرآن پڑھتے ہو تم رومی کو پڑھو۔ رومی کی زبان درد اور خوشی کی آواز سے متحرک ہو جاتی ہے۔ رومی نے انسان کامل کے بارے میں تصوف کے حوالے سے کہا ہے۔

ایک بزرگ' قطب' پیر اور وہ ہستیاں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو قربان

کیا' ان کے دل کے شیشے میں روشنی منعکس ہو جاتی ہے۔ یہ روشنی زمین اور آسمان میں موجود نہیں ہے کیونکہ دل کا آئینہ لامحدود ہوتا ہے کیونکہ دل خدا کے پاس ہوتا ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ دل بذات خود خدا ہے۔

یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں دلائی لامہ کو پتہ ہے۔ صوفیائے کرام بھی جانتے ہیں۔ مادر ٹریسا بھی جانتی تھی۔ یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں ہر اس شخص کو پتہ ہے جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ یعنی وہ دل جو محمد ﷺ کی محبت سے سرشار ہے اس میں ہر وقت خدا کی خوبصورتی منعکس ہو جاتی ہے۔ اس دل میں خدا کی محبت ہوتی ہے۔

رومی جو کچھ بیان کر رہا ہے دراصل اس کا مطلب ہے کہ ہم محبت' محبت کرنے والے اور محبوب ہیں' آئینہ ہیں' خوبصورتی ہیں اور دیکھنے والی آنکھیں ہیں' یہاں صرف ایک محبت اور ہے جو کہ کروڑوں اشکال میں منعکس ہو جاتی ہے۔ جب تم نور کی موجودگی تک پہنچ جاتے ہو تو تم محسوس کرتے ہو کہ نور کو نور سے مشاہدہ کیا جاتا ہے' نور کو نور کی محبت سے پسند کرتے ہو اور نور کی چمک کے ساتھ نور میں رقص کرتے ہو۔

تیسری قسم کا مکمل انسان اس مسئلے کی گہرائی تک پہنچتا ہے جس کا مطلب ہے کہ کیا کرنا چاہئے؟ اور انسان کے لئے روحانی زندگی کا مطلب کیا ہے۔

اس قسم کے انسانوں میں پیغمبر' خلفاء اور دیگر نیک لوگ شمار ہوتے ہیں۔

اگر تم مستقبل کی دنیا کا خیال رکھتے ہو' اگر تم دنیا کو بچانے کا خیال رکھتے ہو تو پھر خدا کے پیغام بر بن جاؤ اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرو۔

اگر تم اس دنیا کو بچانا چاہتے ہو تو پھر اپنی زندگی تبدیلی پر قربان کرو تاکہ تم ثالث بن جاؤ اور وہ رحمت بن جاؤ جو تمہارے ذریعے اس دنیا کو تباہی سے بچاتی ہے۔ میلول نے کہا ہے کہ الوہیت ٹوٹ چکی ہے اور ہم سب اس کے ٹکڑے ہیں۔ الوہیت دراصل ٹوٹی نہیں ہے بلکہ یہ صحیح ہو گا کہ ہم الوہیت کے ٹکڑے ہیں۔ ہم روحانیت اور خدا کے بازو اور اعضاء ہیں اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس سیارے کو بچایا جائے۔

Marfat.com

ہمارے لئے صرف یگانہ اور واحد راستہ ہے کہ ہم خدا کو وحدہ' لاشریک تسلیم کریں تاکہ ہمارے اندر اس خدائی طاقت کو اصلی شکل میں جاگزیں کیا جائے۔

ایک دفعہ میں نے ولائی سے پوچھا' اگر یہ دنیا ختم ہونے والی ہے تو بدمستوا ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ہم بار بار دوبارہ نہیں آسکتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر یہ اختتام ہے تو پھر بدمستوا ہونا بے فائدہ نہیں ہے کیونکہ بدمستوا آگ میں جلنے والوں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

جب تم ابھی مرنا چاہتے ہو تو پھر اب سے آگ میں چھلانگ لگاؤ اور سمجھو کہ تم لافانی ہو۔

تمہاری شراب کی دوکان پر ایک دفعہ میں نے تھوڑی سی شراب پی اور اپنا لباس پھینک دیا۔

پتہ چلا کہ تم بھی سنتے ہو اور دنیا اس پر متفق ہے
تخلیق' تباہی میں ان دونوں کے لئے وجد کر رہا ہوں

اس دنیا کو بچانے کیلئے سب کچھ کرو اور اسے مرنے نہ دو اور اپنی اصلیت کو پہچانو اور تم اس وقت اس دنیا کو بچانے کے قابل ہو گے جب تم اپنے ہر عمل میں اپنے آغاز کی روشنی منعکس کر رہے ہو۔ رومی نے لکھا ہے:

جو کچھ تم دیکھتے ہو اس کی جڑیں ان دیکھی دنیا میں موجود ہیں
شکلیں شاید بدل جائیں لیکن خوشبو ایک ہے
تمہیں اس کی تلاش میں نکلنا چاہئے
اور ان الفاظ پر غور مت کرو
تمہیں وہاں جانا ہو گا جہاں اس کی اصلیت ہے
ہر متحیر نظارہ شاید ختم ہو جائے اور ہر شیریں لفظ شاید مرجھا جائے۔
لیکن ہرگز مایوس نہ ہوں کیونکہ ان کا سرچشمہ ابد ہے'
اس کی شاخیں بڑھتی ہیں۔ نئی زندگی اور خوشی دیتی ہے۔

ایک دفعہ میں نے دریائے اورال میں ایک مسلمان مچھیرے کو دیکھا۔ ان دنوں یہ علاقہ ماحولیاتی طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ وہ مسلمان روزانہ کشتی میں بیٹھ کر اس

Marfat.com

دریا کو رومی کی غزلیں سناتا تھا۔ وہ شعر یہ ہیں:

تم کیوں روتے ہو؟
تمہارے اندر سرچشمہ ہے
اور یہ پوری دنیا تم میں سے ہی نکلتی ہے
چشمہ بھرا ہوا ہے
اور اس کا پانی بہہ رہا ہے
پریشان مت ہونا' پیٹ بھر کر پیو
جب سے تم اس دنیا میں آئے ہو
سیڑھی کو آپ کے سامنے رکھ دیا ہے
تاکہ تم نیچے اتر سکو
زمین سے تم پودا بن گئے ہو
اور پودے سے جانور بن گئے
اس کے بعد تم انسان بن گئے
تمہیں علم' عقل اور ایمان عطا کیا گیا
دیکھو اپنے جسم کو' جو مٹی سے بنا ہے کتنا مکمل ہے
اس کے اختتام پر خوف زدہ کیوں ہو
تمہیں نیم مردہ حالت میں جب پیدا کیا گیا
اگر تم موجودہ حالت سے دور نکلنا چاہتے ہو تو
اس میں شک نہیں کہ تم فرشتہ بن جاؤ گے
اور آسمان پر چلے جاؤ گے
وہاں رک نہ جانا کیونکہ انسانی جسم بوڑھا بھی ہو جاتا ہے
آسمانی دنیا سے ایک بار پھر دست بردار ہو جاؤ
چھلانگ مارو' کود جاؤ' فہم و دانش کے سمندر میں
پانی کے قطرے کو سمندر بننے دو' کیونکہ وہ تم خود ہو
لیکن یہ مت سوچو کہ صرف قطرہ ہی سمندر بن جاتا ہے

Marfat.com

بلکہ سمندر بھی قطرہ بن جاتا ہے

اس نظم سے سبق حاصل کرتے ہوئے اب ہم اس دنیا کے اختتام کی آگ میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ ہماری جھوٹی امیدوں کو ختم ہونے دو۔ اور اسے خدا کی محبت کی آگ میں زندگی بسر کرنے دو۔ جس چیز نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے وہ یہ کہ دنیا ختم ہونے والی ہے جبکہ میرے خیال میں یہ سو فیصد ممکن ہے۔ مجھے ان لوگوں کی باتوں سے بھی تکلیف پہنچتی ہے جو مایوسی اور سرد مہری سے معذرت کرتے ہیں کیونکہ ان کا خوف مایوسی سے بعید ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو ان تصورات سے پاک کرنے کے لیے خدا کی آگ میں چھلانگ لگانا ہو گا۔ یہ وہ کام ہے جس کا کرنا ہم پر لازم ہے جس طرح نیک لوگوں نے کیا ہے۔ اصلی مدد کے لیے نکلو' محبت اور لوگوں کا روحانی وجود دریافت کرنے کے لیے نکلو اور یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہے۔ وقت بہت کم ہے اور مایوسی کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں جلدی کرنا ہو گا۔ ایک دفعہ ایک اخباری رپورٹر نے مدر ٹریسا سے کہا کہ تم ہر وقت فریاد مت کرو کیونکہ یہاں پر بہت غربت اور خوف ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تم یہ سوچتے ہو کہ میرے پاس رونے کا وقت ہے تو تم غلط کہہ رہے ہو۔ ہم سب لوگوں کے پاس اس کام کو کرنے کے لیے وقت ہونا چاہیے۔ رومی نے لکھا ہے:

محبت کرنے والے اور دانا لوگ الگ الگ ہیں
تم ٹوٹی ہوئی چیزوں کو سالم چیزوں کے ساتھ کس طرح ملا سکتے ہو؟
محتاط اور عاقل لوگ مری ہوئی چیونٹی سے کتراتے ہیں
محبت کرنے والے ڈرتے نہیں اور
اژدہا کو کچل دیتے ہیں
عقل کہتی ہے کہ چھ راستے محدود ہیں۔ اور کوئی راستہ نہیں
محبت کہتی ہے ایک راستہ جس پر میں نے ہزار بار سفر کیا ہے
عقل نے ایک منڈی دیکھی اور کترا گئی
جبکہ محبت نے اس منڈی کے علاوہ ہزار منڈیاں دیکھی ہیں
وہ محبت کرنے والے جو شراب کی تلچھٹ پیتے ہیں

Marfat.com

ایک برکت سے دوسری برکت کی طرف سفر کرتے ہیں
کالے دل والے لوگ
انکار کے ساتھ اندرونی طور پر چلتے ہیں
عقل کہتی ہے کہ آگے مت جاؤ۔ مکمل بربادی ہے
محبت نے ہنس کر کہا کہ دکھ تمہارے اندر ہے
کافی ہو گیا ہے' خاموش
دل سے وجود کا دکھ نکال دو' جلدی
جب تم یہ کام کرو گے تو اپنے اندر ہزار گلاب کے باغ پاؤ گے

باب ہشتم

مقدس فن اور مقدس وجد

تمہاری شراب کی دکان میں ایک دن میں نے تھوڑی سی شراب نوش کی
اور میں نے لباس اتار دیا' تمہاری محبت میں
پتہ چلا کہ دنیا میں توافق موجود ہے
تخلیق' تباہی' میں دونوں کے لئے وجد کر رہا ہوں

اس رباعی میں رومی موسیقی اور وجد دونوں کی تقدیس اور عظمت بیان کر رہا ہے۔ ایک دن تمہاری شراب کی روحانی دکان جہاں علم کی شراب ملتی ہے' برکت اور سلامتی فروخت ہوتی ہے میں آپ کا شاگرد' میں نے دو گھونٹ مقدس شراب نوش کی' وجد میں چلا گیا اور میں نے اپنے جسم سے کپڑے اتار دیئے جس میں صرف خودی کی آواز سنتا ہوں' اپنی خواہشات کی آواز اور دنیا کی آواز نکلتی ہے۔ یہ عام اور مردہ ذہن کی آوازیں ہیں لیکن چونکہ مجھے آپ نے راغب کیا اور تم میرے اندر ہو اور میں آپ کی محبت میں سرشار ہوا اور مجھے خفیہ راز کا پتہ چل گیا کہ پوری کائنات میں توافق موجود ہے۔

یہ توافق بڑی عجیب و غریب چیز ہے' پیچیدہ ہے اور عام ذہن اس کے سمجھنے سے قاصر ہے مگر اس ذہن کے لئے جو وجد میں ہو سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ پتہ چلا کہ تمہاری محبت میں نشہ ہے اور دنیا میں توافق موجود ہے۔

اگر دنیا کی توافق کو جاننا چاہتے ہو تو پھر مقدس شراب نوش کرو کسی سوچ کے بغیر جاننا' شک کرنا' عقیدہ رکھنا' تصور کرنا' مگر بلاشک و شبہ یہ جاننا کہ یہ دنیا' یہ تجربہ' زندگی' تمام انکشافات موسیقی کے سوا کچھ نہیں' تو تمہیں وجد کی شراب میں

Marfat.com

مست ہونا پڑے گا۔

اے روشنی نکل آ' ذرات رقص کر رہے ہیں
روح' وجد میں گم ہو کر رقص سرا ہے
میں تمہارے کان میں سرگوشی کروں گا جہاں وجد کی آواز گونج رہی ہے
ہوا میں تمام ذرات بیابان میں
میں پاگل شخص کی طرح' پرجوش یا پریشان
سورج کے لئے پر جوش ہے جس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے

جب تمہیں پتہ چل جائے کہ دنیا میں پر جوش توافق موجود ہے پھر تم مخالف قطب کو سمجھ سکتے ہو۔ جو چیز خطرہ معلوم ہوتی ہے۔ مایوسی' ٹوٹ پھوٹ' علیحدگی اور المیہ معلوم ہوتی ہے وہ شعر کے آخری حصے میں بالکل واضح ہے۔

تخلیق' تباہی' میں دونوں کے لئے رقص کر رہا ہے۔ صوفی کے طرز پر وجد کرنا دراصل فطرت کی طرح وجد کرنا ہوتا ہے' امن کی طرح' سکون کی طرح وغیرہ وغیرہ۔

تمہاری سنگدلی مجھے شفاف بنا دیتی ہے
صفائی اور شفاف ہونے کے لئے سمندر کی تہہ میں رہتا ہوں
تمہاری وفاداری ایک اور سمندر ہے' پینے کے لئے بہت میٹھا ہے
یہ جنت کی چار ندیوں سے مل کر بنا ہے

امام غزالی اپنی کتاب کیمیائے سعادت میں لکھتے ہیں:

انسان کا دل خدا نے پتھر کی طرح بنایا ہے جو کہ خفیہ آگ کو پکڑتا ہے اور موسیقی و توافق کے گرد گھومتا ہے۔ یہ دل انسان کو اپنے پاس رکھتا ہے۔ یہ توافقات حقیقت کی اعلیٰ ترین دنیا میں گونج رہے ہیں جسے ہم روح کی دنیا کہتے ہیں اور یہ انسان کو دنیا کے ساتھ تعلق کی یاد دلاتے ہیں اور ان کے اندر وہ جذبات پیدا کرتے ہیں جن کے اظہار سے وہ خود بھی قاصر ہوتا ہے۔ موسیقی اور رقص کے اثرات بہت گہرے ہیں۔ وہ شعلہ ور ہو جاتے ہیں چاہے محبت دل میں پہلے سے خوابیدہ کیوں نہ ہو۔

یہ وہ الفاظ ہیں جنہیں رومی نے پسند کیا اور سمجھ لیا کیونکہ ان کا والد امام

غزالی کو پسند کرتا تھا' یہ الفاظ رومی نے دو مختلف اشعار میں منعکس کئے ہیں جن میں موسیقی کی آواز گونج رہی ہے!

روح پرواز کیوں نہیں کرتی ہے؟
جب ان کے نورانی وجود سے
ایک نرم بلاوا آتا ہے' شہد کی طرح میٹھا' ان کی طرف
اور سرگوشی کرتا ہے کہ اٹھو' اب اٹھو' آجاؤ
مچھلی چھلانگ کیوں نہ لگا سکی
خشک زمین سے پانی میں فوری طور پر
جب سمندر سے پانی کی آواز ان کے کانوں تک پہنچ گئی
کس طرح' باز کیوں نہ اڑ سکا
بادشاہ کے لئے شکار کرنا بھول گیا جب اس نے ڈھول کی آواز سنی
بادشاہ بار بار اس کی طرف اشارہ کرتا ہے
اس کی واپسی کا ڈھول بجا رہا ہے
صوفی کس طرح وجد نہ کر سکا؟
اپنے گرد گھومتے ہوئے ذرے کی طرح ابدیت کے سورج میں
پس وہ آزادانہ اس مرجھائی ہوئی دنیا سے
اڑتے اڑتے پرندے تمہارے اصلی گھر کی طرف
تم پنجرے سے چھلانگ لگانے میں آزاد ہوئے
تمہارے بازو اور پر خدا کی ہوا میں پھیلا دیئے گئے
غیر متحرک پانی کا پیچھا چھوڑ دو
جلدی' جلدی' جلدی' اے پرندے زندگی کے چشمے کی طرف

اس شعر میں مختلف قسموں کی موسیقی موجود ہے ہم ان میں سے ایک ایک پر بحث کریں گے

کس طرح روح پرواز نہیں کرتی ہے؟
جب کہ نورانی وجود سے

Marfat.com

ایک نرم بلاوا آتا ہے' شہد کی طرح' ان کی طرف
اور سرگوشی کرتا ہے' کہ اٹھو آجاؤ

وہ شیریں آواز شہد کی طرح پہلے سے نورانی وجود سے نکل رہی ہے۔ بدھ مت اور ہندو روایات میں تجربے کا خیال آتا ہے جب تم اپنے کانوں سے خدا کی آواز سنتے ہو ذہن میں روحانی آوازوں کے آنے کے بارے میں اپنشد نے تفصیل سے لکھا ہے۔ جب تم گانا سنتے ہو' ہوا کی آواز' دریا کی آواز اور بہت سی آوازیں جن میں تم اوم اوم سنتے ہو۔ اوم ایک مقدس آواز ہے جس میں سے تمام کائنات کو تخلیق کیا گیا تم اسے واضح طور پر بھی سن سکتے ہو۔ یہ آواز تمہاری سانس میں بھی ظاہر ہو جاتی ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ رومی تصور یا وہم و خیال کے بارے میں بات نہیں کر رہا۔ یہ کنایہ یا شاعری نہیں ہے بلکہ براہ راست روحانی علم ہے اگر تم خود خاموش ہو جاؤ تو تمہارے دل کے دروازے محبت کے لئے کھل جائیں گے۔

اس کے بعد اگر تم اپنے ذہن کو صاف رکھنے کی کوشش کرتے ہو تو تم ایک نرم آواز سنو گے یہ آواز کبھی کبھار نہیں بلکہ اکثر سنائی دیتی ہے۔ کیونکہ یہ وہ آواز ہے جسے سچائی کہتے ہیں۔ رلکے نے کہا ہے کہ ہمارا فرض کیا ہے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم خاموشی سے نکلنے والی خبروں کو سنیں۔ یہ ہمارے روحانی وجود کی باتیں ہیں روحانی آغاز کی باتیں ہیں اور اس وجود کی باتیں ہیں جو چمک رہی ہیں۔ رومی نے لکھا ہے کہ روح کیوں نہیں اڑ سکتی؟ وہ ہم سے درخواست کر رہی ہے کہ خاموشی پر توجہ دیں' دل کی بات پر توجہ دیں' روشنی کو روشنی پر توجہ دیں کیونکہ ہم اس وقت خاموشی کی آواز سنتے ہیں جو ہمیں بتاتی ہے کہ اٹھو! اب اٹھو اس کے بعد رومی نے لکھا ہے:

کس طرح مچھلی چھلانگ نہ لگا سکی
خشک زمین سے پانی میں
اور جب سمندر سے پانی کی آواز
تازہ لہروں کی' اس کے کانوں میں آئی

جب سمندر کی تازہ لہروں اور پانی سے آواز آتی ہے تو یہ ایک روحانی آواز ہوتی

Marfat.com

ہے جس کو یوگی اور صوفی اور خدا کے محبوب سن سکتے ہیں۔ یہ پانی کی آواز ہے اور ہر لمحے کائنات کو اس میں بھگو دیتی ہے۔ وہ پانی روحانی روشنی ہے جو ہر لمحے تمام چیزوں کو بھگوتی ہے اور اپنا ہم خیال بناتی ہے۔ اس بابرکت روشنی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تمام مخلوقات کو منور کر دیتی ہے۔ جب تم اٹھتے ہو تو بارش کے پانی کی طرح روشنی کی آواز سنتے ہو۔ پانی کی آواز چونکہ خدا کی مہربانی ہے اور ہمیں آوازیں دیتی ہے تاکہ ہمیں روشنی کے سمندر سے متعلق باخبر رکھے' تازہ لہروں کا سمندر یہ ایک حیران کن لمس ہے کیونکہ جب تم وہ آواز سنتے ہو جسے ہندو روایات میں شبد کہتے ہیں۔ یہ دراصل ایک ابدی تازگی کا گانا ہے۔ روحانیت کی آواز جو کہ روحانی روشنی کے ساتھ سب کچھ قبول کرتے ہیں جب تم اسے سنتے ہو تو تم خشکی سے چھلانگ لگاتے ہو' یعنی خواہشات' خود غرضی اور جہالت سے باہر آتے ہو۔ اس کے بعد رومی ہمیں اس راز کی گہرائی میں لے جاتے ہیں:

باز کیوں نہ اڑ سکا
بادشاہ کے لیے ہر قسم کا شکار کرنا بھول گیا
جونہی وہ ڈھول کی آواز سنتا ہے
بادشاہ کا ڈنڈا اسے بار بار اشارہ کرتا ہے
ڈھول کی آواز اس کی واپسی کا اشارہ ہوتی ہے

تصوف میں روح کو شاہی باز سے تشبیہ دی جاتی ہے جو تاریک دنیا کے سایوں اور گرد و غبار میں گم ہو گیا ہے۔ لیکن ان تاریکیوں کے ذریعے خدا کی مہربانی سے ڈھول بجانے والے کی آواز گونجتی ہے یعنی حقیقت اس ڈھول بجانے والے کے ساتھ گونجتی ہے۔ جب تم مجھ سے سنتے ہو۔ چاہے خطاب' شعر یا کسی اور شکل میں' اسے ہوا میں سنتے ہو۔ اسے درختوں کے ہلنے سے سنتے ہو تو تم ہمیشہ کیلئے عادی ہو جاتے ہو اس روحانی موسیقی کو سنتے ہوئے تم اپنے جسم کے ہر عضو کے ساتھ اپنے اصل سرچشمے کی طرف آتے ہو۔

ان تینوں تصورات کے بعد روح خود اڑ جاتی ہے۔ مچھلی خشکی سے سمندر میں چھلانگ لگاتی ہے' اور باز تاریکیوں میں اڑتا ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

صوفی کیوں رقص نہ کر سکا —
اپنے آپ گھومتے ہوئے ذرے کی طرح
ابدیت کے سورج میں
وہ اپنے ختم ہونے والی دنیا سے آزاد ہو سکتے ہیں

روح، مچھلی اور باز یہ تمام کام کرنے کے تصورات ہیں جن کے ذریعے صوفیائے کرام کی داخلی حالت معلوم کی جاتی ہے۔ اس شخص کے اندر کی حالت معلوم کی جاتی ہے جو روحانیت کی موسیقی پر اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ صوفیائے کرام کے وجد کے بارے میں بعد میں وضاحت کی جائے گی۔

وہ کبریا کی تصویر دکھاتے ہیں جو اکثر رقص کرتے ہیں۔ اور رقاص ہر لمحے پر اس تجربے کا رقص کرتا ہے۔ یہ دراصل خدا کی طرف اشارہ ہے۔ جو تخلیق اور تباہی اور امن و مایوسی کا اظہار کرتا ہے۔ صوفی، باز، مچھلی اور روح کی طرح کیوں نہیں رقص کر سکتے۔ اپنے گرد گھومتے ہوئے ذرے کی طرح، جدید دور کے مطابق یہ لوگ بذات خود نظام شمسی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ رومی نے اسے اپنی علمیت کے تصور کا محور بنایا ہے۔ صوفیائے کرام کا عقیدہ ہے کہ سورج کے گرد تمام ذرات گھومتے ہیں۔ مولوی طریقے کے پیرو کاروں کے لیے یہ تصور اور خیال بہت اہم حیثیت رکھتی ہے کیونکہ سورج جو کہ دراصل شمس ہے، وہ روحانی روشنی، خوشی اور امن کا سورج ہے اور جس کے گرد تمام کائنات مستقل طور پر گردش کرتی ہیں۔ صوفیائے کرام کیلئے وجد دراصل ایک ابدی حکم ہے۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ ہم اس دنیا کو خدا کی محبت کے لئے خیرباد کہہ دیں۔ لکھنے، سننے، پڑھنے اور اپنے اندر اپنے خیالات کے ذریعے وجد کرنے سے ہم سب اپنے تجربے کا استعمال مقدس وجد کی حیثیت سے کرتے ہیں تاکہ اس دنیا کی خواہشات سے دستبردار ہو جائیں۔

پرندے اصلی گھر کی طرف اڑ جاتے ہیں
تم اس پنجرے سے آزاد ہوئے
تمہارے بازو اور پر خدا کی ہوا میں پھیلا دئے گئے
غیر متحرک پانی کو پیچھے چھوڑ دو

Marfat.com

۔جلدی جلدی اے پرندے زندگی کے سرچشمے کی طرف

ان آخری اشعار پر توجہ دیں کیونکہ موسیقی اور وجد سے متعلق صوفیاء کے جذبات کا پتہ چل جاتا ہے۔

صوفیاء کرام کے خیال میں یہ وجد اس وقت شروع ہو جاتا ہے جب روح اپنے آپ کو خدا کی طرف منسوب کرتی ہے یا خدا کی محبت سے پاک کی جاتی ہے۔

مچھلی کس طرح چھلانگ نہ لگا سکی
خشک زمین سے پانی میں
جب سمندر کے پانی سے آواز آتی ہے
تازہ لہروں کی' ان کے کان میں
باز کیوں نہیں اڑ سکتا
بادشاہ کے لئے شکار کرنا بھول گیا
جونہی وہ ڈھول کی آواز سنتا ہے
بادشاہ بار بار اس کی طرف اشارہ کرتا ہے
صوفی رقص کیوں نہ کر سکا
اپنے گرد گھومتے ہوئے ذرے کی طرح ابدیت کی سورج میں
پس وہ اس مرجھائی ہوئی دنیا سے
اڑ جاؤ پرندے اپنے اصلی گھر کی طرف
تم پنجرے سے چھلانگ لگانے میں آزاد ہو گئے
تمہارے بازو اور پر خدا کی ہوا میں پھیلا دیئے گئے
غیر متحرک پانی کو پیچھے چھوڑ دو
جلدی جلدی اے پرندے زندگی کے چشمے کی طرف

رومی اس شعر میں پوچھتا ہے کہ مچھلی کیوں نہیں چھلانگ لگا سکتی باز کیوں نہیں اڑ سکتا وہ دراصل وجد کی تمام حالتوں کی وضاحت کرتا ہے۔ اگر تم صوفیاء کے طریقے پر موسیقی سننا پسند کرو گے تو تم ان سوالات کے ساتھ سنو گے جو تمہارے دل میں ہیں۔ درحقیقت تم وہ موسیقی سنتے ہو جو خاموشی کے دل میں موجود ہے۔

Marfat.com

رومی نے لکھا ہے کہ

وجد تمہارے پاؤں سے نہیں آتا جس طرح خس و خاشاک ہوا میں اڑتے ہیں یا ہوا کے گرد رقص کرتے ہیں بلکہ وجد اس وقت شروع ہوتا ہے جب تم دونوں جہانوں کے درمیان دل دیتے ہو اور روح دیتے ہو۔

اس قسم کے وجد کے بارے میں ایک دفعہ کیلس سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری آواز کیوں ختم ہو گئی ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے آگ لگائی ہے تاکہ وہ گرم ہو کر جل جائے۔

صوفیاء' روحانی شخصیات اور رومی نے جس چیز کا ہم سے مطالبہ کیا ہے وہ اس طریقے پر وجد کرنا ہے۔ یعنی اس وقت وجد کرو جب تم دونوں جہانوں کے درمیان ہو پس اس جہاں کو خدا حافظ کہہ کر اس جہاں میں چلے جاؤ تاکہ تم خباثت اور دیوانگی سے بچ سکو۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں کالج میں کیلس کا لیکچر سنتا تھا۔ وہ بڑا عجیب وقت اور عجیب گھڑی ہوتی تھی جب ایک غریب خاتون گاتی تھی۔ اس نے اچانک گانا روک کر کہا: مجھے پتہ نہیں کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو لیکن تم گا نہیں رہے ہو۔ مجھے اتنا پتہ ہے کہ گانا اور زندگی دونوں مربوط چیزیں ہیں۔ تمہیں کیا پتہ ہے کہ اس موقع پر وہ لڑکی کیا کہنا چاہتی تھی' وہ سبزی فروش کے بارے میں بات نہیں کر رہی ہے وہ نیویارک کی ٹیلیفون ڈائرکٹری نہیں پڑھ رہی ہے بلکہ وہ محبت کا درس دیتی ہے۔

جب تم دونوں جہانوں کے درمیان آجاتے ہو
دل توڑ دیتے ہو' ٹکڑوں میں
اور جان دے دیتے ہو

یہ وہ کچھ ہے جو رومی ہر لمحے میں کرتا ہے' وہ اعلیٰ رقاص ہے' اعلیٰ سازگر ہے اور اعلیٰ سازگر کا سامان ہے۔

اب ہم رومی کے دوسرے اشعار کی طرف آتے ہیں جن سے ہمیں اتحاد اور خوشی کا درس ملتا ہے:

یہ بڑی خوشی کا دن ہے

Marfat.com

آیئے ہم سب دوست بنیں
ہاتھ میں ہاتھ دے کر' دوستوں کی طرف چلیں
ہم سب ایک ہیں' ہم الگ نہیں ہیں' ایک رنگ ہیں
آیئے وجد کریں' آیئے بازار کی طرف رقص کریں
خوبصورت دوست اب وجد کرنے والے ہیں
دکان بند کرکے وجد کریں' بیکار اور آزاد ہو جائیں
آج وہ دن ہے کہ روح ان کی مہربانی اور رحمت کا لباس پہن لیتی ہے
راز پنہاں کے پہلو' بعید کے پہلو سے
ہم خدا کے مہمان کی حیثیت سے وجد کرنے جا رہے ہیں
تمام دیوتاؤں نے باغ میں خیمے لگا دیئے ہیں
اسے دیکھنے کے لئے ہم باغ میں جا رہے ہیں

یہ بڑی خوشی کا دن ہے' یہ اکثر بڑی خوشی کا دن ہوتا ہے۔ رومی نے اسے حال میں بیان کیا ہے' ہمیں پہلے سے دعوت دی گئی ہے' اور رقص و سرود پہلے سے شروع ہو چکا ہے لیکن ہم اس دعوت سے غیر حاضر رہے ہیں۔ ہم وہ ہیں جو در سے در تک دوڑتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

آیئے دوست بنیں' عظیم صوفی کا مقصد ہے کہ دل اکٹھے کریں اور پھر ہم سب مل کر وہ کچھ کریں جو اس زمین پر کرنا چاہتے ہیں۔ آیئے ہم اکٹھے رقص کریں۔

آیئے ہم رقاصوں کی طرح ہاتھ ملائیں۔
ہم سب ایک ہیں' ہم الگ نہیں ہے اور ایک رنگ
آیئے وجد کریں' آیئے چلیں بازار کی طرف وجد کریں' رومی اور ان کے دوستوں اور شاگردوں نے فیصلہ کیا کہ وہاں چلیں جہاں وہ جانا چاہتے ہیں' وجد کریں اور ہر ایک کو داغدار کریں۔ صوفی چاہتے ہیں کہ بازار میں جاکر وجد کریں' سب کے سامنے ٹوکیو میں' لاپاز میں اور مین ہٹن میں وجد کریں۔ وہ محبت سے وجد کرنا چاہتا ہے رحمت کا رقص کرنا چاہتا ہے اور بازار کے دل میں رقص کرنا چاہتا ہے۔ ایک

Marfat.com

مشہور صوفی ابو سعید نے کہا ہے:

سچا صوفی لوگوں کے درمیان رہتا ہے۔ وہ صبح اٹھتا ہے اور جب ضرورت ہو کھاتا ہے اور سوتا ہے' وہ بازار میں خرید و فروخت کرتا ہے۔

وہ شادی کرتا' بچے پیدا کرتا ہے اور دوستوں سے ملتا ہے۔ لیکن وہ خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتا۔ اب میں حضرت محمد ﷺ کے چچیرے بھائی حضرت علیؓ کے بارے میں ایک کہانی سناؤں۔ اسلامی تاریخ میں ان کا بہت بڑا مقام ہے اور اسلامی تصوف کی تاریخ میں بھی۔ حضرت علیؓ نے بی بی فاطمہ سے شادی کرلی جو رسول اللہ کی بیٹی تھی۔ رسولؐ نے اس شرط پر اسے ضروری راز بتائے کہ وہ ان روحانی رازوں کو زبانی نہیں بلکہ تصوف کے انداز میں لوگوں پر ظاہر کریں۔ حضرت علی نے یہ راز سیکھ لیے اور ان کی ہدایات پر عمل کیا۔ حضرت کا دل محبت اور ان رازوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ ان رازوں کو کسی کے ساتھ بانٹنا چاہتے تھے لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ یہ راز کسی شخص پر ظاہر کریں ایسا نہ ہو کہ کچھ ہو جائے کیونکہ محمدؐ کے الفاظ خدا کے الفاظ تھے۔

حضرت علیؓ نے جلدی سے دوڑ کر ایک کنویں میں سر آویزاں کرکے تمام رازوں کو اس میں بیان کیا اور سب کچھ اس کنویں کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے تمام راز جلد از جلد بیان کئے۔ جب حضرت علی یہ راز بیان کر رہے تھے تو ان کے منہ سے لعاب گر گیا اور کنویں کی تہہ میں چلا گیا اس لعاب سے پودا اور پودے سے بانسری نکل آئی۔ سات روز بعد بکری چرانے والا آیا اور کنویں کے اندر دیکھا تو اسے خوبصورت بانسری نظر آئی اور کہا کہ یہ تو بہت خوبصورت بانسری ہے۔ انہوں نے بانسری کاٹ لی اور اس میں سوراخ کرکے بکریوں کے پیچھے چلا گیا۔ جب انہوں نے بانسری بجائی تو ساری بکریاں ناچنا شروع ہو گئیں۔ جب انہوں نے اونٹوں کے درمیان بجائی تو سارے اونٹ ناچنے لگے۔ بکریاں چرانے والے کی شہرت میں اضافہ ہو گیا جبکہ رسولؐ کو بھی ساری کہانی کا پتہ چل گیا انہوں نے بکریاں چرانے والے کو بلایا کہ فن کا مظاہرہ کرو۔ جب اس نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا تو رسولؐ نے فرمایا کہ بکریاں چرانے والے کا فن دراصل ان رازوں پر ایک تبصرہ ہے جو میں نے حضرت

Marfat.com

علی کو بتائے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کا مطلب ہے کہ ایمان کو اللہ کی محبت سے متحرک کیا جائے اور جب تم پاکی کی حالت میں ہو تو تم اس بانسری کو سن سکتے ہو۔

اب میں ایک مرکزی تصور پر اپنی توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک سادہ تصور ہے جس سے تم تصوف کی عظمت کا اندازہ لگا سکتے ہو۔ عظیم صوفی الحلاج نے بغداد کے کوچوں میں فریاد کی کہ میں ایک سچائی ہوں۔ بس اس بات پر اسے پھانسی دی گئی۔ مگر وہ تصوف کی حقیقت سے واقف تھا۔ الحلاج خود موت کی طرف زنجیروں کے ساتھ چل پڑا۔ وہ رقص کر رہا تھا اور زنجیر بھی' میں نے اعلیٰ طبیعات میں جانے سے قبل یہ کہانی آپ کے سامنے بیان کی۔

مقدس موسیقی آمیز ڈرامہ کو رومی اور مولوی طریقت کے پیروکاروں نے سماع کا نام دیا ہے۔ قرآن کا سننا ایک مقدس اور ثواب کا کام ہے۔ سننا عظیم صوفی کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ سماع تبدیلی کی اصلی جڑ ہے۔

اب ہم ولیم چٹکس کے تبصرے سے ابن عربی کے فرمودات کی طرف آتے ہیں:

ایک طرف ابن عربی باہمی محبت کی وضاحت کرتا ہے جو کہ خدا اور مخلوق کے درمیان سماع کی شکل میں موجود ہے۔ مخلوق کے لئے خدا کی محبت کی بنیاد ان کی خیالی صورت سے معلوم ہو جاتی ہے۔

ان کو خفیہ خزانہ تصور کرتے ہوئے مشہور کیا۔ خدا کے لئے مخلوق کی محبت کو ہونے یا ہو جانے کے سننے سے پیدا کیا ہے جس سے ان کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ اس دنیا میں وہ ایک موثر شناخت اور ان میں سے ہر ایک کن (ہو جاؤ) کا خصوصی لفظ ہے۔

تم میں سے ہر ایک اس دنیا' اس کائنات میں "ہو جاؤ" کا لفظ مختلف صورتوں میں مشاہدہ کرتے ہو۔ "یہ ہو جاؤ" یا "وہ ہو جاؤ" نہیں ہے بلکہ صرف "ہو جاؤ" ہے۔ یہاں کوئی ماضی' حال اور مستقبل کا تصور بھی نہیں ہے بلکہ ہو جاؤ کا مطلب یہ ہے کہ اسی وقت اور اس لمحے میں ہو جاؤ اور وہ ہو جاتا ہے۔ مگر تمہیں اس چیز کی سمجھ نہیں آتی تو پھر تصوف کی زبان پر توجہ مرکوز کریں تاکہ وہ اپنے انداز

Marfat.com

میں آپ کو سمجھا سکے۔

محبت کرنے والے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ سانس لے اور اس وقت تک سانس لے جب تک اس سانس میں خوشی محسوس نہ کرے۔ سانس مخلوق کے ساتھ محبت کی جڑوں سے نکلتی ہے اور جس کو وہ چاہتا ہے شہرت دے پس ان کو بھی انہیں پہچاننا چاہیے۔

تخلیق کی یہ ایک اصل سوچ ہے۔ بادل کائنات کا حصہ ہے اور مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا ہے اور ہمارے لئے یہ محبت کا آغاز ہے لیکن جہاں تک خدا کے لئے ہماری محبت کا تعلق ہے اس کا سرچشمہ سماع ہے۔ یہ ان کے الفاظ ہیں کہ ہم بادل تھے "ہو جاؤ" جب بادل اُن کی سانس سے آتی ہے تو کائنات میں سے اس کی قسم کو "ہو جاؤ" کہا جاتا ہے جب ہم نے ان کی تقریر سنی' تو ہم بادل میں تبدیل نہ ہونے اور وجود سے انکار کرنے کے قابل نہیں تھے۔

جب ہم سب تھے وقت میں اور وقت سے قبل تو ہمیں بادل میں لپیٹ دیا گیا اور روحانی خاموشی میں رکھا گیا۔ لیکن ہو جاؤ کا لفظ آیا تو ہم وجود میں آئے اور یہ ہمارا پہلا نیک قدم تھا۔ قرآن مجید نے کن فیکون (ہو جاؤ) کے بارے مین فرمایا ہے:

خداوند فرماتا ہے کہ میری خواہش کسی چیز کے ہونے کے بارے میں جب ہوتی ہے تو میں کہتا ہوں کن فیکون (ہو جاؤ) اور ہو جاؤ دراصل خدا کی باتیں ہیں۔ اس کے بعد وہ چیز اسی وقت ہو جاتی ہے اور زندہ جان کی شکل میں ظاہر ہو جاتی ہے۔

میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ جب تک میں نے تصوف کو نہیں پڑھا تھا اس وقت تک ہو جاؤ اور تخلیق کے بارے میں مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا۔ جب چھبیس سال کا تھا تو کسی قسم کے تصوف پر میرا عقیدہ نہیں تھا اور میرا خیال تھا کہ یہ تمام چیزیں قانون فطرت کے خلاف ہیں۔

میں پانڈیچری میں تھا اور میرا ایک دوست اکثر مجھ پر ہنستا رہتا تھا لیکن اس کے بعد تصوف پر میں نے مطالعہ کیا اور مجھے مکمل طور پر پتہ چل گیا کہ تصوف

Marfat.com

دراصل کیا ہے اور یہ کونسا اسلامی علم ہے۔ مجھ پر پہلا تجربہ اس وقت ہوا جب میں بستر پر پڑا تھا اور میں غنودگی میں تھا لیکن میں آربندو کے کمرے میں گیا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار کیا۔ جب اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا تو اس لمحے کو میں بادل کی شکل میں بیان کر سکتا ہوں' یعنی میں نے وجود محسوس کیا اور پھر اس بادل میں مجھے خوبصورت موسیقی سنائی دی۔ یہ وہ موسیقی تھی جو میں نے سنی تھی اور نہ صرف میں بلکہ پوری کائنات رقص کر رہی تھی۔ یہ آغاز کی' آغاز سے اور آغاز کے لئے موسیقی تھی۔ اس موسیقی میں ایک آواز یہ تھی کہ اے بچے میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ تمہیں چھوڑنا مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر میں فوراً جاگ اٹھا اور حیران ہو گیا۔

افلاکی نے رومی کے بارے میں لکھا ہے:

ایک دن دوپہر کو کچھ فنکار موسیقی کا مظاہرہ کر رہے تھے اور استاد سے ایک دوست نے آکر کہا کہ رک جاؤ اذان ہو رہی ہے' رومی نے کہا ہرگز نہیں کیونکہ یہ بھی ظہر کی نماز ہے۔ اس کے بعد ایک روحانی طاقت نے ان کو بتایا کہ موسیقی روحانی تسکین ہے اور نماز خدا کے ساتھ محبت کا اظہار ہے۔

اب ہم رومی کی طرف آتے ہیں کہ انہوں نے موسیقی کے بارے میں کیا کہا ہے اور اپنے شعر میں موسیقی کو کیا مقام دیا ہے انہوں نے "نے" پر بھی لکھا ہے۔ نے ایک قسم کی بانسری ہے میرے خیال میں رومی کے شعر پڑھنے سے ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ انہوں نے فنون کو کیا اہمیت دی ہے اور موسیقی کو روحانیت اور تصوف میں کیا اہمیت حاصل ہے:

بانسری کو سنیں اور غور کریں کہ وہ کونسی کہانی سنا رہی ہے
اور سنیں کہ یہ کس طرح جدائی کی فریاد کرتی ہے
کہ جب سے مجھے پودے سے کاٹا ہے
میرے افسوس کی وجہ سے مرد اور عورت سب روتے ہیں
میں ایسا سینہ چاہتی ہوں جو جدائی سے پارہ پارہ ہو
تاکہ میں دل کے درد کی تفصیل سناؤں

Marfat.com

جو کوئی اپنی اصلیت سے دور ہو جاتا ہے
وہ اپنے فضل کا زمانہ پھر تلاش کرتا ہے
بانسری کی آواز آگ ہے ہوا نہیں ہے
جن کے پاس یہ آگ نہیں ہے وہ دراصل وجود ہی نہیں ہے
بانسری میں محبت کی آگ ہے
یہ محبت کی حرارت شراب میں آئی ہے
بانسری ان کی دوست ہے جو
دوست سے علیحدہ ہو گیا ہے
درد نے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
کیا کسی نے زہر یا تریاق دیکھا ہے بانسری کی طرح؟
بانسری جیسا ساتھی اور عاشق کسی نے دیکھا ہے
بانسری خونین راستے کے بارے میں بات کرتی ہے
اور مجنوں کے عشق کی کہانیاں بیان کرتی ہے
کم عقل کے لئے یہ سبق کافی ہے کہ
کان کے بغیر زبان کا خریدار کوئی نہیں ہے

اگر بانسری کو کاٹنا ہو تو اسے جڑ سے اکھاڑ دیا جائے۔ اس کی جڑ حضرت علیؓ نے چاہ میں مستحکم کی تھی۔ بانسری کی آواز دراصل اپنی جڑ سے جدائی کی آواز ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو بانسری محبوب سے ہماری علیحدگی پر ماتم کرتی ہے۔

میں ایسا سینہ چاہتی ہوں جو پارہ پارہ ہو

پس میں دل کی خواہش کے درد کو سنبھال نہیں سکوں گا۔ اس شاعری پر غور کرنے سے اہم تصورات انسان کے ذہن میں آتے ہیں

ہر وہ شخص جو اپنی اصلیت سے دور چلا گیا ہے
بہت دور اب وہ اس وقت کے انتظار میں ہے جب وہ دوست کے ساتھ تھا

تصوف میں موسیقی کی اہمیت کو اس شعر میں واضح کر دیا گیا ہے نیز اس شعر میں

تصوف کی وضاحت بھی بذات خود موجود ہے۔

موسیقی دراصل جس چیز کے بارے میں ہمیں بتاتی ہے وہ بیداری ہے کہ ہم بیدار ہو جائیں دوسری بات یہ کہ وہ وقت سے قبل اتحاد ویگانگی کا ذکر کرتی ہے۔

بانسری کی آواز آگ ہے ہوا نہیں ہے

صوفیانہ روایت میں اگر آپ نے بانسری کی آواز سنی ہے اور اسے صرف آواز ہی تصور کیا ہے تو یہ سمجھو کہ تم نے اس کی اصل آواز سنی ہی نہیں ہے۔ بانسری آگ ہے اور مقدس آگ ہے' جذبات اور علیحدگی کی آگ ہے۔

جسے یہ آگ نہیں لگتی ہے وہ دراصل وجود ہی نہیں ہے اور وہ تباہ ہو جائے گا۔

رومی کا خیال ہے کہ جس کو یہ آگ نہیں لگی ہے وہ دراصل موجود ہی نہیں ہے۔ اس آگ کی موجودگی دراصل وجود کے برابر ہے۔

بانسری میں محبت کی آگ ہے
شراب میں محبت کی حرارت ہے
بانسری ہراس شخص کی دوست ہے
جسے دوست سے جدائی ملی ہے

پہلی بات تو یہ ہے کہ بانسری ماتم کر رہی ہے اور اسے سننے کے لئے درد کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد موسیقی اس شخص کی دوست بن جاتی ہے جو اپنے دوست کی تلاش میں ہو۔

یہ موسیقی اور رومی کی شاعری واپسی کی طرف پہلا قدم ہے کیونکہ صوفیائے کرام محبوب کے انتظار پر زور دیتے ہیں۔

کس نے بانسری کی طرح زہر اور علاج دیکھا ہے

مجنوں لیلیٰ کا عاشق تھا اور لیلیٰ کے لئے اس کی محبت مثالی تھی۔ مجنوں اور لیلیٰ کو ان کے گھر والوں نے علیحدہ کر لیا اور مجنوں لیلیٰ کی محبت میں فقیر بن گیا۔ مجنوں لیلیٰ کی محبت میں کمزور ہو گیا تھا' جانوروں کے ساتھ صحراؤں میں رہتا تھا۔ مجنوں بیابانوں میں نغمہ سرا تھا اور لوگ اس کے گانے سنتے تھے جبکہ لیلیٰ کو ان کے گھر والوں نے

Marfat.com

مجنوں سے ملنے کی اجازت نہیں دی تھی اور وہ ہمیشہ روتی رہی۔ ایک دفعہ لیلیٰ کو گھر والوں نے اجازت دی کہ وہ جاکر مجنوں سے ملاقات کرے۔ مجنوں اس وقت درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ چاند کی روشنی میں لیلیٰ خوبصورت لگ رہی تھی اور چاند نے تمام روشنی ان پر مرکوز کر رکھی تھی جب مجنوں نے لیلیٰ کو دیکھا تو کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا اور وہ رونے لگا۔ یہ محبت دراصل محبوب کے لئے روح کی محبت تھی۔

نظامی نے مجنوں اور لیلیٰ کی محبت کے بارے میں مسحور کن شعر لکھا ہے۔
اب میں بانسری کے بارے میں اپنے دوست ایواڈی وتیرائے کی کتاب (رومی اور تصوف) سے ایک اقتباس تمہارے سامنے بیان کروں گا!

بانسری پانی اور احسن الکمال دراصل ایک ہی چیز کا نام ہے اور دونوں کو جدائی سے شکایت ہے دونوں کے دل میں زخم ہے دونوں خشک ہیں اس لیے کہ زمین نے اس کی پرورش نہیں کی ہے۔

اور دونوں خالی ہیں اور صرف سازگر کی ہوا سے بھرے ہیں۔ جب وہ تنہا ہوتے ہیں تو خاموش ہوتے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ لبوں اور ہاتھوں کے درمیان موجود ہو کر سازگر کے دل کی آواز کو باہر نکال سکے۔ انسان کامل کا دل جدائی سے جلتا ہے اور دل کو تمام عام چیزوں سے خالی کر دیتا ہے۔ وہ اپنے دل کو تصوراتی وجود سے بچاتا ہے اور اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ وہ بعد میں خدا کی رضا کے اظہار کی بانسری بن جاتی ہے۔

جب خدا کی آواز اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہتی ہے تو وہ ہر روحانی شخص کی مختلف آواز قرض کے طور پر لیتی ہے' یعنی ان کی آوازوں میں اپنی آواز ظاہر کرتا ہے جب موخر الذکر جدائی اور غم کی باتیں کرتا ہے تو اس کے سننے والے پاک دل انسان بھی غم اور جدائی کا احساس کرتے ہیں۔ لیکن انسان کی مختلف اقسام ہیں اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق علم رکھتا ہے۔

مولانا رومی نے کہا ہے کہ کون بانسری کی طرح زہر اور علاج رہا ہے۔ بعض لوگوں کے لئے بانسری زہر ہے کیونکہ حیوانی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ اور

Marfat.com

بعض لوگوں کے لیے یہ ایک روحانی یادگار ہے جو اپنے آپ کی وضاحت کرتی ہے۔ بانسری دوست اور محبوب کی طرح ہے۔ اور دوست ایک دوسرے سے جدا ہیں جبکہ بانسری چھپی ہوئی ہے۔ بانسری بجتی ہے اور وہ اس وقت بجتی ہے جب تم اس کے راز سے واقف ہو جاؤ۔ اب ہم سماع کی اصلیت پر بحث کریں گے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ سماع کے بارے میں صحیح طور پر دریافت کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ صوفی جو رقص کر رہا ہے وہ دراصل کون سا رقص ہے۔ میں مولانا رومی کے تین حوالے سماع کے بارے میں آپ کے سامنے بیان کروں گا۔

اے چمکتے ہوئے سورج اب نکلو بھی
ذرات رقص کر رہے ہیں
روح نشے کی حالت میں رقص کر رہی ہے
آجاؤ میں تمہارے کان میں سرگوشی کروں گا
اور یہ رقص آپ کو کھینچ کر لے جائے گا
ہرذرہ خوش یا پریشان ہے
محبت کر رہی ہے اس سورج کے ساتھ
جس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا
اے آسمان ہمارے سروں کے اوپر رقص کرو
سورج کی محبت کیلئے تم وہ کام کر رہے ہو جو میں کر رہا ہوں
اپنی محبت کیلئے رقص کرو' سورج کی محبت کیلئے رقص کرو
چشمے سے نکلنے والا پانی مجھے نظر آرہا ہے
مجھے نظر آرہا ہے کہ درخت کی شاخ رقص کر رہی ہے
ان کے پتے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اکٹھے رقص کر رہے ہیں

آخری تین سطروں کو ذہن میں رکھیں تاکہ آپ کا دل اس روحانی رقص کے ساتھ ہم خیال ہو جائے۔ جب شمس نے رومی کو چھوڑ دیا تو رومی نے رقص کرنا شروع کر دیا کیونکہ شمس کو ناچنا پسند تھا۔ شمس کے غائب ہونے سے پہلے رومی کے رقص کے بارے میں کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ تاہم جب شمس کی جدائی کے درد سے تنگ

Marfat.com

آگیا تو رومی نے سوچا کہ اب شاید وہ واپس نہ آئے۔ لہٰذا ان کی جدائی میں رقص کرتا رہا۔ شمس کا مذاق' تصویر اور صورت رومی کی آنکھوں میں نقش بن گئے۔ شمس کی گمشدگی نے رومی کا دل توڑ دیا اور کافی عرصے تک وہ دیوانگی کا شکار رہا۔ چار پانچ سال تک اس کی یہی حالت رہی۔ اور اسی دوران رومی نے روحانی رقص شروع کیا۔ یہ وہ رقص تھا جس کے ساتھ آسمان اور کائنات بھی رقص کرتے رہے۔ اس رقص میں رومی شمس کے گرد گھومتا رہا اور ذرات سورج کے گرد گھومتی رہے۔ جب رومی کے بیٹے سلطان ولد کی وضاحتیں اس کے بارے میں سنو گے تو تمہیں فوراً سمجھ آجائے گی۔

"رومی رات دن وجد کی حالت میں رقص کرتا رہا وہ زمین پر آسمان کی طرح گھومتا رہا۔ اس کی آواز آسمانوں تک پہنچ گئی اور آس پاس کے تمام لوگوں نے سن لی۔ فنکاروں پر انہوں نے سونا اور چاندی نچھاور کر دیا' سب کچھ بول دیا اور ہر لمحہ موسیقی سنتا رہا۔ لوگ ان کے اس دیوانہ پن پر حیران تھے۔ اور سوچتے رہے کہ یہ کتب اور مفتی یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے۔ لیکن وہ لوگ بعد میں ان کو پڑھ کر خود بھی محبت میں پاگل ہو گئے اور خدا کے الفاظ کا ورد کرتے ہوئے بانسری بجانے والوں میں گھل مل جاتے۔ شمس رومی کے پاس رقص اور موسیقی کی شکل میں واپس آگیا۔ اس نے اپنے اندر وہ وجد دریافت کیا جو شمس نے ان کے اندر روحانی موسیقی کے ذریعے دریافت کیا تھا۔ شمس کی گمشدگی میں رومی نے جس چیز کا مظاہرہ کیا وہ انسانی محبت تھی۔"

اب ہم سماع کے بارے میں ایک بار پھر بات کریں گے اور وجد کے مختلف مراحل کا تفصیل سے جائزہ لیں گے۔ درویش طریقت کے کمرے میں داخل ہو جاتا ہے وہاں آئے ہوئے لوگ سفید کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں جن کے کندھوں پر کالا لبادہ ہوتا ہے۔ ان کے سر پر پگڑی ہوتی ہے۔ وہ خواہشات کی موت کا تصور پیش کرتے ہیں۔ شیخ سب سے آخر میں داخل ہو جاتا ہے رومی کی نمائندگی کی شکل میں۔ سب سے پہلے رقاص داخل ہو جاتے ہیں اور بعد میں شیخ آجاتا ہے۔ شیخ

Marfat.com

سب کچھ کا خفیہ مرکز ہوتا ہے اور ابدی رومی کی نمائندگی کرتا ہے جس کی ترغیبات اور پیغام رقص کے مرکز کے گرد گھومتی ہے۔ ان کی اونچی پگڑی کے اوپر کالا رومال اس کی حیثیت اور عزت کی نشاندہی کرتا ہے جو درویش انہیں سلام کرتا ہے وہ بھی ان کو سلام کا جواب دیتا ہے۔ وہ سرخ قالین کے سامنے بیٹھا ہے۔ جس کا رنگ سورج کے رنگ کے برابر ہوتا ہے جو قونیہ کے آسمان پر پھیل جاتا ہے۔ اس تقریب میں سب کچھ انتہائی اہم اور باعظمت ہوتا ہے۔ اس کے بعد ساز گر پیغمبر کی تعریف میں نعت گاتا ہے۔ اور بانسری بجانے والا بانسری بجاتا ہے۔ اس کے بعد درویش فرش پر رقص کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس رقص سے ہمیں رقص کے تین مراحل کا پتہ چل جاتا ہے۔ آخری مرحلے پر شیخ قالین پر بیٹھ جاتے ہیں اور درویش دوسری طرف بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے بعد ماہرین موسیقی گانا گاتے ہیں اور رقاص کالا لبادہ پہن کر میدان میں اتر آتا ہے۔ شیخ اٹھ جاتا ہے اور درویش ان کی طرف بڑھتا ہے اور ان کا دایاں ہاتھ چومتا ہے اور شیخ درویشوں کو وجد کرنے کی اجازت دیتا ہے اور درویش ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اونچے کرکے خدا کی رحمت کے طلب گار ہوتے ہیں اور زمین کی طرف ہاتھ کرکے خدا کی رحمت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہے۔ اس وجد میں کائنات کا قانون نظر آتا ہے۔ مثلاً سورج کے گرد سیارے گھومتے ہیں۔ اور ڈھول روز قیامت آنے کی علامت ہے۔ آخر میں ایک بار پھر بانسری بجائی جاتی ہے۔ یہ لمحہ بڑا قیمتی لمحہ ہوتا ہے اور خدا کے ساتھ اتحاد کی علامت ہوتا ہے۔ جب بانسری کی آواز رک جاتی ہے اور ماہرین فن قرآن کے الفاظ سناتے ہیں۔ اور آخر میں خدا کے الفاظ ان کے تمام سوالوں کا جواب فراہم کرتا ہے۔ اس کے بعد ذکر کا آغاز کیا جاتا ہے۔ خدا کے مقدس نام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آخر میں مکمل خاموشی جس سے یہ رقص و سرود نکلا ہے۔

سماع کیا ہے؟ ان کا پیغام ہے جو دل کے خفیہ خانوں میں رہے ہیں
وہ پیغام ہے جو دل کو سکون دیتا ہے
سماع وہ ہوا ہے جو علم اور عقل کی شاخوں کو گرم کر دیتی ہے

Marfat.com

وہ آواز ہے جو وجود کے باریک سوراخ سے گزرتی ہے
ایک روحانی آواز ہے جو صبح کیلئے چیختی ہے
یہ ایک ڈھول ہے جو فتح کی نوید سناتا ہے
روح کی شراب ہے جو جسم کو گرمائش پہنچاتا ہے
اور جب جسم طنبورہ سنتا ہے تو تبدیلی کا منتظر ہو جاتا ہے
جسم کے اندر سے ایک پر نور آگ نکل آتی ہے
یہ آگ اس بانسری کی آگ ہے جو بجانے والے کے لب کو مٹھاس دیتی ہے
درد دل کے ہزاروں بچھو دیکھو کیسے مرتے ہیں
اور ایک پیالے کے بغیر وجد کے ہزاروں اوقات کیسے گزرتے ہیں

مولانا رومی آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

اس وقت وجد کرو جب تم پاک ہو
کیونکہ اولیائے کرام روحانیت کے میدان میں وجد کرتے ہیں
جب وہ وجد کرتے ہیں تو وہ خود غرضی اور شخصی خواہشات سے ہٹ کر اتحاد و یکانگت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تم اس وقت تک وجد نہیں کر سکتے جب تک اپنے خون کے اندر وجد پیدا نہ کرو۔ وجد کرو تم اپنے آپ کو توڑ سکتے ہو۔
اور خواہشات کے زخم سے پردہ اٹھاؤ
عام لوگ گلیوں کوچوں میں ناچتے ہیں
جبکہ صوفی اپنے خون کے اندر ناچتے ہیں

رقص و سرود اور روحانی وجد کے ذریعے رومی بھی ان مراحل سے گزرا ہے اور ساری دنیا ان کے رقص کی حالت میں نظر آرہی تھی۔ صوفیانہ زندگی کا مطلب کیا ہے؟ یعنی کائنات کے رقص میں گم ہونا اور ابدیت کی آواز میں گانا۔ رومی کے اکثر اشعار اس وقت موزوں کئے گئے تھے جب وہ رقص کر رہا تھا۔ کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا جب رومی روحانی عشق کے نشے میں مست تھا۔ وہ محبت اور یگانگت کی

غزل گا رہا تھا۔

روح کیوں نہ نکل سکی؟ جب رومی وجد کرتا ہے تو اس کے دل میں شاعری کا تصور رقص کرتا ہے۔ ایک علمی رقص شاعری کا رقص اور ہمارے ساتھ رومی کا وجد یعنی وہ ہمیں شاعری کا پیغام پہنچاتا ہے۔ میں نے مثنوی کو غزل کی شکل میں نہیں سنایا ہے اور اسے دہرایا بھی نہیں ہے' بلکہ میں اسے تمہارے پاؤں کے نیچے لا کر تمہیں اڑانا چاہتا ہوں۔ مکمل محبت اور مکمل دستبرداری میں وجد کرنا اور پرواز کرنا دونوں ایک چیز ہیں۔

Marfat.com

باب نہم

دینی اور روحانی طفل

اس کتاب کا ایک مسلسل مقصد یہ رہا ہے کہ ہم ایک زندگی گزاریں اور ایک انسان کامل کی حیثیت سے زندگی گزاریں اور سب سے پہلے مکمل آگاہی حاصل کریں، صوفیانہ تحقیق، روشنی، روشنی کے ساتھ واپسی اور مکمل باخبر روح کی حیثیت سے جسم میں آنے کا طریقہ دریافت کریں۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس پر اکتفا نہیں کرنا ہو گا بلکہ ہمیں روشنی میں طویل سفر کی ضرورت ہے۔

صوفیائے کرام نے ہمیں کیا سکھایا ہے اور ہمیں کیا کرنا ہو گا؟ ہمیں روشنی اور نور کو روز مرہ زندگی کے ساتھ منسلک کرنا ہو گا۔ لیکن کیوں؟ اس لئے کہ ہم خدا کی کمالیت میں سے کچھ بانٹنا چاہتے ہیں۔ خدا اصلی ہے۔ دنیا میں اور بعید بھی ہے۔ ہمارے اجسام کے ذریعے سوچتا ہے اور عین وقت پر تخلیق سے بعید، ابدی نور میں گم اور ابدی نور کی عظمت میں چھپا ہوا ہے۔ ہم جسم اور اعلیٰ مقام دونوں میں موجود ہیں۔ ہمہ جہت زندگی گزارنے کے لئے تاکہ ہمارے اقدامات کے ذریعے اعلیٰ مقام حاصل ہو جائے اور یہ ایک بنیادی کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ ایک مکمل زندگی کی علامت ہے اور مکمل زندگی ہے۔

میں جو کچھ چاہتا ہوں وہ یہ کہ انسانی نسل کے دل کا دوست بن جاؤں۔ اگر تم انسانی نسل کے دل کا دوست بننا چاہتے ہو تو تمہیں روحانی روشنی کے عمل سے گزرنا ہو گا اور تمہیں اس کے بعد یہ روشنی دوسروں کو بھی دینا ہو گی جو اس میں سے کچھ لینا چاہتے ہیں مکمل زندگی کے لئے مکمل کرامت اور سخاوت کی ضرورت ہوتی ہے۔

Marfat.com

میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے جو کچھ پسند کرتا ہوں یا دعا کرتا ہوں وہ زندگی کے تمام پہلوؤں کی کمالیت ہے۔ رومی اس کمالیت کی مثال ہے جو شدت کی آخری حد پر پہنچ چکا ہے۔ روایتی طور پر یہ وہ روایتی توازن نہیں جس کا لوگ مطلب لیتے ہیں یہ وجد کا توازن ہے۔ یہ متوازن کمالیت تشدد میں بدل سکتی ہے اور شدید درد و خوشی میں بھی۔ یہ وہ توازن ہے جس کے بارے میں رومی نے وضاحت کی ہے۔ انسانی نسل جس چیز کی طرف بڑھ رہی ہے وہ امن' خاموشی اور روئے زمین پر غیرروحانی زندگی ہے۔ جلال الدین رومی کے آخری اور شاندار مکالمے میں تم آخری مفروضہ سن سکتے ہو تم کیوں سب کچھ ترک کرتے ہو حالانکہ سب کچھ تمہارا ہے۔ مولانا رومی نے مثنوی میں لکھا ہے: روح کی دنیا میں ہم ان جہانوں کی تلاش میں ہیں جو کہ جہانوں پر حکومت کرتے ہیں۔ خدا ہم میں سے ہر ایک کو قیمتی چیز دیتا ہے جس میں ہم حقیقت کو تمام پہلوؤں کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔ ہم اس قیمتی چیز کے ذریعے ان آسمانوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو دنیا کے آسمانوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے ہاتھ میں گھر تعمیر کرنے کے منصوبے ہیں۔ ایک صوفی کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خود غرضی اور ذاتی خواہشات کو مکمل طور پر چھوڑ دے تاکہ خدا کے وجود کا ظہور ہو جائے۔ ولی اللہ چراغ لے کر خود کو اور چراغ کو آگ میں جلاتا ہے اس کے بعد روحانی نور کے ذریعے ان کو اندر سے منور کیا جاتا ہے۔ خدا کا نور ابدی ہے' ابدی روشنی اور نور ہے اور اس نور کی آگ کے شعلے بھی ابدی ہوتے ہیں۔

مولانا جلال الدین رومی نے لکھا ہے:

خدا کی قسم جس روحانی مقام پر تم پہنچ گئے ہو وہاں رک نہ جانا بلکہ آگے بڑھنے کی خواہش کرو۔ جو شخص قطرہ قطرہ پینے کا عادی ہو جائے اس کے پاس پانی نہیں ہوتا۔ خدا کی عدالت ایک لامحدود منصوبہ ہے جو تمہیں عزت عطا کرتا ہے۔ بلکہ یہ راستہ بذات خود عزت و آبرو کا راستہ ہے۔ مولانا رومی آگے چل کر لکھتے ہیں:

کوئی بھی شخص خدا کو کچھ بھی دیتا ہے وہ سونے کی شکل میں واپس ہو جاتا ہے لیکن غربت وہ راستہ ہے جس میں تمہیں سب کچھ مل سکتا ہے اور جن چیزوں کی

Marfat.com

تم تمنا کرتے ہو وہ تمہیں مل جائے گی چاہے دشمن پر فتح حاصل کرنے کی شکل میں ہو بادشاہت فتح کرنے کی شکل میں ہو یا اچھی تقریر کی شکل میں ہو وہ تمہیں واپس مل جائے گی۔ جب تم نے غربت کے راستہ کا انتخاب کیا ہے تو یہ تمام چیزیں تمہیں مل جائیں گی۔ نہ تو کوئی شخص اس راستے پر چلا ہے اور نہ ہی کسی نے شکایت کی ہے۔ دوسرے راستوں کے برعکس جو بھی شخص اس راستے پر سفر کرتا ہے تو اسے اس سفر کا ثمر ضرور ملتا ہے' یہ راستہ طویل اور مشکل راستہ ہے۔ جب تم فقر اختیار کر لیتے ہو تو پروردگار تمہیں وہ چیز اور وہ نعمت عطا کرتا ہے جس کا تم تصور ہی نہیں کر سکتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ محمدؐ کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا مگر اسے دنیا کی بادشاہت عطا کر دی گئی۔ حضرت محمدؐ ایک خاکسار اور نیک انسان تھے۔ مولانا رومی نے ان کے بارے میں لکھا ہے: خداوند نے محمدؐ کو سکون اور امن دیا اس سے قبل کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ جائے اور مشہور ہو جائے انہوں نے بہترین خطابت اور فن تقریر کی خواہش ظاہر کی جب دنیا کے بہت سے راز ان پر ظاہر ہوئے تو انہوں نے ذاتی خواہشات پر خدا کی محبت کو ترجیح دی۔

پیغمبرؐ کو جب خدا مل گیا تو انہوں نے فن خطابت کی خواہش کا اظہار چھوڑ دیا۔ خدا نے کہا کہ میں نے تمہیں وہ چیز دی جس کی تم تمنا کر رہے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں یہ کیا کروں گا؟ میں تو ان سے مختلف ہوں اور یہ نہیں چاہتا ہوں خدا نے جواب دیا۔ پریشان مت ہونا' وہ بھی ہو جائے گا' فرق ختم ہو جائے گا اور تمہارا خوف دور کیا جائے گا۔

تمہیں وہ سب کچھ عطا کیا جائے گا جو تم مانگتے ہو لیکن تم اختلاف کر سکتے ہو۔ خداوند نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تقریر کا وہ فن عطا کیا جو کہ آج تک یہ فن کسی کے پاس نہیں ہے۔ محمدؐ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے بتائے ہوئے اصولوں پر چلیں گے وہ تمام مقاصد برآری میں کامیاب ہو جائیں گے اور کبھی وہ شکایت نہیں کریں گے۔

اگر تم اس دنیا کو بدلنا چاہتے ہو تو تم تبدیلی کے عمل سے گزر جاؤ اور اپنے آپ کو خدا کے حوالے کرو تاکہ تم معجزات سے معجزات تک سفر کرو خوشی سے خوشی

Marfat.com

تک سفر کرو اور حصول سے حصول تک سفر کرو۔

اگر ہم تبدیلی کے عمل سے گزریں تو ہم بلا خوف و خطر زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس مکمل زندگی کے مقصد کو مزید واضح کرنے کے لئے ہم ایولین انڈربل کی کتاب تصوف سے چند اقتباسات لیں گے۔ اسی سال گزر جانے کے بعد ابھی تک اس کتاب کی قدر و قیمت میں کمی واضح نہیں ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ابتدائی طور پر عیسائی روایات پر بحث کی گئی ہے۔ تاہم نہ صرف عیسائی روایات بلکہ تمام مذاہب کی روایات کی مثال اس میں مل سکتی ہے کیونکہ یہ ایک دلچسپ اور جامع کتاب ہے۔

اس کتاب میں تصوف کے بارے میں انڈربل کی معلومات اور مطالعے کا پتہ چل جاتا ہے۔ اس کتاب کا آخری باب اتحاد زندگی سے متعلق ہے جس میں انڈربل نے لکھا ہے کہ ایک مکمل زندگی روحانی عمل کی طرف کس طرح رہنمائی کرتی ہے۔

انڈربل نے لکھا ہے: تصوف کی راہ جدید راستہ اور محبت افزا ہے۔ یہ روح کو اس کے سرچشمے اور اصلیت کی طرف رہنمائی کرنے کا راستہ ہے۔ جیسا کہ دنیاوی شادی ہم ذاتی خواہشات کی تکمیل کے لیے کرتے ہیں اس کے برعکس روحانی شادی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے بعد ہم مکمل زندگی تک پہنچ سکتے ہیں۔ جلال الدین رومی نے لکھا ہے:

میں صرف ان الفاظ کو واضح نہیں کرتا بلکہ ان سے محبت بھی کرتا ہوں
یہ وہ مضمون ہے جس کے بارے میں مجھے کچھ پتہ نہیں ہے
اگر تم ایک ہزار سال کے ہو جاؤ گے تو پھر یہ کہانی بیان کر سکتے ہو
میں کیا سمجھ سکتا ہوں؟ میں تو آج کا بچہ ہوں
بچہ بھی ہوں اور ابد پر انحصار کرنے والا بھی
ان کے ساتھ وحدت صدیوں کی تاریخ ہے

تمام جہانوں کی طاقت اس بچے کو عطا کر دی اور یہ بچہ اسے صرف تعظیم کے وقت استعمال کرے گا مگر اس کا دعویٰ کبھی نہیں کرے گا۔ یہ ایک مکمل صوفیانہ راز ہے۔

Marfat.com

ایک عجیب نظام ہے کہ جو چیز تم نہیں چاہتے ہو وہ تمہیں دی جائے گی۔ ہم صرف روحانی طور پر اس دنیا پر حکومت کرسکتے ہیں اور جس چیز کا ہم خیال رکھتے ہیں وہ محبت ہے۔ کیونکہ محبت ہمیں محبوب کا محبوب بنا دیتی ہے۔

ایک فرماں بردار بندہ سچائی کے ساتھ سچی محبت کے ساتھ خدمت کرتا ہے۔ اور اس کے بعد نور کے ذریعے اور اپنے ذہن میں خدا کی روشنی کے ذریعے دوست بن جاتے ہیں اور اسے خدا کے بارے میں پتہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد ایک اور حالت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ حالت ایک پوشیدہ بچے کی ہے۔ یعنی خدا کا پوشیدہ اور نظر نہ آنے والا دوست جسے خدا کے رازوں کے بارے میں پتہ ہوتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے ترکی کی ایک دکان میں کالے قالین دیکھے میں نے کہا کہ اے خدا یہ کتنے کالے قالین ہیں۔ دکاندار نے جلدی سے کہا تم کہتے ہو یہ کالے ہیں انہوں نے جلدی سے روشنی میں مجھے دکھایا پتہ چلا یہ سنہری دھاگوں سے بنے ہوئے تھے اگر کوئی اسے خود غرضی کی نظر سے دیکھتا ہے تو یہ کالا ہے اگر کوئی روح کی نظر سے دیکھتا ہے تو یہ سنہری ہے اسی طرح روحانی ماں باپ اور روحانی بچے کا ہنسنا بھی اسے کالے قالین میں سنہری دھاگے کی طرح ہے۔ رائز بروک نے لکھا ہے کہ خفیہ دوست اور نظر نہ آنے والے بچے کے درمیان فرق کتنا عجیب ہے۔ دوست محبت کے لئے زندہ رہتا ہے، جبکہ بچہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اگر ہم خدا کی طرف قدم بڑھاتے ہیں تو خدا کی محبت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ انڈر ہل نے لکھا ہے کہ اعلیٰ کردار اور رفتار انسان کو برائی کے ساتھ ایک طویل جنگ کے میدان میں لے آتے ہیں۔ اور اس جنگ میں ان کی داخلی زندگی محفوظ رہتی ہے۔

مولانا رومی نے اپنی کتاب "مثنوی" میں لکھا ہے:

صوفی شکاری کی طرح شکار کا انتخاب کرتا ہے
وہ ہرن کے پاؤں کے نشان کے پیچھے چلتا ہے
یہ وہ نقش قدم ہیں جن سے وہ سراغ لگاتا ہے
لیکن درحقیقت یہ وہ ہرن ہے جو اسے راستہ دکھاتا ہے

Marfat.com

جب تک تم خدا کی راہنمائی کو معصوم بن کر دعوت دیتے ہو۔ اور تم تصورات سے پاک ہو کر خدا کی طرف بڑھتے ہو تو آپ کے ذہن میں روحانی علم کی شمع جلائی جائے۔ خدا وجود امن ہے اور تمام تصورات سے بعید۔ بڑی خاموشی ہے' گہری محبت اور تحفظ ہے' اس وجود کو پہچاننے کے بعد سکون ملتا ہے۔ اور یہ سکون رمنا مہارشی کے مطابق ایسا ہے جس طرح تھکا ہوا شخص بستر پر آرام کر رہا ہوتا ہے۔ خدا کی فطرت سخاوت ہے۔ اور انہوں نے ہزاروں مخلوقات اور دنیا کو سچائی سے پیدا کیا۔ رائز بروک نے لکھا ہے:

یہ الوہیت کی دوگنی جائیداد ہے۔ اور پوشیدہ بچہ اس دہری حقیقت کے کردار میں ایک شخص ہے اس دنیا میں انصاف اور خدا کے ساتھ وحدت کی کوششیں باہم یکساں اہم ہیں۔ مندرجہ ذیل شعر کو ہم نے رومی کی ایک اور کتاب سے لیا ہے۔

آگے بڑھو' آگے بڑھو تمہارے ذریعے راستہ کھل جائے گا
تباہ ہو جاؤ' تم زندگی کا طوفان ہو
خاکساری اختیار کرو' تم بڑے ہو جاؤ گے
تم اپنے آپ کے لئے ظاہر ہو جاؤ گے

آگے بڑھو تاکہ راستہ تمہارے لیے کھل جائے۔ اور اگر تم خدا کے راستے پر چلو گے تو تمہیں سب کچھ عطا کیا جائے گا۔ مولانا رومی نے آگے چل کر لکھا ہے:

خون جاری ہو جائے گا' انہوں نے کہا
باغ کے لیے پھولوں سے
اور دل سے جو مجھ سے پیار کرتا ہے
ایک زخم ہے حفاظت کے بغیر

ہماری زندگیوں کے باغ کو کون پھول لانے سے منع کرتا ہے ہم رونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اپنے درد کو محسوس کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جیسا کہ رومی نے کہا ہے کہ اپنے دلوں کو کھول دو اور یہ تسلیم کرو کہ اگر آپ نے اپنا دل کھول دیا تو اس میں زخم ہوں گے۔

دنیا کے ساتھ محبت کرنے کے زخم ہوں گے

مولانا رومی نے لکھا ہے:

سیکھنا چھوڑ دو اور جاننا شروع کرو
گلاب کھلتا ہے اور کھلتا ہے
اور جب یہ گرتا ہے
باہر کی طرف گرتا ہے

بچہ جوش میں آتا ہے' میں نے ایک دفعہ یہ عمل دیکھ لیا اور دیکھا کہ پھول گر پڑا اور جس زمین سے اٹھا تھا اسی زمین پر گر گیا۔ جب میں نے اس کی زندگی اور موت دیکھی تو میں نے کہا کہ مجھے بھی اس طرح موت چاہئے۔ آرام دہ اور خاموش موت۔

مولانا رومی نے لکھا ہے:

خدا کا شکار بن جاؤ اور غم نہ کرو
اپنی اصلیت کی طرف چلو کیونکہ درد تمہیں پرغمال بناتا ہے
دیکھو تمہاری زندگی تمہارے راستے پر پردہ ڈالتی ہے
ثابت قدم رہو نہیں تو تم کمزور ہو جاؤ گے

تمہیں خدا کا شکار بننا پڑے گا اگر تم زندگی کی تفصیل سے احاطہ کرنا چاہتے ہو۔ یہ تمہارے راستے پر پردہ ڈال دے گا۔ راستہ بذات خود روشنی ہے جو کہ شناخت کی علامت ہے۔ اب ہم مولانا جلال الدین رومی کے دیگر خوفناک اور پر نور اشعار پر نظر ڈالیں گے جو کہ زندگی میں داخل ہونے کی داستان سناتا ہے۔

ہزار سورج سے سخت اور خوبصورت
میرے گھر میں ٹوٹ گیا اور پوچھا
تمہارا دل کیسا ہے؟
ان کی عظمت کا لبادہ دل کی چھت پر کھوج لگاتا ہے
لبادہ اٹھاؤ کیونکہ یہ خون کی چھت ہے

یہ چند سطریں شاگرد اور استاد کے درمیان تعلقات کی بہترین مثال ہے۔ شاگرد اکثر

Marfat.com

استاد سے یہی کہتا ہے کہ مجھے قتل کرو۔ جب میں 33 سال کا تھا تو میں مادر میرا کے پاس چلا گیا۔ میں ان سے امن اور ذہنی خوشیوں کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ میں نے کہا کہ میرے پرانے وجود کو ختم کر دو۔ میں مزید زندگی کی تمنا نہیں کرتا۔ میں مزید زندہ رہنا نہیں چاہتا' یہ صرف بہانہ ہے' محبت کے ساتھ مجھے قتل کرو' مجھے اپنی خوبصورتی سے قتل کرو۔ کمالیت سے مجھے قتل کرو' روشنی سے مجھے قتل کرو' عزت کے ساتھ مجھے قتل کرو' نور سے مجھے مارو لیکن مجھے قتل ہی کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ایک حقیقی شاگرد اور سچا شاگرد اپنے استاد سے کرتا ہے۔ جب کوئی شخص دل کی گہرائیوں سے باتیں کرتا ہے تو اندر ہی اندر تباہ ہو جاتا ہے۔ بعض وقت درد میں شدت آجاتی ہے لیکن عمل کی خوبصورتی میں بھی شدت آتی ہے۔ جیسا کہ مولانا رومی نے فرمایا ہے کہ خوبصورتی ہزاروں سورج سے سخت اور تیز ہے۔ اس شعر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں رومی کی طرح شمس کے ساتھ رہنا پڑے گا تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ یہ شخص کسی شخص کے اندر ایک روحانیت ہے!

ان کی عظمت کا لبادہ دل کی چھت پر کھوج لگاتا ہے
لبادہ اٹھاؤ کیونکہ یہ خون کی چھت ہے

آخری سطر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ لبادے پر خون مت لگائیں اور اسے خون آلود نہ کریں اور یہ بھی بتاتا ہے کہ چھت پر بہت زیادہ خون ہے۔ درحقیقت اس شعر سے رومی اور شمس کے تعلق کا پتہ چل جاتا ہے۔ جب استاد کی محبت مکمل طور پر ظاہر ہو جاتی ہے تو پھر شاگرد محسوس کرتا ہے اور اسے پتہ چلتا ہے کہ استاد کی محبت نے اسے کس طرح راہ راست پر لگایا ہے:

جس آگ میں' میں جلتا ہوں وہ تم ہو
میں آپ کی طرح جل جاتا ہوں' اپنے آپ کو جلاتا ہوں
چمکیلا پن' کامیابیاں بغیر آواز کے
مجھے تلاش مت کرو میں یہاں نہیں ہوں

یہ شعر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب روحانی آگ پیدا ہو جاتی ہے تو تم اس میں جل جاتے ہو لیکن تم جانتے ہو کہ یہ روحانیت ہے جو تمہارے اندر جل رہی

Marfat.com

ہوتی ہے اور تم بھی روحانیت کی طرح جل جاتے ہو۔ تم آگ میں جلتے ہو اور آگ تمہیں جلا رہی ہوتی ہے۔ چمکیلا پن کامیابی کے بغیر یہ کوئی نہیں دیکھ سکتا اور نہیں دیکھ سکے گا۔

آگ ایک ہے' صرف ایک' اکثر ایک
پرندے بنو' زندہ پرندے بازو مارتے ہیں
میں آواز نہیں ہوں' میں گانے والی آگ ہوں
جو کچھ آپ نے سنا وہ آگ کے جلنے کی آواز ہے

ان شعروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تم ہو وہاں رومی پہلے سے موجود ہے۔ جہاں تم نہیں جانتے ہو کہ آگ ہے وہاں رومی پہلے سے بیداری کی حالت میں موجود ہے۔ رومی وہاں سے بات کرتا ہے جہاں اسے پتہ ہے کہ تم موجود ہو۔ اگر تم اسے سنا سکتے ہو تو پھر تم اور وہ اکٹھے جلتے ہو۔ تم مل کر جلتے ہو ایک آگ میں۔

جو کچھ میں اپنے بارے میں کہتا ہوں وہ آپ کے بارے میں کہتا ہوں
جدائی کی دیواریں ٹوٹ چکی ہیں
یہ آواز مجھے آپ کی آواز میں پکڑتی ہے
جل جاتی ہے اگر ہم سے ہم کی بات کرے

رومی بچے کی طرح جانتا ہے کہ وہ ہم ہے اور ہمیں انہی میں سے کچھ دینا چاہتا ہے لیکن ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ ہم ہم ہیں اور وہ رومی ہے۔ وہ آواز جو مجھے پکڑتی ہے۔ وہ یہ شعر ہو گا یہ میری اپنی آواز اور ہماری آواز ہے۔ ہم محبت کی آگ اور ابدی خوشی پر بحث کرنے سے قبل رومی کے مندرجہ ذیل شعروں پر غور کریں گے:

میری عظمت یہ ہے کہ تمہارے اندر جل جاؤں
تاکہ جو آگ مجھے کھاتی ہے اس کا پتہ کروں
اپنے آپ کو کھا رہی ہے' یہی آگ ہو گی
میری ہڈیوں پر رقص کر رہی ہے

میری عظمت یہ ہے کہ تمہارے اندر جل جاؤں یہ نہیں کہ دنیا پر حکومت کروں یا مشہور شاعر بنوں یا اور کچھ۔ آگ کے اس طرح جلنے سے عظمت اور برکت اور علم

Marfat.com

اور وجد آجاتے ہیں۔ جہاں تک آگ کے کھانے کا تعلق ہے۔ وہ دراصل نور ہے کیونکہ روحانی آگ اپنے لیے نور خود فراہم کرتی ہے۔ جو آگ مجھے کھاتی ہے وہ اپنے آپ کو کھاتی ہے ہمیں آگ بننا پڑے گا اور اپنی ہڈیوں پر ناچنا پڑے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم پوری عظمت اور وقار کے ساتھ زندگی گزاریں اپنے خون' ہڈیوں اور اعضا کو مضبوط کر کے زندگی گزاریں۔ پھولوں کو دیکھیں ایک ہی لمحے میں کھلتے ہیں اور ایک ہی لمحے میں مرجاتے ہیں۔ بہت سے جدید تعلقات کے حوالے سے ہم دوسروں سے یہ توقع کرتے ہیں کہ ہمارے لیے جل جائیں۔ حالانکہ ہم اپنی ہی ہڈیوں پر رقص کرتے ہیں۔ اور ہڈیاں ہر کسی کی اپنی ہوتی ہیں۔

تمہارے کمزور نور پر آنسو
مجھے حیران کر دیتا ہے
میں نے دیوانہ ہونے کی دعا کی
آپ نے میری آنکھیں دریا میں دیکھیں

جب تم بچے بن جاتے ہو تو پوری دنیا محبوب کی روشنی سے خوبصورت بن جاتی ہے۔ روشنی بہت بڑی ہوتی ہے اور نور تمہیں حیران کر دیتا ہے۔ اگر تم حقیقی طور پر اس دنیا کو دیکھ لیتے ہو تو وہ تمہیں تمہاری گہرائیوں تک لے جائے گا۔ تمہیں ان گہرائیوں تک ان لوگوں کے ذریعے لے جایا جائے گا جن سے تم ملاقات کرتے ہو۔ خبروں کے ذریعے اور اس بڑی خاتون کے ذریعے جو کار کے شیشے سے اچانک نمودار ہو جائے۔ اور ان چیزوں کے ذریعے جو مستقل طور پر تمہیں تمہاری اصلیت کا پیغام دیتی ہیں۔ رومی کہتا ہے کہ میں نے خدا کی محبت میں دیوانہ ہونے کی درخواست کی۔ جہاں تک دریا کا تعلق ہے تو یہ تصوف کا دریا ہے۔ اور جب صوفی آنکھیں کھول دیتا ہے تو اس دریا کے اندر سے اسے روشنی نظر آتی ہے۔ پس دریا اور آنکھیں ایک ہو گئیں۔ آنکھیں' آنسو' دریا اور روشنی ایک ہو گئی۔

میں نے ان کے چہرے پر بہت دیکھا ہے
اور میں نے ان کی آواز کے ساتھ بہت گانا گاتے ہوئے دیکھا
وہ آواز جو میرے منہ میں سورج لاتی

Marfat.com

اور تمام الفاظ کو جلا دیتی ہے —
کوئی نہیں دیکھتا ہے
تباہ حال چٹان ریت کا ٹیلہ بن گیا
لیکن اگر انہوں نے کہا' تو وہ سنیں گے
کہ سمندر گا رہا ہے

کوئی وہ آخری لمحہ نہیں دیکھتا کیونکہ وہاں کوئی گواہ موجود ہی نہیں ہے۔ میک تھلڈ نے ایک نظم میں کہا ہے کہ عدم کے ساتھ کھڑے ہو کر میں عدم کی طرف جاتا ہوں۔ آج کل اکثر بچوں نے اپنے سینے پر یہ الفاظ لکھے ہوتے ہیں:

میرے اندر تمہاری صبح...... میں نشہ ہوں
ہزاروں الفاظ مدھم ہو گئے
روشنی تاریک ہے' ہمارے لیے' اس کے لیے
شناخت کی دنیا میں بے شمار شعلے موجود ہیں

یہ شعر کبریا کے سمندر میں مکمل غوطہ خوری کے مترادف ہے اور یہ سمندر خدا کے نور کا سمندر ہے۔ میرے اندر تمہاری صبح کا مطلب یہ ہے کہ جب خدا کا نور مکمل طور پر ذہن میں آتا ہے تو تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔ اور ہزاروں الفاظ مدھم ہو جاتے ہیں۔ ہر چیز یعنی تصورات اور نظریات مدھم ہو جاتے ہیں۔

یہ معجزہ روزانہ صبح اور شام کی طرح
عام روئی کی طرح' محبت کے بعد نیند کی طرح
اگر میں اسے دیکھوں تو مجھے اپنا تصور نظر آتا ہے
اگر میں اپنے آپ میں دیکھوں تو مجھے ان کے شعلے نظر آتے ہیں

کئی سال پہلے ایک دفعہ مجھے اپنی ایک تصویر دیکھنے کا تجربہ ہوا تو اس میں سے ماں کا سفید نور مجھے نظر آیا۔ پھر میں نے اس کی آواز سنی جو کہہ رہی تھی کہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔ اسی طرح جب معجزات ظاہر ہو جاتے ہیں تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ وہ تمہارے چہرے سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ روحانی دنیا کو خدا کی محبت سے نہیں دیکھ سکتے ہیں کیونکہ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم بچے

کی طرح جذباتی ہو جائیں گے۔ افلاکی نے رومی اور ان کے دوستوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ رات دن خوشی کا رقص کر رہے ہیں۔

زندہ رہو تاکہ سب کچھ دور ہو جائے
کوئی بھی چیز ہمیں علیحدہ نہیں کر سکتی
محبت تمہیں یہاں لے آتی ہے
روشنی نبض دیکھتی ہے
اکثر سورج کے دل کا
میں نے انگور کو کچل دیا ہے
دوڑتا ہوں جہاں محبت مجھے لے جاتی ہے
میرے گرد کیوں گھومتے ہو
میں اپنے گرد گھوم رہا ہوں
چھت کے اوپر چھلانگ لگاتے ہوئے
میرا سر پھٹ گیا
چاند کے اوپر خوشی کے لئے آواز دی کوئی جواب نہیں ملا
وہ پر امن دن جہاں کمزور ہوا تمہارے سراغ کی خوشبو لے آئی
میں اس ایک کی جنت میں ہوں
بات کرنے کے قابل نہیں' بات نہ کریں
جب میرے اندر محبت ہوتی ہے' تو میں محبت کے ساتھ ایک ہوتا ہوں
جب میں تمہارا نام لیتا ہوں تو خوش ہوتا ہوں
میں آوارہ پھرتا ہوں گھومنے والے پہیے کی طرح اپنے پہلو میں
جہاں ہر واقعہ کی خفیہ خوشی ہوتی ہے

آخری دو سطریں یہ واضح کرتی ہیں کہ بچہ کس طرح ہنس اٹھتا ہے نور کے نشے میں مست یعنی جب کسی کی حالت بچے جیسی ہو جائے تو ہم زمانہ لوگ اور چیزیں اس کے گرد رقص کرتی ہیں۔ اسے پیغام دیا جاتا ہے' اگر طویل راستے میں روحانی ذہن ان کے ساتھ باتیں کرنے لگ جاتا ہے تو پھر اسے حقیقت کو سننا پڑے گا اور جو ہدایت

Marfat.com

اسے دی جائے اس پر عمل کرنا ہی ہوگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اس وقت ہر واقعہ تمہارے لیے ایک تازہ چیز کی نوید ہوگی۔ اگر تمہیں کینسر ہے لیکن تمہارے اندر کی روح جانتی ہے کہ خود غرضی اور ذاتی خواہشات کچھ بھی ہوں پھر بھی تم محبوب کے قریب ہو اور اس کی قربت تمہیں حاصل ہے۔

مولانا جلال الدین رومی نے لکھا ہے:

ہزار پیالوں میں ایک ہی چاند چمک رہا ہے
ہزار کھیتوں میں ایک قسم کا تازہ پانی ہے
ایک سورج لاکھوں کروڑوں سایوں کے ساتھ
بچے کو پکارنے کے لئے محبت کی پکار ایک خاموشی کے ساتھ

آخری تین مصرعوں پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ باب ختم ہو گیا اور میں اس میں انسان کامل' روحانی اور صوفیانہ شاعری اور مقدس فن پر بحث کرتا رہا اور یہ تمام چیزیں ہمیں روحانی بچپن کی طرف لے جاتی ہیں اور ہمیں مکمل تبدیلی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اگر یہ تمام قسم کا اعتماد اور طاقت ہمیں حاصل ہوتی تو ہم کتنے طاقت ور ہوتے اور ہمیں کسی چیز سے خوف نہ ہوتا۔ ہم جیل میں ہوتے اور جیلر کے لئے دعا کرتے' ہمیں مار دیا جاتا اور ہم مارنے والے کے لیے دعا کرتے۔ یہ وہ طاقت ہے جس سے ہم اس دنیا کو بدل سکتے ہیں۔

برکت کا بڑا درخت اور سورج کی ہزاروں کرنیں
ہر لمحے ابدی مشک کی خوشبو لاتی ہیں
میں تمہارے پھول ستاروں والے سمندر میں مشکل سے اتر جاتا ہوں تو
تو تمہارا جسم میرے دل سے پرواز کرتا ہے
میں ایک چھوٹے ذرے سے بھی زیادہ سکڑ گیا ہوں
آخری ستارے سے بھی آگے چلا گیا
یہ سب رومی کی باتیں ہیں اور
یہ باغ تازہ پھولوں پھلوں کے ساتھ بھی
تحیر کا قانون میری زندگی پر حاوی ہے

Marfat.com

میری زندگی کا ہر لمحہ محبت میں جلتا ہے
اور ہر لحظہ اچھلنے سے محبت تازہ ہو جاتی ہے

جس طرح ہمیں ناقابل برداشت درد اور ناقابل برداشت کام سے واسطہ پڑتا ہے تو پھر درد کے علاج کی ضرورت پیش آتی ہے اور ہمیں روحانی تازگی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہم محبت کے لئے کام کریں اور ہم نہ تھکا دینے والا کام کریں گے اور تمام ممکنہ امیدوں کی واپسی سے بعید محبت کریں گے۔ ہر کسی کے لیے ہمیشہ زندہ رہنے والے شعلے علامات اور خوشی بن جائیں گے۔

جو کچھ آپ نے سنا ہے یا کہا ہے وہ صرف بم کا گولہ ہے
محبت کا مطلب راز پنہاں ہے جسے ظاہر نہیں کیا جاسکتا
نور کے اس پیچ و خم میں بچہ پہلے سے وجد کر رہا ہے
کھیل رہا ہے، محبت میں کبھی گم اور کبھی ظاہر ہو جاتا ہے

Marfat.com

باب دہم

موت کی فتح

روحانی خوشبو اور روحانی نور مشک کی مانند ہے اور یہ مادی دنیا اور اس کی خوشیاں مشک کی مہک ہیں۔ پس جس چیز کو تم پسند کرتے ہو یا چاہتے ہو وہ مشک کی مہک ہے اور یہ مہک بدلتی رہتی ہے۔ جس شخص نے اس مہک اور مشک کو تلاش کیا ہے اور مہک سے اسے آرام نہیں ملا ہے۔ وہ اچھا ہے اور اچھائی کے لئے خوشبو تلاش کرے نہ کہ اتفاقی بات لیکن جس شخص کو مہک حاصل کرنے سے تسلی ہو جاتی ہے وہ شیطان ہے کیونکہ مہک وہ چیز ہے جسے ہاتھ میں پکڑا نہیں جاسکتا۔ خوشبو کے لئے مشک کی تعریف کافی ہے اور جب تک اس دنیا میں مشک موجود ہے اس کی خوشبو بھی موجود رہے گی۔ جب یہ حجاب میں داخل ہو کر دوسری دنیا میں واپس آجاتی ہے تو وہ تمام لوگ جو اس کی خوشبو سے زندہ رہتے ہیں مرجاتے ہیں۔

رومی کے مکالمے سے اخذ کردہ فقروں میں ہمیں صوفی کے خفیہ علم کا یہ سراغ مل گیا ہے کہ مرنے کے وقت کیا ہوتا ہے۔ قرآن مجید جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس قسم کے بہت سے واقعات سے بھرا پڑا ہے لیکن صوفیائے کرام کا نقطہ نظر متفرق ہے۔ کیونکہ وہ مرنے سے قبل موت پر یقین رکھتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ جو موت کا پہلی بار تجربہ کرتے ہیں وہ مرنے سے قبل موت کے تجربے سے محروم ہو جاتے ہیں۔

جب تک مشک اس دنیا میں موجود ہے اس کی خوشبو بھی موجود رہے گی۔ جب یہ حجاب میں داخل ہوتی اور دوسری دنیا میں واپس آتی ہے تو جو لوگ اس کی مہک پر زندہ رہتے ہیں سب مرجاتے ہیں۔ اس خوشبو کے لئے مرجاتے ہیں جو مشک

سے آتی ہے۔ اس کے بعد جب انہیں مشک مل جاتی ہے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ کئی سال تک میں اپنی زندگی کے بارے میں سوچتا رہا اس سے قبل کہ میں اپنے استاد سے ملاقات کروں۔ میں کمرے میں کافی دیر تک چکر لگاتا رہا جس میں مجھے خوشبو محسوس ہوئی اور یہ وہ خوشبو تھی جسے میں مطالعہ' سیکس' پسینے اور قدم زنی میں تلاش کرتا رہا۔ میں اس خوشبو کو پارکوں میں غور و فکر کرنے یا بیتھوون کو پڑھنے میں تلاش کرتا رہا۔ پھر ایک دن میں کمرے میں پھرتا رہا اور مجھے ایک عورت نظر آئی جس سے یہ خوشبو آرہی تھی۔ ہماری زندگیاں اطلاعات سے بھری پڑی ہیں۔ زندگی کا ہر کمرہ خوشبو کی مہک ہے۔

میرے محبوب کا ذہن خوشبو سے کس قدر خوش ہے
کس قدر دل میرے دوست کی چمک سے زخمی ہے

لیکن زندگی کا بنیادی مقصد اس خوشبو کی تلاش ہے' اس چمک کی تلاش ہے اور اس چمک کے سرچشمے کی تلاش ہے۔

مولانا رومی نے لکھا ہے:

اس کے بعد خوش ہے وہ شخص جو مہک کے ذریعے مشک تک پہنچتا ہے اور مشک میں ضم ہو جاتا ہے اور مشک کی خوشبو میں ابدیت بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ دنیا کو خوشبو سنگھاتا ہے اور دنیا ان کی خوشبو سے تازہ ہو جاتی ہے۔

زندگی میں موت دراصل اصلیت تک پہنچنا ہوتا ہے نیز اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ذاتی خواہشات کو چھوڑ دیا جائے اور درد' خوشی' بے خودی اور غم کے تمام تجربات سے مستفید ہو جائے۔ یہ وہ حالت ہے جس کا ذکر شیخ ابن عطاء اللہ نے کیا ہے۔ یہ تمام مخالف سمتوں کے باہم ملنے کی حالت ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

وہ پیتا ہے اور پرہیزگار بنتا ہے۔ وہ غیر حاضر اور غیر موجود ہے۔ وہ غائب ہے اور وہ اپنے وجود میں اضافہ کر رہا ہے' ظاہر ہونا چاہتا ہے۔ اس کا اتحاد اور رسیدگی اس کی علیحدگی کو چھپا نہیں سکتے اور نہ ہی اس کی علیحدگی اسے ان کی رسیدگی اور وصل سے چھپا سکتا ہے۔ اس کی جبلتیں اس کی آزادی سے منحرف نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی اس کی آزاد جبلتوں سے اسے منحرف کر سکتا ہے۔

اس کے بعد خوش ہے وہ شخص جو مہک کے ذریعے مشک تک پہنچتا ہے۔ اور مشک میں ضم ہو جاتا ہے اور مشک کی خوشبو میں ابدیت بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ دنیا کو خوشبو سنگھاتا ہے۔ اور دنیا ان کی خوشبو سے تازہ ہو جاتی ہے اس وقت جسم خودی اور زمان و مکارم کے ساتھ شناخت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔ موت کائنات کے زمان و مکان میں ایک واقعہ ہے۔ ابدی سورج کا کوئی سایہ نہیں ہے۔ اور ابدی نور میں کوئی تاریکی نہیں ہوتی اسی طرح ابدی زندگی میں موت نہیں ہوتی۔ لوگ موت کو کچھ بھی کہیں لیکن یہ ایک واقعہ ہوتا ہے کیونکہ تم ابد ہو۔ اور مرتے نہیں ہو کیونکہ تم کبھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہو۔ جب رمنا مہارشی مرجاتا ہے تو ان کے شاگرد دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں اکیلا نہ چھوڑو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ میں تو ایک حقیقت ہوں۔

رومی نے لکھا ہے:

اسی طرح اس کے لئے جانے کا کوئی راستہ نہیں رہ جاتا کیونکہ وہ مشک کی خوشبو میں لازوال بن چکا ہے۔ اور جب تم اپنی اصلیت کی طرف مڑتے ہو تو تم اس سرچشمے کی ابدیت کے ساتھ مل جاتے ہو۔ اور پھر وہی سرچشمہ تمہیں علم سے نوازتا ہے۔ تمہیں علم اور روشنی عطا کرتا ہے جو کہ آپ کے اندر ہمیشہ کی طرح زندہ رہتا ہے۔ اور جو شخص مشک کی خوشبو سے لازوال بن جاتا ہے اور مشک کی حالت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوسروں کو بھی خوشبو دیتا ہے۔ جو پوری دنیا کو اپنی خوشبو سے مستفید بنا دیتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں ابدی سرچشمے کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے۔ اور انہیں جاننے کے لئے راستہ بن جاتا ہے۔ ایک دفعہ جب تمہارے ذہن کو جلایا جائے اور خاموشی طاری ہو جائے پھر تمہیں موت نہیں آئے گی کیونکہ یہ ابدی بیداری کی حالت ہوتی ہے اور موت کے بعد بھی انسان زندہ رہتا ہے۔ ایک دفعہ جب کوئی مرد یا عورت مشک میں ضم ہو جاتا ہے تو پھر اس دنیا میں بھی اس کے رابطے جاری و ساری رہتے ہیں' اور وہ رومی یا راما کرشنا بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر رومی کی شاعری ایک خوشبو ہے۔ جس سے پوری دنیا مستفید ہو جاتی ہے۔ اور یہی شاعری لوگوں کو ان کی اصلیت بتاتی ہے۔ جس طرح رومی

Marfat.com

لکھا ہے کہ صرف ایک ہی نام جس کے ذریعے وہ بچ نکلا ابدی علم کی نگاہ میں خود غرضی' زمان و مکان کا نشہ حل ہو جاتا ہے۔ ایک صوفی جب وہ ہر طریقے سے پلٹ جاتا ہے۔ عام آدمی کے خیال میں یہ زندگی ہے اور مختصر زندگی ہے اور یہ زندگی نہ صرف مختصر ہے بلکہ درد ناک' اور مشکل ہوتی ہے۔ صوفی کا خیال ہے کہ زندگی ابدیت کا انکشاف ہے۔ عام شخص کا خیال ہے کہ موت ایک تباہی ہے' غم ہے اور پریشانی ہے۔ جبکہ رومی کا خیال ہے کہ موت ابدیت کے ساتھ شادی کے مترادف ہے صوفیاء کا خیال ہے کہ موت خطرہ نہیں ہے بلکہ ابدیت کی طرف جانے کی دعوت ہے' محبوب سے ملاقات کی دعوت ہے۔

جب محبت کرنے والے ان کے سفر میں مرتے ہیں
تو روح ان سے ملاقات کے لئے دوڑتی ہے
جب وہ چاند کے پاؤں میں مرتے ہیں
تو وہ سورج کی طرح منور ہو جاتے ہیں

افلاکی کے مطابق کہ ایک دن رومی سے ان کے ملازم نے پوچھا کہ موت سے تو پیغمبر بھی خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ رومی نے جواب دیا! خدا ہمیں اس قسم کے احساسات سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیا لوگوں کو موت کا پتہ ہے کہ وہ کیا چیز ہے؟ اولیاء کے لیے موت اگر حقیقت سے ملاقات کے مترادف ہے تو پھر لوگ اس سے کیوں بھاگتے ہیں۔

صوفیائے کرام کے خیال میں موت عاشق اور محبوب کے درمیان وقت اور زندگی کے خرچ کے مترادف ہے اور اس موقع کے لئے ہر صوفی اپنے آپ کو تیار کر رہا ہے تاکہ مرنے سے قبل وہ ایک لازوال نور اور لازوال حقیقت بن جائے۔ اس کے بعد ایک مکمل اور خبردار دل' ایک بیدار دل اصلی دل سے ملاقات کرتا ہے۔

موت کے بارے میں ہم کیا جانتے ہیں؟ اگر تم موت کے بارے میں جاننا چاہتے ہو تو تمہیں خدا کے نور کی طرف سفر کرنا ہو گا اور ذاتی خواہشات کو ختم کرنا ہو گا۔ اس کے بعد تمہیں موت کے تمام تجربے سے گزرنا ہو گا تاکہ تم ابدی نور اور

Marfat.com

روشنی تک پہنچ سکو۔ اس تجربے سے گزرنے کے بعد تم اس چیز سے واقف ہو جاؤ گے جس کے بارے میں صوفیائے کرام کو پتہ ہے۔

ہم موت سے خوفزدہ کیوں ہیں؟ مرنے کے درد سے کیوں خوفزدہ ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم پہلے سے موت کے لئے آمادہ نہیں ہوتے' ہم پہلے سے مرتے ہی نہیں ہیں اور ہم نے روشنی کا راستہ اختیار ہی نہیں کیا ہے۔ اگر ہمیں ان چیزوں کے بارے میں پتہ ہوتا یا ہم موت کے لئے تیار ہوتے تو ہم موت سے ہرگز خوف زدہ نہ ہوتے۔ ایک صوفی کے لئے جو دنیا میں ہی مر گیا ہے۔ اپنے محبوب سے ملاقات کے مترادف ہے۔

ہماری موت دراصل ہماری بقا کے ساتھ نکاح ہے
اس کا راز کیا ہے کہ خدا ایک ہے
سورج خود تقسیم ہو جاتا ہے
گھر کے مختلف دروازوں کے کھلنے کی آواز سے
لیکن جب یہ آواز بند ہو جاتی ہے تو یہ افراط بھی ختم ہو جاتی ہے
افراط مختلف تاکوں میں موجود ہوتی ہے
لیکن انگور کے جوش میں اسے ڈھونڈنا ناممکن ہے
وہ جو خدا کے نور میں زندہ ہے تو
اس دنیاوی روح کی موت ایک عنایت ہے
اس بارے میں کوئی اچھائی یا برائی نہ کروں
کیونکہ یہ اچھائی اور برائی سے بعید چلی گئی ہے
اپنی توجہ خدا پر مرکوز کریں اور
نظر نہ آنے والی چیز کے بارے میں بات مت کریں
کیونکہ تمہاری توجہ پر وہ ایک اور توجہ مرکوز کرے گا
اور یہ صرف جسمانی آنکھ کی نگاہ نہیں ہوتی
یہ وہ نگاہ ہے جس کے لئے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی
خدا کے نور پر توجہ مرکوز کریں

Marfat.com

اور اس نور سے چیزیں نہیں چھپ سکتی ہیں
اگرچہ تمام روشنیاں خدا کے نور سے سرچشمہ لیتی ہیں
اسے خدا کی روشنی مت کہو
بلکہ صرف ابدی روشنی ہی خدا کا نور ہوتی ہے
ایک روز روشنی جسم کی روشنی ہوتی ہے آنکھوں کے اندر چمکتی ہے
یہ جہنم کی روشنی ہوتی ہے جو مخلوق کی
ان لوگوں کے علاوہ جن کے لیے
جن کی آنکھیں خدا نے روشن کی ہوتی ہیں
اے خدا' خیالی صورت کا تحفہ عنایت کرنے والے
خیالی صورت یہ پرندہ آپ کی طرف اڑ رہا ہے
پرجوش خواہش کے پر و بازو سے

"ہماری موت ازل کے ساتھ نکاح ہے' رومی 17 دسمبر1273ء کو مر گیا اور صوفیاء ان کے نکاح کی رات پر خوشی منا رہے ہیں۔ عرس منا رہے ہیں یہ وہ رات ہے جب رومی محبوب سے ملا اور محبوب سے ملاقات کی۔ آخری دنوں میں جب وہ بیمار تھا رومی نے اپنے ایک دوست سے کہا:

جب محبوب اور محبت کرنے والے کے درمیان صرف پرانے کپڑے ہیں تو کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ نور نور سے ملے؟ اس کے بعد ہمیں پتہ چلا ہے کہ موت کا راز کیا ہے۔ رومی نے کہا ہے کہ خدا ایک ہے' خدا نہ موت ہے اور نہ زندگی' نہ غم اور نہ خوشی بلکہ غم بھی خوشی بھی کیونکہ زندگی اور موت دونوں خدا کے ہاتھ میں ہے پس معلوم ہوا کہ موت خدا سے ملاقات کا بہترین انتظام ہے۔

اب ہم نشارگ دتہ مہاراج کے حوالے سے اس بات پر غور کریں گے جو انہوں نے 74 سال کی عمر میں کہی تھی۔

اب میری عمر 74 سال کی ہو گئی ہے جبکہ میں ابھی تک اپنے آپ کو بچہ محسوس کر رہا ہوں۔ میں واضح طور پر محسوس کر رہا ہوں کہ تمام تبدیلیوں کے باوجود میں ابھی تک بچہ ہوں۔ میرے گرو مجھ سے مخاطب ہیں کہ میرے اندر کا بچہ میں ہی

Marfat.com

ہوں اور اس حالت کی طرف واپس آجاؤ جہاں "میں ہوں" مکمل سچائی کے ساتھ موجود ہے' اس سے قبل کہ وہ "میں ہوں" یا یہ میں ہوں کے الفاظ سے خراب ہو جائے۔

تم پر جعلی شناخت کا بوجھ ہے' اس بارے میں دستبردار ہو جاؤ' گرو نے مجھے بتایا کہ ان پر یقین کرو' میں تم سے کہتا ہوں کہ تم روحانی ہو اور میری باتوں کو حقیقت سمجھو خدا تمہاری خوشی ہے۔ اور تمام چیزیں کیونکہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ یاد رکھو کہ تم خدا ہو اور صرف تمہاری ہی خواہش پوری ہو جاتی ہے۔ میں نے ان کی باتوں پر یقین کیا اور محسوس کیا کہ ان کی باتیں سچی ہیں۔

میں نے اپنے ذہن کے ساتھ سوچنے کی یہ شرط نہیں لگائی کہ میں خدا ہوں اور میں بعید ہوں۔ بلکہ میں نے ان کی ہدایات پر عمل کیا اور سوچا کہ میں ہوں اور خدا ایک ہے۔ میں ایک طویل عرصے تک اپنے آپ کے ساتھ باتیں کرتا رہا اور بہت جلد میرا ذہن پر امن ہو گیا اور میری حالت معمول پر آ گئی۔ ذہن سے تمام مشکوک تصورات غائب ہو گئے۔ صرف امن اور خاموشی میرے ذہن پر طاری رہی۔ میرے لیے اس ہندو مذہبی شخصیت کا بیان ایک واضح حقیقت ہے جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ بیداری کیا ہوتی ہے۔ مولانا جلال الدین رومی اور ان کے ساتھیوں نے بھی اس قسم کا اظہار خیال مختلف اشعار کے ذریعے کیا ہے۔

ہماری موت دراصل ازل کے ساتھ ہمارا نکاح ہے
اس کا راز کیا ہے؟ خدا ایک ہے
سورج خود تقسیم ہو جاتا ہے
گھر کے مختلف حصوں کے کھلنے کی آواز سے
لیکن جب یہ حصے بند ہو جاتے ہیں تو افراط ختم ہو جاتا ہے

زندگی کی اصلیت اور حقانیت کے بارے میں یہ انتہائی گہری وضاحت ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ رومی کے لیے سورج روحانی شفافیت کی حیثیت رکھتا ہے۔ جبکہ افتتاح وہ پانچ قسم کی سوچ ہے جس کے بارے میں اپنشد نے بھی بتایا ہے کہ خدا کی روشنی خودبخود دروازوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور ان دروازوں کا مختلف کام ہوتا ہے۔

موت جب ان دروازوں کو بند کرتی ہے۔ اور تمام صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں تو اس کے ساتھ افراط اور تصورات بھی ختم ہو جاتے ہیں اور سورج ایک بار پھر پوری روشنی کے ساتھ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کا ذکر تبت کی روایات میں بھی آیا ہے۔ اور ان کے بارے میں صوفیائے کرام کے علاوہ عیسائی ماہرین کو بھی پتہ ہے۔

افراط انگور کے مختلف دانوں میں موجود ہے
لیکن انگور کے رس میں اسے ڈھونڈا نہیں جاسکتا ہے

اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ صوفی اپنے احساسات کے ذریعے انگور کا رس یا شراب بن جاتا ہے اور یہ شراب اتحاد کی برکت ہوتی ہے۔ پھر جب اس شراب میں وہ بے خود ہو جاتا ہے تو خوشی اور برکت' موت اور زندگی اس دنیا اور اس دنیا کے درمیان فرق ختم ہو جاتا ہے۔

مولانا رومی نے لکھا ہے:

وہ جو خدا کے نور میں زندگی بسر کر رہا ہے
اس دنیاوی روح کی موت ایک عنایت ہے
اس کے بارے میں کوئی اچھائی یا برائی کا ذکر نہ کریں
کیونکہ یہ اچھائی اور برائی سے دور چلی گئی ہے

رومی نے ہم سب سے مخاطب ہوتے ہوئے ایک پوشیدہ راز بیان کیا اور ہمیں پوشیدہ رازوں کو جاننے کا طریقہ بتایا' جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ

اپنی توجہ خدا پر مرکوز کریں
اور نظر نہ آنے والی چیز کے بارے میں بات مت کریں
کیونکہ تمہاری توجہ پردہ ایک اور توجہ مرکوز کرے گا

اس سطر میں ایک روحانی راز پوشیدہ ہے جس سے ہر قسم کی سوچ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ جب ذہن ہر چیز میں روشنی کے وجود کے بارے میں بیدار ہو جاتا ہے تو آنکھیں بدل جاتی ہیں۔ مولانا رومی نے لکھا ہے کہ

یہ صرف جسمانی آنکھوں کی نگاہ ہے
یہ وہ نگاہ ہے جس کے لئے کوئی چیز پوشیدہ نہیں

مندرجہ بالا شعر سے واضح ہو گیا ہے کہ خدا کی روشنی سے کوئی بھی چیز چھپی نہیں رہتی اور جب انسان خدا کی روشنی سے منور ہو جاتا ہے تو اسے کائنات کا ہر کنارہ نظر آتا ہے اور انسان کے لئے اپنے آپ ہر چیز میں چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔

اگر تمام روشنیاں خدا کے نور سے فیضیاب ہوتی ہیں
اسے خدا کی روشنی مت کہو بلکہ ابدی روشنی ہی صرف خدا کی روشنی ہے

رومی نے اپنے شعر میں خوشبو اور مشک کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔ انہوں نے ابدی روشنی اور عام روشنی کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔ وہ روشنی جو موت کے وقت ظاہر ہو جاتی ہے اور صوفیائے کرام روزانہ اسے محسوس کرتے ہیں۔ یہ خواہشات اور سورج کی روشنی ہے۔

ایک روزہ روشنی صرف جسم کی روشنی ہوتی ہے
یہ جسم کی روشنی ہے جو مخلوق کی آنکھوں کے اندر چمکتی ہے
لوگوں کے علاوہ جن کی آنکھیں خدا نے روشن کی ہوتی ہیں

جن کی آنکھیں خدا نے روشن بنائی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے محبوب اور محبت کرنے والے کے درمیان تعلق کو قائم رکھا۔ اور خدا نے ان کی آنکھوں کو چمکایا۔ مولانا رومی نے لکھا ہے کہ

اے خدا خیالی صورت کا تحفہ عنایت کرنے والے
خیالی صورت کا یہ پرندہ آپ کی طرف اڑ رہا ہے
پرجوش خواہش کے پر اور بازو سے

رومی نے شروع میں حقیقت بیان کی ہے اور اس کے بعد حقیقت تک پہنچنے کا طریقہ بتایا ہے اور اس کے بعد اپنی مجبوری بتائی ہے کہ وہ خود بھی تاحال خیالی صورت کی تلاش میں ہے۔ جب رومی نے اپنی کتاب کا آخری باب لکھنے کا آغاز کیا تو اس وقت وہ روحانی محبت کے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ رومی ایک طرف آس پاس کے حالات کی نزاکت سے تنگ آچکا تھا اور دوسری طرف شمس کی جدائی نے اسے پریشان کر رکھا تھا۔ ایک دفعہ رومی نے کہا کہ اے شمس میں دوبارہ آپ کی طرف آتا ہوں۔ جو

کچھ میں نے کرنا تھا وہ میں نے کر لیا۔ اناطولیا میں سیاسی صورتحال اور منگولوں کے حملوں نے رومی کو پریشان کر دیا تھا۔ رومی نے گروہ میں بلاوجہ فوجیوں کے گھسنے کی شکایت بھی کی ہے۔

1273ء کے موسم خزاں میں رومی کمزور ہو گیا اور معالجوں نے اسے مکمل جواب دے دیا۔ المیہ یہ تھا کہ ان کو اس کی بیماری کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ تمام دوست و احباب ان کے گھر جمع ہو گئے۔ جب تمام دوستوں نے ان کی صحت کے لئے مشترکہ طور پر دعا مانگی تو رومی نے اس شعر کے ذریعے انہیں جواب دیا کہ:

میں کیوں مایوس ہو جاؤں
کیوں میرے جسم کا ہر ٹکڑہ پھول کھلتا ہے
میں اس نماز کو کیوں نہ چھوڑوں
مگر مضبوط رسی مجھے نہیں ملی ہے
میں نے روح کے کبوتر کیلئے گھر تعمیر کر لیا
اے میری روح اب اڑ جاؤ
میرے سو میناروں والے قلعے کی طرف

17 دسمبر 1273ء کو جب عظیم صوفی جلال الدین رومی فوت ہوا تو شدید زلزلہ آیا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ اسی زلزلہ کے دوران اس کی روح اڑ گئی۔ اس کی موت پر قونیہ اور دیگر علاقوں کے لوگوں نے سخت ماتم کیا۔ اس کے جنازے پر ماتم اور عجیب و غریب صورتحال کے بارے میں افلاکی نے لکھا ہے کہ

> جب رومی کا جنازہ اٹھایا تو اس کے اردگرد بوڑھے' جوان' غریب اور امیر بچے اور خواتین سب موجود تھے۔ لوگوں کی پریشانی' غم اور رونے کی حالت سے معلوم ہوتا تھا کہ قیامت برپا ہو گئی ہے۔ بعض لوگوں کے جسم غم سے نڈھال ہوئے تھے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس کے جنازے پر عیسائی' یہودی' یونانی' افغان' عرب اور ترک سب موجود تھے۔ اور سب کے ہاتھ میں اپنی اپنی مقدس کتاب تھی۔ ہر مذہب کے پیروکار اپنے مذہب کے اصولوں کے مطابق ذکر کر رہے تھے۔ اور مسلمانوں نے ان کو

اس عمل سے کبھی نہیں روکا۔ جب مسلمانوں کے سلطان کو پتہ چل گیا تو انہوں نے کہا کہ امام صاحب کو اتنی جلدی کیوں اٹھا کر لے گئے ہیں۔ سلطان نے غیر مسلموں سے پوچھا کہ تم لوگ اس کے جنازے پر کیوں آئے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ جب ہم نے رومی کو دیکھا تو ہمیں ان کے چہرے میں حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰ اور پیغمبروں کا چہرہ نظر آیا اور انہوں نے جو کچھ بیان کیا وہ ہماری کتابوں میں پہلے سے موجود ہے۔ جس طرح تم مسلمان کہتے ہو کہ رومی ہمارے وقت کا ہادی تھا۔ اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ رومی ہمارے وقت کا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ہے۔ اور جس طرح تم ان سے پیار کرتے ہو۔ اسی طرح ہم بھی ان سے پیار کرتے ہیں۔

ہماری حیثیت ایک بانسری کی سی ہے۔ جس کے ذریعے ہم ان سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ رومی ایک سورج تھا اور ہم سورج کی روشنی سے محروم ہو گئے۔ ایک یونانی لیڈر نے کہا کہ رومی کی مثال روٹی کی سی ہے۔ جسے ہر کوئی کھانا چاہتا ہے۔ کیا کسی نے کوئی بھوکا آدمی روٹی سے بھاگتا دیکھا ہے؟ ان لفاظ کے ساتھ بادشاہ' امیر اور سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اس موقع پر حافظین قرآن تلاوت میں مصروف تھے۔ یہ ایک تکلیف دہ وقت تھا۔ اور اس وقت فضا قرآن کی تلاوت سے گونج رہی تھی۔ پھر اس کے جنازے پر ان کے شاگردوں کے بیں گروپ بنائے گئے اور ہر گروپ نے عظیم رومی کے اشعار سنائے۔"

قونیہ میں رومی کی ہر برسی پر سماع کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں مولانا جلال الدین رومی کی تعلیمات پر روشنی ڈالنے کے علاوہ مثنوی کے اشعار سنائے جاتے ہیں۔

اگر آپ رومی کی موت اور موت سے قبل کے اشعار پر غور کریں تو الحلاج کے الفاظ ضرور آپ کے ذہن میں منعکس ہوں گے جو انہوں نے موت سے قبل دہرائے تھے۔

مجھے قتل کرو اے میرے فرمانبردار دوست کیونکہ میری زندگی اب قتل کے

قابل ہے اگر ہم موت کی حالت پر غور کریں تو یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ ہمیں کیوں مرنا چاہئے اور موت کس لئے ہے تاہم اصل بات یہ ہے کہ موت کے بعد اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے۔ اگر ہم حقیقت سے بے خبر رہے تو ہماری زندگیاں خوف و ہراس کی زندگیاں ہوں گی۔ ہمیں سکون نہیں ملے گا اور ہم مطمئن نہیں ہوں گے۔ جب تک ہم اپنی کہانی اور شناخت اور جسم کی محبت میں غرق ہیں ہمیں خوفزدہ کرتا رہے گا۔

جب تک ہم خیالی زندگی گزارتے ہیں اور خود غرضی کا شکار ہیں تو ہمیں مردہ سمجھا جائے گا۔

مجھے قتل کرو اے دوست میری زندگی قتل کے لئے ہے' یہ وہ الفاظ ہیں جب منصور حلاج نے قتل گاہ میں بولے تھے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے مطمئن تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ حق پر ہے۔ جب تم فریب کاری چھوڑ دیتے ہو' غرور چھوڑ دیتے ہو' تو پھر تم حقیقت کے قریب پہنچ جاتے ہو اور دل میں یہ خواہش پیدا ہو جاتی کہ خوشی کے ساتھ مر جاؤں۔ اور جب تم اس حالت میں مر جاتے ہو تو تم ابدی زندگی کے قریب ہو جاتے ہو۔

عظیم رومی نے کہا تھا کہ تمہاری زندگی تمہارے راستے پر پردہ ڈالتی ہے۔ ہماری زندگی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو دریافت کریں کہ ہم کون ہیں اور کہاں جائیں گے۔

اب ہم مولانا رومی کے مندرجہ ذیل شعروں پر غور کریں گے:

مجھے دیکھو' میں گنبد میں تمہارا ساتھی ہوں
اس رات کو جب تم گھر اور دکانوں کو چھوڑ دیتے ہو
گنبد میں میرے سلام و تسلیم سنتے ہو
اور تم جانتے ہو کہ کبھی
تم میری آنکھوں سے بعید نہیں ہو
میں تمہارے سینے میں علم کا شعلہ ہوں
خوشی کے وقت بھی اور راحت کے وقت بھی

مشکل وقت میں بھی، مصیبت کے وقت بھی
اور اس رات جب تم محبوب کی آواز سنتے ہو تو
تم سانپ کاٹے کے درد اور خوف سے آزا ہو جاتے ہو
محبت کی مستی تمہارے گنبد میں یہ تحفے پہنچائے گی
شراب، محبوب، شمع، گوشت اور مٹھائی
اس وقت سچائی کی روشنی ہو گی
جس طرح گنبد میں مردے کی قبر سے روشنی نکلتی ہے
ان کی آوازوں سے قبرستان کا گریبان پھٹ جاتا ہے
روز قیامت کی تیز چنگھاڑ سے
مردے کے اٹھنے کی عظمت سے
کفن پھاڑ کر کانوں کو خوف سے بچانے کے لئے
سر کیا ہے؟ اس شہنائی کی آواز سے قبل کان
غور کرو تم کہاں دیکھ رہے ہو غلطی نہ کرو تاکہ
دیکھنے والا اور جو دیکھا جاتا ہے ایک ہو جائیں
جب تم غور کرتے ہو تو تمہیں میرا چہرہ نظر آئے گا
جب تم اپنے اوپر غور کر رہے ہو تو
تمام نظاروں کو چھوڑ دو
میلی آنکھ کے لئے آنکھیں پاک کرنے سے میری خوبصورتی دور چلی جاتی ہے
میرے بارے میں محتاط رہو اور غلطی نہ کرو
کیونکہ محبت متعصب اور روح مکار ہے
یہ شکل کیا ہے؟ ان کے ہزار بار سختی کے باوجود
روح کے آئینے کی کرن دنیا تک پہنچ جاتی ہے
اگر انسان نے کھانے اور سونے کی بجائے خدا کی طرف دیکھا
تو اسے کوئی اندھا شخص نظر نہیں آتا

Marfat.com

جب سے آپ نے ہمارے محلے میں دکان کھولی ہے
اور ہم پر گلناری رنگ پھینک رہے ہو تو اس بارے میں خاموش رہو
اور ہم سب کو محبوب کی نظر سے دیکھو
میں خاموش ہو جاتا ہوں اور نامعقول لوگوں سے راز چھپاتا ہوں
صرف تم معقول ہو اور میرے لئے راز پوشیدہ ہے
آجاؤ' آجاؤ مشرق کی طرف جیسے سورج تبریز میں نکلتا ہے
فتح کے معیار اور عظمت پر غور کرو

رومی کی شاعری کی عظمت دیکھئے کہ ایک سطر میں وہ سورج نظر آتا ہے اور دوسری سطر میں وہ شمس نظر آتا ہے۔ میں یہاں رقص کرنے والا رومی نہیں ہوں۔ میں گنبد میں تمہارے ساتھ ہوں' میں ہر چیز میں تمہارا ساتھی ہوں' جب تم گھر اور دکان چھوڑ دو گے تو میں گنبد میں ہوں گا۔ آپ کا خیال ہے کہ میں ادھر اور تم ادھر ہو لیکن ایک دن ضرور غور کرو گے کہ تم میری نظر سے پوشیدہ نہیں ہو کیونکہ میں لازوال ہوں۔ رومی اپنے آپ کو مزید ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور لکھتا ہے' کہ میں تمہارے سینوں میں پوشیدہ عقل ہوں' میں سفید پردہ ہوں جس پر ہر تصویر نظر آتی ہے۔ اور وہ حیران کن رات جب تم محبوب کی آواز سنتے ہو تم سانپ کے کاٹنے کے درد اور خوف سے آزاد ہو جاتے ہو۔ رومی کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کے تمام خوابوں کو چھوڑ دو اور ایک آزاد زندگی گزارو۔ محبت کی مستی تمہاری قبر تک یہ سارے تحفے پہنچاتی ہے۔ شراب' محبوب' شمع' گوشت اور مٹھائی ہے۔

پچھلے صفحات میں انہوں نے بتایا کہ موت ازل کے ساتھ نکاح کے مترادف ہے۔ لیکن خدا کی محبت کی مستی ہمیں تمام تحفوں سے نوازتی ہے۔ جیسا کہ مولانا رومی نے لکھا ہے:

اس وقت سچائی کی روشنی
ایسی ہوتی ہے جس طرح مردے کے گنبد سے شعلے نکلتے ہیں
ان کی فریاد سے قبرستان کا گریبان پھٹ جاتا ہے
روز قیامت کے صور بجنے سے اور مردوں کے اٹھنے کے خوف سے بچنے

Marfat.com

کے لئے انہوں نے اپنے کفن پھاڑ دیئے
سر کیا ہے۔ اس شہنائی کی آواز سے قبل کان

اسلام میں یوم آخرت کا تصور موجود ہے۔ لیکن رومی یہاں کسی اور قیامت کا ذکر کر رہا ہے۔ اور وہ قیامت علم کی قیامت ہے۔

اس کے بعد لکھتا ہے:

غور کرو تم کہاں دیکھ رہے ہو اور غلطی نہ کرو تاکہ دیکھنے والا جو دیکھنا چاہتا
ہے۔ ایک ہو جائے

رومی کا مقصد ہے کہ دل کے شیشے کو عبادت' اصول اور روحانی جذبات کے ذریعے صاف کیا جائے تاکہ حقیقت کو اس میں جگہ مل سکے۔

جب تم غور کرو گے تو تمہیں میرا چہرہ نظر آئے گا
جب تم اپنے اوپر غور کرتے ہو تو
تمام مزاروں کو چھوڑ دو

ہم سب لوگ اندھوں کی طرح ہیں اور موت کے پہلو میں بے خبر بیٹھے ہیں۔ اگر ہم روحانیت اور تصوف پر سنجیدگی سے غور کرتے تو ہمیں ہر طرف روشنی نظر آتی۔

رومی نے لکھا ہے:

اگر انسان نے غذا اور نیند کی بجائے خدا کی طرف دیکھا ہے
تو اسے کوئی اندھا شخص نظر نہیں آتا۔
جب سے آپ نے ہمارے محلے میں دکان کھولی ہے
اور ہم پر گلناری رنگ پھینک رہے ہو
تو اس بارے میں خاموش رہو
اور ہم سب کو محبوب کی نظر سے دیکھو

اس تمام روحانی معلومات کے بعد رومی کا اب بھی اس بات پر اصرار ہے کہ اصلی تجربہ الفاظ سے بعید ہے۔ یہ تمام اشعار جن کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے' موت کے بارے میں ہیں جو انسان اور خدا کے درمیان تعلق پیدا کرنے کی کڑی ہے۔ میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ اور نامعقول لوگوں سے راز چھپاتا ہوں۔

Marfat.com

صرف تم معقول ہو اور میرے لیے راز پوشیدہ ہے

رومی راز کی طرح ظاہر ہو گیا ہے۔ لیکن ان کا خیال ہے کہ راز کا علم ابھی تک الفاظ اور تصورات سے بعید ہے۔ غالباً ان کے خیال میں یہ راز شمس ہے۔ اور شمس ابھی تک ان سے دور ہے۔

آجاؤ' آجاؤ' مشرق کی طرف جیسے سورج تبریز سے نکلتا ہے
فتح کے معیار اور عظمت پر غور کرو

اگر تم فتح کی عظمت کو دیکھتے ہو تو پھر ابھی سے مر جاؤ۔ اور اگر اس کے معیار کو دیکھتے ہو تو مشرق کی طرف آکر سورج میں مر جاؤ۔

رومی نے لکھا ہے:

لوگ موت کو ٹالتے ہیں
لیکن ان کے سامنے مرنا میرے لیے چینی کی حیثیت رکھتا ہے
ان کے بغیر زندگی موت ہے
ان کے بغیر عزت بے عزتی ہے

مرنا بھی ہو تو رومی کی طرح اور مرنے کے قابل ہو جانا بھی بہت بڑی بات ہے۔

رومی آگے جاکر لکھتا ہے:

جب میں مر جاؤں تو تم میرا جنازہ اٹھاتے وقت یہ خیال مت کرنا کہ میرا دل اس دنیا میں ہے میرے لیے مت رونا' افسوس' بے حد افسوس یہ کام شیطان کے جال میں پھنسنے کے مترادف ہے۔

جب تم میری لاش دیکھو گے تو رونا نہیں کہ وہ چلا گیا ہے' وہ چلا گیا ہے' میرے لیے اکٹھے ہو کر دعائیں کرو۔

اور جب تم قبر میں مجھے اتارو تو یہ مت کہو خدا حافظ' خدا حافظ

قبر ہمارے اور جنت کے درمیان ایک پردہ ہے۔ آپ نے میرا زوال دیکھ لیا۔ اب میرا نزول دیکھو۔ کیا چاند اور سورج میں بیٹھنے سے خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ تمہارے لیے میری موت اس بیٹھنے کے مترادف ہے۔ قبر آپ کے لیے ایک قید خانہ ہے اور میرے لیے روح کی آزادی۔ کیا زمین میں

Marfat.com

کوئی ایسا بیج بویا گیا ہے جو ایک نہ ایک دن ثمر آور نہ ہو جائے۔
تم شک کیوں کرتے ہو۔ انسان ایک دفن شدہ بیج ہے۔ کیا کنویں کا ڈول
پانی سے خالی اوپر نکالا جاتا ہے۔
یہاں اپنے منہ بند رکھو اور وہاں اپنا منہ کھول دو تاکہ وقت سے بعید
تمہاری فتح کی آواز سنائی دے۔

رومی ایک روحانی شاعر ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر میں مرگیا تو میرا دل میرے ساتھ ہے۔ اور وہ کسی ماتم یا غم سے منسلک نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ جو کچھ انہوں نے کرنا تھا' کر لیا مثلاً میرے مرنے پر رونا نہیں اور یہ مت کہو افسوس' افسوس۔ ان کا مقصد ہے کہ ایسا کہنے والا جاہل ہو گا کیونکہ خدا کی روشنی میں علم میں مرنا عظمت ہے۔ اور اس پر افسوس کرنے والے کو شیطان نے ورغلایا ہے۔ ایک دفعہ میں جہاز پر سمندر کی سیر کر رہا تھا کہ بیڈگر فتھ کی موت کی خبر آئی تو ایسا محسوس ہوا کہ مجھے اس کی روشنی نظر آئی۔ اسی وقت اس کی تصویر میری آنکھوں میں اتر آئی۔ میں نے اسے دیکھا تو سوچا اور اس کے علم سے مستفید ہو جاؤں۔

جب تم میری لاش دیکھو گے تو رونا نہیں کہ
وہ چلا گیا ہے' وہ چلا گیا ہے
میرے لیے اکٹھے ہو کر دعا کرو
اور جب تم مجھے میری قبر میں اتارو گے
تو یہ مت کہو خدا حافظ' خدا حافظ
قبر میرے اور جنت کے درمیان ایک پردہ ہے

اس شعر سے یہ انداز ہوتا ہے کہ رومی ہمارے اردگرد تمام چیزوں میں موجود ہے اور ہر ذرے میں اس کا وجود نظر آتا ہے۔ تو پھر خدا حافظ کہنا مناسب نہیں ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ رومی چلا گیا ہے۔ ہرگز نہیں وہ اب بھی یہاں موجود ہے۔ اور ہم اس کے اشعار سے مستفید ہوتے ہیں۔ آپ نے میرا زوال دیکھ لیا۔ اب میرا نزول دیکھو۔ اس کے بعد لکھتے ہیں:

کیا چاند اور سورج کے غروب ہونے سے خوف پیدا ہو جاتا ہے' جبکہ

ارے لیے میری موت اس غروب کے مترادف ہے۔

کیا تمہیں قبر قید خانہ نظر آتا ہے
جبکہ یہ میرے لیے روح کی آزادی ہے
کیا زمین میں کوئی ایسا بیج بویا گیا ہے
جو ایک نہ ایک دن ثمر آور نہ ہو جائے

ولانا رومی کا خیال ہے کہ تم اپنے گرد تمام چیزوں میں موت اور زندگی کے رقص کا شاہدہ کرتے ہو۔

یہاں اپنا منہ بند رکھو اور وہاں کھول دو
تاکہ وقت سے بعید تمہاری فتح کی آواز سنائی دے

رومی نے موت کی عظمت اور اہمیت کے بارے میں ہمیں خبردار کیا ہے۔ اور وہ اپنی موت کے بارے میں بھی ہمیں بتاتا ہے کہ یہ موت ایک ابدی موت ہے۔ رومی نے لکھا ہے:

میں بار بار مر چکا ہوں اور تمہاری سانس سے مل گیا ہوں
اگر میں سو دفعہ تمہارے اندر مر جاؤں
تو میں پھر بھی اسی طرح مرجاتا ہوں
مجھے مٹی کی طرح بکھیر دیا اور پھر اکٹھا ہو گیا

ہمارے اکٹھے ہونے سے قبل میں مایوسی میں کس طرح مر جاؤں۔ ایک بچے کی طرح میں جو کہ ماں کی گود میں مرجاتا ہے میں گود میں مر جاؤں گا۔ رحمت اور سخاوت اور مہربان کی گود میں یہ کیا بات ہے؟ محبت کرنے والے کس طرح مرتے ہیں۔

رومی کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا سے تمہاری محبت ہے تو ازل سے بھی تمہاری محبت ہو گی۔ اور اگر ازل سے تم محبت کرتے ہو تو ازل کی محبت تمہارے اندر بیدار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر ازل کی محبت بیدار ہو جائے تو اس سے ازلی زندگی اور ازلی علم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ازلی محبت ازلی زندگی اور علم بیدار ہو جائے تو پھر تم خدا کے محبوب سے مل گئے ہو۔

Marfat.com

موت کے بارے میں تصوف کا ایک عجیب و غریب تصور ہے جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ایک دفعہ اگر ہمارے دل نے خدا کے نور کا تجربہ کرلیا اور اسے جگہ دے دی۔ تو پھر وہ تمہارے اندر کبھی نہیں مر سکتا۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ رومی سورج غروب ہونے کے بعد مرگیا۔ روحانی استاد نے ان کی لاش سورج کے حوالے کردی اور سورج غروب ہوگیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سورج روشنی میں رومی کی روح کو ساتھ لے کر گیا۔

رومی نے لکھا ہے:

جب ہم مرجاتے ہیں تو روئے زمین پر ہماری قبر تلاش مت کرو
میری قبر کو دلوں میں تلاش کرو

اس کا مطلب یہ ہے کہ رومی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے۔ اور وہ ابھی نہیں مرا ہے۔

Marfat.com

باب یازدہم

محبت میں محبت' محبت کے لئے

میرے خیال میں ہم اس مقام پر کھڑے ہیں' جہاں تہذیب بھی آخری سانس لے رہی ہے اور اسے ایک حیران کن چیلنج کا سامنا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم ہر لمحے کو خدا کی یاد پر قربان کریں تاکہ خدا ہمارے ہی ذریعے اپنی خواہش کی تکمیل کرے۔ الوہی خواہش یہ ہے کہ اعلیٰ ترین تجربے یعنی زمین کو بچایا جائے۔ اور روشنی کے اس منظر نما کو بچایا جائے تاکہ انسانی نسل ارتقا کے مختلف داؤ پیچ پر رواں دواں ہو جائے ہم مکمل طور پر آزاد ہیں یا تو اس چیلنج کا سامنا کریں یا پھر خوشی کے ساتھ تباہی اور بے عزتی کی طرف چلیں۔ اس لئے میں آپ کے پاس رومی کے ساتھ آیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس عزم میں صوفی کے ساتھ کام اور گواہی کو تمہارے ساتھ باندھ دوں۔ میں آپ کے ساتھ اس شخص کا کام بانٹنا چاہتا ہوں جسے پتہ ہے کہ دل کو روشنی پہنچائی جاسکتی ہے۔ میں رومی کے کام آپ کے ساتھ بانٹنا چاہتا ہوں کیونکہ وہ نہ صرف ایک اعلیٰ درجے کا صوفی شاعر ہے بلکہ وہ ہمارے درمیان موجود بھی ہے۔ یہ ایک زندہ شخصیت کے علم کا خزانہ ہے جس کا دل انسانی نسل کے دلوں پر روشنی کی طرح چھایا ہوا ہے۔ جو ہمیں اپنے ہی علم کے ذریعے روشنی کی طرف دعوت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور وہ ہمیں روشنی کی طرف لے جانے کے انتظار میں ہے۔ ہم یہاں ہیں' ہم اس زمین میں رہ رہے ہیں لیکن ہمیں اپنے بارے میں معلوم کرنا ہو گا کہ ہم کون ہیں۔ ہمیں روحانیت کے علم اور طاقت کے بارے میں معلوم کرنا ہو گا۔ ہمیں یہ جاننا ہو گا کہ ہم کون ہیں ہمیں اور کیا کرنا ہو گا۔ کیونکہ وجود کے معنی تعریف' محبت کرنے' تعظیم اور خدمت میں چھپے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

مندرجہ ذیل شعر رلکے نے زندگی کے آخری دنوں میں آرپس کے بارے میں لکھا لیکن یہ دراصل رومی کے بارے میں بھی ہے۔ یہ ہم سب کے بارے میں ہے۔

تعریف کرنے سے کیا مراد ہے
اسے مطیع ہونے کا پیغام بھیجا گیا
اور وہ پتھر کی خاموشی سے خام دھات کی طرح ہمارے پاس آیا
اس کے دل نے شراب کو نچوڑ دیا
جب وہ دیوتا کو محسوس کرتا ہے تو تمثیل اس کا گلا پکڑتا ہے
نگران کے منہ میں آواز نہیں مرتی
سب رگوں کی طرح چلی جاتی ہیں
اس کی ہوش کے پہاڑوں پر پک جاتی ہے
بادشاہوں کے مزار پر بھی ختم نہیں ہوتا
اور نہ ہی دیوتا کا سایہ
اس کی عظیم تعریف کو نکال سکتی ہے
وہ ایک پیغام رسان ہمارے ساتھ
مردوں کے دروازوں میں دور سے پکڑ ہوا
پیالہ پختہ پھل کے ساتھ لائق تعریف ہے

رلکے، رومی اور دیگر تمام صوفیائے کرام ہمیں بتاتے ہیں کہ تعریف کا مطلب کیا ہے، ان کے خیال میں روئے زمین پر مکمل تعلق یہ خوبصورت محبت اور خوشی ہے، یہ تعلق کائنات اور ہر چیز میں خوبصورت تعلق ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہم نامکمل ہیں اور ایک دوسرے کے کام نہ آنے کے علاوہ اپنے کام بھی نہیں آتے ہیں۔

تعریف کا مطلب کیا ہے
اسے مطیع ہونے کا پیغام بھیجا گیا
ہم سب کو یہ پیغام بھیجا گیا ہے
اور وہ پتھر کی خاموشی سے خام دھات کی طرح ہمارے پاس آیا

Marfat.com

جب تک بیدار ہے جاہلیت ہمارے اندر اس پتھر کی طرح ہے اور زندگی ایک خوفناک خاموشی ہوتی ہے۔ ہمیں اس خواب خرگوش سے صرف صوفیانہ تصورات ہی جگا سکتے ہیں۔

جب وہ دیوتا کو محسوس کریں تو تمثیل اس کا گلا پکڑتا ہے
مگر اس کے منہ میں راز نہیں مرتا

یہ اشعار رومی اور رلکے کا حوالہ دیتے ہیں۔ ہم سب کو یہ حوصلہ رکھنا چاہئے کہ روحانیت کو ہمارے اندر ہمیں دریافت کرنے کی اجازت دینا چاہئے۔ اور جب یہ روحانیت ہمارا گلا پکڑ لے تو ممکن ہے ہم آواز کو مرنے نہیں دیں۔

جب رلکے' رومی اور دیگر عظیم صوفیائے کرام ہمیں بتاتے ہیں کہ تعریف کا مطلب کیا ہے؟ ان کو پتہ ہے کہ روئے زمین پر مکمل خوبصورت محبت ہے۔ ایک خوبصورت محبت اور خوشی' زمین' کائنات اور سب کچھ کے لئے تمام درد کے باوجود عظمت کا چیلنج تمام دردوں کی مشکل کی وجہ سے ان کا عقیدہ ہے کہ ہم اس دنیا میں نامکمل اور ایک دوسرے کے کام نہ آنے والے ہیں لیکن جب ہمیں اس محبت کی سمجھ آجاتی ہے تو ہم ایک ہو جاتے ہیں اور ایک کا گیت گاتے ہیں۔

تعریف کی کیا بات ہے
جس کے لئے اسے بلایا گیا
ہم سب کو اس کے لئے بلایا گیا ہے
اور ہمیں یہ بلاوا اس طرح آیا جس طرح پتھر کی خاموشی سے دھات کی طرح

جب تک ہم بیدار ہیں تو جہالت ہمارے اندر پتھر کی طرح ہے جسے اولیائے کرام پہچان سکتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے آب حیات پیا۔

رلکے نے اپنے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ رومی کے بارے میں ہے' علاوہ ازیں یہ اس کے بارے میں بھی ہے کہ جو کچھ ہم کرنا چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں بلایا جاتا ہے۔

ہمیں اپنے خون کے اندر وجد کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تاکہ ہم بقا اور

ابدیت کی آگ میں جل جائیں۔ ہمیں بلاوا آتا ہے کہ ہمیں اس دل کو آب حیات پلانا ہوگا اور وہ آب حیات حقیقی اور روحانی عشق ہے۔

سب رگوں کی طرف چلے جاتے ہیں
اس کی ہوش کے پہاڑوں پر پک جاتی ہے
بادشاہوں کے مزاروں پر بھی ختم نہیں ہوتی
اور نہ ہی دیوتا کا سایہ اسے ختم کر سکتا ہے اور نہ
اس کی عظیم تعریف کو نکال سکتی ہے
وہ ایک پیغام رسان ہمارے ساتھ
مردوں کے دروازوں میں دور سے قیام کی حالت میں
پیالہ پختہ پھل کے ساتھ لائق تعریف ہے

ہم سب کو زمین و آسمان کا ساتھی بننا چاہئے اور شعر میں مذکورہ تمام خوبیوں کے مالک ہونا چاہئے۔ ہمیں رومی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پیغام رساں بننا چاہئے۔

رلکے نے لکھا ہے:

تعریف کی دنیا میں صرف لنگڑا کر چلنا چاہئے
اس چشمے تک پہنچنے کا رونا
ہماری شکایت کی ندی کو دیکھ رہا ہے
پتھر پر یہ واضح الفاظ میں ہونی چاہئے کہ
اس میں کامیابی اور قربانی ہے
ان کا کندھا دیکھو چمک رہا ہے
وہ شاید سب میں سے چھوٹی بہن ہے
ہمارے دلوں میں چھپی ہوئی ہے
خوشی جانتی ہے' اور انتظار نے تسلیم کر لیا ہے
صرف غم ان کے سر پر رات سے رات جانتا ہے
وہ قدیم نفرتوں کو گنتی ہے
کتنی خوفناک ہے وہ

Marfat.com

وہ ہماری آواز کی کہکشاں ہے
خوبصورت آسمان پر چمک رہی ہے

ہمارے اندر تمام چیزیں ماتم کر رہی ہیں لیکن حقیقت ناقابل بیان اور حالت خوفناک ہے۔ پاگل لوگ ہم پر حکومت کر رہے ہیں۔ نظام تعلیم روبہ زوال ہے۔ ذرائع ابلاغ گالی گلوچ کر رہے ہیں۔ ہمیں قربانی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس دنیا کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ ہمیں ماتم کی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے ماتم سے جان چھڑانا چاہئے۔

رومی نے لکھا ہے:

اس وقت تم اپنے آپ میں مست ہوتے ہو
اور دوست بھی زحمت معلوم ہوتا ہے
اس وقت تم اپنے آپ سے جان چھڑانے کے چکر میں ہو
اس وقت تم اپنے آپ میں مست ہوتے ہو
تمہیں مچھروں نے کاٹا ہے
جب تم اپنے زندگی سے جان چھڑاتے ہو تو
تم ہاتھی شکار کرنے جاتے ہو
جس وقت تم اپنے آپ میں مست ہوتے ہو
تم غم کے بادلوں میں اپنے آپ کو قید کرتے ہو
جب تم اپنی زندگی سے جان چھڑاتے ہو
چاند تمہیں اپنے بازوؤں میں لے لیتا ہے
جس وقت تم اپنے آپ میں مست ہوتے ہو
دوست دستبردار ہو جاتے ہیں
جب تم اپنی زندگی سے جان چھڑاتے ہو' دوست کی شراب
تمہیں اپنے آپ تک رکھتی ہے
اس وقت تم اپنے آپ میں مست ہوتے ہو
تم خزاں کے پتوں کی طرح خشک ہو جاتے ہو

Marfat.com

جب تم اپنی زندگی سے جان چھڑاتے ہو
بہار میں تمہیں موسم سرما نظر آتا ہے
تمام بہاریں خاموشی کی تلاش میں ہیں
جب تمہیں شور سنائی دے تو تم خاموش ہو جاؤ گے
زمیوں کو ختم کرنے سے بیماریاں آتی ہیں
زمیوں کو چھوڑنے سے زہر بھی مزیدار لگتا ہے
تسلیوں کی تلاش سے مایوسیاں جنم لیتی ہیں
اگر تم رک جاتے ہو تو تمام خوشیاں
تمہارے پاؤں تلے آئیں گی
دوستوں کے ظلم سہنے کا حوصلہ پیدا کرو
تاکہ باوقار خوبصورتی تمہارے اندر محبوب بن جائے
جب شمس الدین تبریز آتا ہے
تو سورج اور چاند دونوں شرمسار ہوتے ہیں

یہ شعر براہ راست ہمارے لئے لکھا گیا ہے تاکہ ہم متحد ہو کر اس دنیا کو بچانے کی کوشش کریں۔ ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ رومی ہم سے مخاطب ہے کہ ”جب تم اپنے آپ میں مست ہوتے ہو تو مچھروں کا شکار بن جاتے ہو“ ہماری پریشانیوں کا شکار بن جاتے ہو اور حالات کے پیدا کردہ تمام خوف و ہراس کا مرکز بن جاتے ہو لیکن جب تم اپنے آپ سے جان چھڑانا چاہتے ہو تو تم جانوروں کا شکار کرنے کے لئے نکلتے ہو۔ ایک دفعہ میں نے مادر میرا سے ملاقات کی تو میں خوفزدہ ہو گیا کہ میں کس طرح ان سے بات کروں۔ میری یہ بات کہنے کی غرض یہ ہے کہ میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اس عظیم ہندوستانی عورت سے کس طرح بات کروں۔ اس عظیم کام کے اختتام پر ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ کہ ہم سب انسانیت کے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ یہ اس لیے ممکن ہے کہ یہ تبدیلی ہمارے دلوں میں موجود ہے اور اس تبدیلی کے بغیر ہم اس دنیا کو نہیں بچا سکتے۔ مولانا رومی نے لکھا ہے:

Marfat.com

ہر طرف سے ہمیں محبت کی آواز آتی ہے
ہم دوڑ رہے ہیں تاکہ پھر اس کے سرسبز کھیت پر غور کریں
کیا تم ہمارے ساتھ جانا چاہتے ہو
یہ گھر بیٹھنے کا وقت نہیں ہے
باہر جا کر اپنے آپ کے لئے باغ بناؤ
خوشی کی صبح نمودار ہوئی ہے اور
یہ اتحاد کا وقت ہے
اے بادشاہ اور وقت کے استاد خواب سے بیدار ہو جا
خوشی کے گھوڑوں کو تیار کرو یہ اتحاد کا وقت ہے
وعدوں کی سچائی کا ڈھول بج رہا ہے
آسمانوں کے راستے تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں
یہ تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اور کل کے لئے خس و خاشاک رہ جائے گا
آج کے گھوڑوں کو تیار کرو تاکہ رات کی فوجوں کو بھگائے
کیونکہ آسمان اور زمین شفاف روشنی سے بھری پڑی ہے
اس ایک کے لئے جس بات کی خوشی ہے
وہ اس دنیا کی خوشبو اور رنگ سے بے نیاز ہے
ان رنگوں اور خوشبو سے بعید ہے
کیونکہ روح اور دل میں رنگ اور ہیں
جو خوشی اس روح اور دل میں ہے
وہ اس مٹی اور پانی کی دنیا سے اڑ گئی ہے
اگرچہ یہ پانی اور مٹی فلسفی کے گہوارے کے پتھر کو چھپا دیتا ہے
اس سال (1993) محبت یعنی باہمی محبت ہماری نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔
یہ گھر بیٹھنے کا وقت نہیں ہے
باہر جاؤ اور اپنے آپ کیلئے باغ بناؤ
یہ فارغ بیٹھنے کا وقت نہیں ہے۔ آؤ لوگوں سے ملیں اور لوگوں کے

Marfat.com

مسائل سنیں۔

خوشی کی صبح نمودار ہوئی ہے
اور یہ اتحاد کا وقت ہے

ہماری شناخت کے راز چند معموں کے ذریعے پہچانے نہیں جاسکتے ہیں۔ اس لئے رومی نے کہا ہے کہ

خوشی کی صبح نمودار ہوئی ہے
اور یہ اتحاد کا وقت ہے

رومی کا خیال ہے کہ ہمارے لیے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ بغیر اس کے کہ ہم اپنی زندگی انسانیت کے لیے وقف کریں۔ اور انسانیت کی ترقی کے لئے متحد ہو جائیں۔ اس دنیا کے رنگ و روغن سے آزاد ہونے کے بعد انسان اپنی اصلیت کو پہچان سکتا ہے۔

یہ وقت ہے۔ یہ وقت ہے۔
یہ وقت ہے اتحاد کا۔ یہ وقت ہے
یہ وقت ہے یہ وقت ہے خیالی صورت کا۔ یہ وقت ہے۔ یہ وقت ہے۔
یہ وقت ہے روز قیامت کا۔ یہ وقت ہے۔ یہ وقت ہے۔ یہ وقت ہے ابدیت کا۔ یہ وقت ہے مہربانی کا۔ یہ وقت ہے سخاوت کا۔ یہ سب کچھ سچائی کا لامحدود سمندر ہے۔

تحفوں کا خزانہ پہنچ گیا
سمندر کی چمک بڑھ گئی
برکتوں کی صبح نمودار ہوئی
نہیں، صبح نہیں بلکہ روشنی، خدا کی روشنی
یہ عادات کس کی ہیں؟ یہ چہرہ کس کا ہے؟
یہ بادشاہ کون ہے؟ یہ شہزادہ
یہ پرانی عقل کس کی ہے؟
یہ سب پردے ہیں اور پردوں کا علاج کریں

Marfat.com

مساوی طاقت کی خوبصورتیاں ہیں
اس زندہ پانی کا سرچشمہ تمہارا سر اور آنکھیں ہیں
اپنے آپ کو مصروف رکھو
یہ مٹی کا سر ہے جو زمین سے بنا ہے
یہ اصلی سر ہے جو آسمان سے آیا ہے
افسوس کتنے پاک اور اصلی سر مٹی میں دب گئے ہیں
پس تم سمجھ سکتے ہو کہ دوسرے سر پر
یہ ایک انحصار کر سکتا ہے
اصلی سر چھپا ہوا ہے
اور یہ ایک لایا گیا سر آشکارا ہے
اپنے آپ کو اس دنیا کے پیچھے رکھو کہ یہاں لامحدود کائنات ہے
اے پانی لانے والے اپنی ٹونٹی بند کرو اور ہماری صراحی سے شراب لے لو
اس محدود دنیا میں تصورات کی بساط تنگ ہے
ہماری صراحی سے شراب لے کر رقص کرو
اس جدید دنیا میں رقص کرو

رقص کرو اور اپنے آپ کو متحرک رکھو۔ ہم سب خدا کے سرگرم اور پر امن خدمت گزار ہیں ہمیں خدمت گار قانون دانوں' مصوروں' سیاست دانوں' ڈاکٹروں' ماہرین اقتصادیات' اساتذہ اور سائنس دان' انجینئر' اور دیگر افراد کی ضرورت ہے تاکہ وہ عقل و فہم کے ساتھ اور خدائی محبت کے ساتھ اس معاشرے کی خدمت کر سکیں۔ شمس اور رومی کے علم کی مدد سے کام کریں۔ تمام روایات کو روشن کریں۔

اے محبت' اے سچائی' گہری محبت
ادھر ہی ہوں ابھی
دنیا تمہاری چمک میں ختم ہو رہی ہے' تمہاری چمک

Marfat.com

کمزور زندگیاں تمہاری روشنی سے جلتی ہیں
مجھے اپنا خدمت گار اور سانس بناؤ

ہم کبھی نا امید نہ ہو جائیں۔ خوف' مشکلات اور رکاوٹیں کچھ بھی ہوں شاید یہ رکاوٹیں ہمارے ارادوں کو مزید گہرائی فراہم کریں۔ اور شاید محبت اور طاقت پر ہمارے ایمان کو روشن کرے۔ شاید مستقبل کی دنیا کے بہت سارے صوفیائے کرام کی نگاہ اور خیالی صورت ظلم اور خوف سے خالی ہو جن کے ذریعے سے ہم انسانیت کو ایک پر امن زندگی فراہم کر سکتے ہیں۔

یہ اتحاد کا وقت ہے
یہ وقت ہے خیالی صورت کا
یہ وقت ہے قیامت کا
یہ وقت ہے مہربانی کا
یہ وقت ہے سخاوت کا
تحفوں کا خزانہ پہنچ گیا ہے
سمندر کی چمک بڑھ گئی ہے
برکتوں کی صبح نمودار ہوئی ہے
یہ قدیم منطق کیا ہے؟
اس زندہ پانی کا سرچشمہ تمہارا سر اور آنکھیں ہیں

میں آپ سب سے درخواست کروں گا کہ تلاش جاری رکھو۔ ضرور تمہیں کچھ نہ کچھ مل جائے گا۔ اگر تمہیں پانی کا سرچشمہ مل گیا تو اس میں غسل کرو' زندگی میں تبدیلی لاؤ۔ محبت کے ساتھ پیش آؤ یعنی سیاسی' اقتصادی اور سماجی امور میں محبت کے ساتھ برتاؤ کریں۔

پوری دنیا کا گلا دکھ کے ساتھ گھونٹا جا سکتا ہے
عاشق کا دل باغ میں رہے گا
آسمان کی گردش ختم کرے گا
اور محبت کرنے والوں کی دنیا گھومتی رہے گی

Marfat.com

جب سب کچھ پریشان ہو جائے' تو محبت کرنے والے کی روح ابھی تازہ
اور روشن ہی رہے گی
کیا تمام موم بتیاں بجھ گئی ہیں انہیں عاشق کے حوالے کرو
عاشق ہزار بار آگ کو روشن کرتا ہے
عاشق شاید تنہا ہو لیکن وہ اکیلا نہیں ہے
ساتھی کے لیے وہ اکثر غائب ہوتا ہے
عاشق کا نشہ روح سے ہوتا ہے
اور محبت کا ساتھی خفیہ راز میں رہتا ہے
محبت کو سینکڑوں وعدوں سے دھوکا نہیں دیا جاسکتا
اسے باغیوں کی سازشوں کا پتہ ہوتا ہے
جب تم محبت کرنے والے کو درد میں مبتلا پاتے ہو تو
تم محبوب کو ان کے پہلو میں پاؤ گے
محبت کے گھوڑوں کا شمار کرو اور راستے میں خوفزدہ نہ ہونا
کیونکہ محبت کے گھوڑوں کو راستے کا صحیح پتہ ہے
ایک ہی چھلانگ سے محبت کا گھوڑا تمہیں منزل تک پہنچائے گا
چاہے راستے میں رکاوٹیں کیوں نہ ہوں
عاشق کی اصلی روح تمام حیوانی چارے کو ٹھوکر مارتی ہے
اور صرف برکت کی شراب میں اسے سکون ملتا ہے
شمس الدین تبریزی کی برکت سے تم اسے حاصل کرو گے
ایک دل' ایک دفعہ پینے اور سادگی کے ساتھ

Marfat.com

فہرست کتب

1-حیات محمد ﷺ	محمد حسین ہیکل مترجم: ابو یحییٰ امام خان نوشہروی	زیر طبع
2-شمائل ترمذی	حضرت مولانا زکریا صاحب	120-00
3-چہرۂ نبوتؐ قرآن کے آئینے میں	مولانا محمد اسحاق بھٹی	150-00
4-لسان القرآن (جلد اول)	مولانا محمد حنیف ندوی	160-00
5-لسان القرآن (جلد دوم)	مولانا محمد حنیف ندوی	160-00
6-لسان القرآن (جلد سوم)	مولانا محمد اسحاق بھٹی	160-00
7-قرآن اور مسلمانوں کے زندہ مسائل	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	150-00
8-منہاج القرآن	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	150-00
9-احادیث میں مذکور نباتات' ادویہ اور غذائیں	ڈاکٹر اقتدار فاروقی	100-00
10-ہدایات قرآنی	مترجم: مولانا فتح محمد جالندھری	60-00
11-فقہ عمرؓ	مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی	180-00
12-بلالؓ	سلیم گیلانی	180-00
13-خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	راجہ یاسر	36-00
14-خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	راجہ یاسر	36-00
15-تربیت اولاد کا اسلامی نظام	السید عبداللہ ناصح علوان	150-00
16-لاہور میں دفن خزینے	حمیرہاشمی / اسلم انصاری	120-00
17-مجموعہ علم و حکمت	سید مسعود الرحمٰن شاہ	100-00
18-تعلیمات غزالی	مولانا محمد حنیف ندوی	200-00
19-افکار غزالی	مولانا محمد حنیف ندوی	160-00
20-سرگزشت غزالی	مولانا محمد حنیف ندوی	90-00
21-قادیانیت سے اسلام تک	محمد متین خالد	200-00
22-کیا امریکہ جیت گیا؟ (قانون توہین رسالتؐ پر عملدرآمد خاتمہ پاکستانی مسلمانوں کی شکست کی المناک کہانی)	محمد متین خالد	200-00

Marfat.com

23-سقراط	محمد اسلم گورداسپوری	300-00
24-سید مکی مدنی العربیؐ	ڈاکٹر تصدق حسین راجہ	150-00
25-شرعی علاج	حضرت مولانا ظفر احمد قادری	120-00
26-روشنی	مولانا محمد متین ہاشمی	200-00
27-ملت اسلامیہ	سراج منیر	120-00
28-تاریخ تصوف	پروفیسر یوسف سلیم چشتی	200-00
29-تذکرہ	مولانا ابوالکلام آزاد	180-00
30-مسلمان عورت	مولانا ابوالکلام آزاد	زیر طبع
31-رسول اکرم آخری لمحات اور صحابہ کرامؓ	مولانا ابوالکلام آزاد	60-00
32-ام الکتاب	مولانا ابوالکلام آزاد	150-00
33-غبار خاطر	مولانا ابوالکلام آزاد	200-00
34-اسامہ بن لادن	ابن عطاء	100-00
35-کالاباغ ڈیم	ڈاکٹر پروفیسر ایم اے صوفی	200-00
36-آنکھیں بھیگ جاتی ہیں	وصی شاہ	150-00
37-اردو افسانے میں رومانی رجحانات	ڈاکٹر محمد عالم خان	200-00
38-100 مشہور و معروف غزلیں	معاذ حسن (انتخاب)	120-00
39-شاہکار شاعری (نظمیں، غزلیں، گیت)	علیم اقبال	120-00
40-دیوان غالب	اسد اللہ غالب	90-00
41-انتخاب غزلیات ساغر صدیقی	فرحت عباس شاہ	120-00
42-ٹاپ ٹین 10 شاعر	معاذ حسن	200-00
	(10 مشہور و معروف شعراء کی شاعری سے انتخاب)	
43-مفیض العملیات و تعویذات	سید علی حسین شاہ	200-00
44-شہرزاد (ناول)	شکیلہ شرارت	100-00
45-اپنا پرائز بانڈ خود نکالیں	عابد خان	36-00

دیگر اداروں کی کتب

46-حرمین شریفین کی فضاؤں میں	گوہر ملسیانی	200-00
47-دنیا کے غیر فانی اقوال		100-00

Marfat.com

48-نورالٰہی	راجہ نذیر احمد صوفی	40-00
49-قرب الٰہی	محمد ارشاد آرائیں	100-00
50-تعلیمات قرآن وحدیث	محمد ارشاد آرائیں	100-00
51-جہاں گردی	مقصود احمد چغتائی	80-00
52-گرین کارڈ کے دیس میں	" "	150-00
53-بہشت	بشریٰ رحمٰن	120-00
54-اللہ میاں جی	" "	100-00
55-باؤلی بھکارن	" "	120-00
56-قطعہ کلامی	انور مسعود	100-00
57-سورج میرے پیچھے	سید ضمیر جعفری	150-00
58-گورخند	سید ضمیر جعفری	150-00
59-جو ملے تھے راستے میں	بشیر احمد	160-00
60- آب کوثر	شیخ محمد اکرام	140-00
61-موج کوثر	" "	120-00
62-اسلام اور مذاہب عالم	محمد مظہرالدین صدیقی	150-00
63-روح اسلام	سید امیر علی	250-00
64-ہوائیاں	یونس بٹ	110-00
65-آسان ورزش کی مکمل کتاب		27-00
66-ہاؤس بیکنگ بک		30-00
67-کامیاب زندگی گزارنے کے 60 اہم اصول		30-00
68-مشہور شخصیات کے اقوال زریں		30-00
69-پرکشش شخصیت بننے کے اہم اصول		30-00
70-دنیائے معلومات		55-00

علم و عرفان پبلشرز

C-7 ماتھر سٹریٹ، 9-لوئر مال، لاہور۔ فون 7352332

Marfat.com

مولانا رومی کا

نظریۂ عشق

The Way of Passion

A Celebration of Rumi

By: Andrew Harvey

محمد خان جلال زئی — مشتاق اثر